



"By all means let the language of the country be Urdú—that is to say, the Urdú of thirty or forty years ago—having for its basis Hindí, with a free admixture of all foreign words, for that is the form into which it had unconsciously developed, and eclecticism may be tolerated or even admired while syncretism in art must be synonymous with failure."

4 112

"Hindús and Musalmáns alike till very recent times used one dialect for popular composition, though the Hindús from early association, and perhaps also from the nature of the subject which would be mythological, would naturally, though not inevitably nor uniformly, use more Sanskrit words, and the Musalmáns, from the nature of their religion, more Persian words. It is now high time that these fanciful distinctions should be again merged into one, and the language of the country, according to universal analogy, be known by the name of Hindustání."

Some Objections to the Modern Style of Official Hindustání: By F. S. Growse, M.A., Oxon. B.C.S.



(اُپسَرگ [یعنی حروف])

یہ اکثر [مصادر اور مشتقات] کے پہلے آتے ہیں اور اُن کے جدا جدا معنی دکھاتے ہیں جیسے

حرف	معنی	مثال	حرف	معنی	مثال
پُر	بہت	پُر نام پُرستان	پُر	نہی	نیل اُدھراج
پُرَا	ہلنا قولنا	پُر اُجی	اُت	بہت	اُت بکت سپاٹو
اُپ	اُتَا	اُپیش	اُد	اُچھا	اُد کم اُبھشیک
اُن	گھانا	اُنسکوت	اُپہ	اُونچا	اُپہشیک
اُو	اُچھا	اُن گاسی	پُرت	بڑائی	پُرت بلی
نِس	پینچھا	اُو گن		اُتَا	پُرت دن
نِس	اُتَا	نِس دہہ	پُر	ہر ایک	پُر پورن
د	نہی	دھوبھاو	اُپ	اچھی طرح	اُپ بن
	بُرا	دُپوگ	اُ	پلس	اُسٹو
	اُتَا			تک	اُگمن
				اُتَا	

(شَانَنُ شَانِنُ) کو (مَانُ مَانُ) سے بدل کے جیسے یَم سے یَجْمَان

(घिणुन् घिनं) کو (ई ई) سے بدل کے جیسے वस سے वसि

(घुग्घुक्) کو (उर उर) سے بدل کے جیسے बह्म سے बह्म (आलुच्)

(अल्) का (ल्) گوا کے جیسے दी سے دیال (कृष् कृष्) اور

(वरच्) کو (वर वर) سے بدل کے جیسے नश سے नशुर اور ईश

ईशुर (उ अ) جیسے बह्म سے बह्म اور सलह سے सलह (हृच

इत्र) گن کر کے جیسے प्र से प्र (मान मान) گن کر کے جیسے ब्रह्म سے

ब्रह्मान - ۳ - مفعول کے معنی میں (क्त क्त) کا (क क) گرا کر اور

کبھی اُس بچے ہوئے (त त) کو (ण न) (व व) (क क)

(न न) اور (ठ ठ) سے بدل کر لاتے ہیں اور کبھی ह्रस्व کو

ہیر گھ بھ کر دیتے ہیں جیسے کر سے कर्त कृش سے कृशिन یم سے

पकुशस سے शुशक ید سے ११ اور द्रु سے द्रुह - ۴ - حاصل

مصدر کے معنی میں (क्ति कृति) لاتے ہیں (क क)

(न न) کے ساتھ بالکل گر جاتا ہی اور باقی بچا ہوا (ति त)

بھی اکثر بدلتا رہتا ہی جیسے گم سے गत اور ब्रह्म سے ब्रह्म

(लुट लुट) بھی (अन अन) سے بدل کر لاتے ہیں جیسے चल

سے चलन •

(۱) کائنات [یعنی معدیہ ہے] مشتق بنانے کی ترکیب]

مصدقہ میں حدیث [یعنی علمت] اگر لفظ بتاتے ہیں اسی کو
 کثرت کہتے ہیں۔ یعنی ۱۔ ا۔ لہذا کے معنی میں (مثنوی)

شعبہ اسلامیات (ریجنل ٹیسٹ) کے امتحانی تقبیل کے آخری حرف

(۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰) (۱۰۰)

۱۰۰۰ سے زیادہ روپیہ کے پورے پورے تین نامے دیئے جاتے ہیں (آ آ)

کو (۴۱) ہے۔ یہاں دیکھتے ہیں۔ ۱۔ تھیل کے معنی میں

(بزرگ شہین) (بزرگ ایک) سے بنائے اور پختہ کر کے جیسے

سید محمد (رحمۃ اللہ علیہ) (۱۲۳۰ھ) کے لڑکے کی جیسے

[illegible]

۴ (۱۰۰)

[illegible]

... (faint text) ...

(جنگ ایران و روس) میں کے ارد (جنگ) میں دیکھا اور

یہ ہے اس کے لیے کہ (ی) کو (د) اور (و) سے

(ع) (ج) (د) (هـ) (و) (ز) (ح) (ط) (ق) (ك) (ل) (م) (ن) (ي) (ر) (س) (ش) (ص) (ض) (ظ) (غ) (ف) (ق) (ك) (ل) (م) (ن) (ي) (ر) (س) (ش) (ص) (ض) (ظ) (غ) (ف)

[illegible]

(وِ) سے بدل جاتا ہے جیسے یَشَس سے یَشَسُو اور تَشَس سے

تَشَسُو — ۱۲ — کبھی (मतुष मत्प) کو (वान्) سے یا

اگر آخر میں [زیر یا ساکن بینجن] ہو (मान्) سے بدل کر لاتے

ہیں جیسے دھن سے دھنوان بدھ سے بدھمان اور آیش سے آیشمان —

۱۳ — کبھی (उरच्) کو (र) سے بدل کر لاتے ہیں جیسے

مدھ سے مدھر — ۱۴ — کبھی (हनि) کو (हि) سے

بدل کر جیسے هست سے ہستی اور ہران سے ہرائی — ۱۵ — کبھی

(श्) (ना) (म) یا (व) لاتے ہیں جیسے

لوم سے لومش انگ سے انگنا در سے درم اور کیش سے کیشو — ۱۶ —

برابری کے معنی میں (वति) لاکر (वत्) سے بدل

دیتے ہیں جیسے ستیری سے ستیریوت اور کبھی اور بھی کچھ رد بدل

کر دیتے ہیں جیسے پنس سے پنوت — ۱۷ — حاصل مصدر کے معنی

میں (तल्) کو (ता) سے بدل کے اور (ख्यज्)

کو (य) سے بدل کے شروع کی بُردھہ کرتے اور کبھی (त्व)

لاتے ہیں جیسے دین سے دینتا سمرتھ سے سمرتھہ اور مورکھ سے مورکھتو

— ۱۸ — مفعول کے معنی میں (हतच्) لاتے ہیں اور اُس کا

(च्) گرا دیتے ہیں جیسے سنکیت سے سنکیتت — ۱۹ —

خالی یعنی نرے کے معنی میں (माचच्) (च्)

کو لاتے ہیں جیسے نام سے نام مائے یعنی خالی نام

- ماتو بھرت سے بھارت پُوش سے پُروش اور یُتو سے یُوتو جٹو — ۲ —
 کبھی (ٹھک ٹھک) لکر اور اُسے (ٹھک ٹھک) سے بدل کر شروع
 میں پردہ کر دیتے ہیں جیسے بید سے بیدک شبد سے شابدک اور
 ٹوک سے ٹوک — ۳ — کبھی (ڈھک ڈھک) لکر اُسے (ڈھک ڈھک)
 سے بدل دیتے ہیں جیسے بھگنی سے بھاگنی اور رنتا سے
 وینتائی — ۴ — کبھی (یٹ یٹ) لکے اور اُس کا (ٹ ٹ) گرا کے
 آخر کے سُوَر کو اُس کے والے بِنَجَن سَمیت گرا دیتے ہیں اور کبھی
 کچھ اور بھی وہ بدل کر دیتے ہیں جیسے راجن سے راجنہ واپ سے
 واپنہ — ۵ — کبھی (رھ رھ) لکر اُسے (رھ رھ) بنا دیتے
 ہیں جیسے کُل سے کُلین اور مَل سے مَلین — ۶ — کبھی (جھ جھ)
 لکر اور اُسے (ی ی ی ی) سے بدل کر کچھ اور بھی وہ بدل
 کر دیتے ہیں جیسے دیش سے دیشیہ اور بھارت وِرش سے بھارت
 وِرشیہ — ۷ — کبھی (ی ی ی ی) سے جیسے ٹو سے ٹوتی —
 ۸ — کبھی (ڈھ ڈھ) لکر اُسے (م م) سے بدل دیتے ہیں
 یا کچھ اور کا اور ہی کر دیتے ہیں جیسے بَنج سے بَنجَم اور جُتر سے
 جُترتہ — ۹ — کبھی (ٹھ ٹھ) لکے اور اُس کا (ٹ ٹ)
 گرا کے شروع کو پردہ اور کچھ وہ بدل بھی کر دیتے ہیں جیسے
 وکشن سے واکشناتیہ — ۱۰ — کبھی [علامت ثابت] (ہنی ہنی)
 کو (ہنی ہنی) کر کے لاتے ہیں جیسے کُٹب سے کُٹبنی اور یام سے
 یامنی — ۱۱ — لعل کے معنی میں (ہنی ہنی) لانا اور ۱۲

۱۵۔ بسُرگ [یعنی ہاے ساکن کے آگے (گ)

(غ) (ٹ) (ج) (جھ) (ج) (ڈ) (ڈھ)

(ٹھ) (ٹ) (د) (دھ) (ن) (ن)

(ب) (بھ) (م) (م) (ی) (ی) (ل) (ل)

(و) (وھ) (آ) (آ) (اُ) (اُ) (اُ) (اُ) (اُ) (اُ)

رہے = منور تھے منہ + ہر = منور ہر — ۱۶ — جس بسُرگ

[یعنی ہاے ساکن کے پہلے (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ)

سور ہوئے اُس بسُرگ کے آگے اُپر کہے ہوئے حرف یا سور آنے سے

وہ (ر) (ر) (ر) (ر) (ر) (ر) (ر) (ر) (ر) (ر)

نرجن نہ + مل = نرمل نہ + ارتھک = نررتھک لیکن (ر) (ر)

آنے سے گر کر اگر سور ہر سو ہو دیر گہ ہو جاتا ہی جیسے نہ +

رَس = نیرس *

(تدہت [یعنی اسم سے اسم کا بنانا])

اسم میں حروف [یعنی علامت] ملا کر معنی بدلتے ہیں اُسی کو

[سنسکرت میں] تدہت کہتے ہیں دیکھو — ۱ — نسبت کے معنی میں

اسم کے آگے (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ)

آخر میں گُن اور کبھی کسی حرف کو دور اور تبدیل بھی کر دیتے ہیں

جیسے شو سے شیو اس میں (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ)

سے بیشتو اس میں (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ) (ہ)

کا گُن (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ) (آ)

سے بدل گیا اسی طرح مَن سے

آنے سے مل کر (ڄھ ڄھ) اور (ڄھ ڄھ) آنے سے مل کر (ڄھ ڄھ)
 بن جاتے هیں جيسے سَت + چِت = سَجِت اُت + چَوَن =
 اُچَوَن تَت + تِکا = تَتِکا سَت + چَن = سَجَن اُت + لَنگهن =
 اَلَنگهن اُت + شَت = اُچَشَت اُت + هار = اَدھار — ۱۰ —
 (ت ت) کے آگے (گ گ) (ڄ ڄ) (ڄ ڄ) (ڄ ڄ)
 (ب ب) (م م) (ي ي) (ر ر) (و و) اور سُور آنے
 سے و (ڄ ڄ) هو جاتا هی جيسے سَت + وُچَن = سَدوُچَن
 سَت + آچار = سَدآچار جُگت + اِش = حَکدِيش — ۱۱ —
 اُنسوار [يعني نون ساکن] کے آگے کسي برگ کا کوئي حرف آنے سے و
 اُسي برگ کا پانچواں [يعني ساڻساڻسڪ] هو جاتا هی جيسے اُن +
 گار = اَهنگار سُن + بَندھ = سَمبَندھ — ۱۲ — اُنسوار [يعني نون
 ساکن] کے آگے سُور آنے سے و (ڄ ڄ) هو جاتا هی جيسے سُن
 + آچار = سَماچار — ۱۳ — جس بَرگ [يعني هاء ساکن] کے پهلے
 (ڄ ڄ) (ا ا) هو اُس کے آگے (ک ک) (ڄ ڄ) (ڄ ڄ)
 (ڄ ڄ) آنے سے و (ڄ ڄ) (ڄ ڄ) (ڄ ڄ) هو جاتا هی جيسے ڄ +
 کپت = نَش کپت ڄ + پهل = نَش پهل — ۱۴ — بَرگ [يعني
 هاء ساکن] کے آگے (ڄ ڄ) (ڄ ڄ) (ڄ ڄ) آنے سے و (ڄ ڄ)
 اور (ڄ ڄ) (ڄ ڄ) (ڄ ڄ) آنے سے (ڄ ڄ) اور (ڄ ڄ)
 (ڄ ڄ) آنے سے (ڄ ڄ) هو جاتا هی جيسے ڄ + جَل =
 نَش جَل ڄڻه + ڄڻه = ڄڻه ڄڻه ڄڻه + ڄڻه = ڄڻه

(ک ک) کے آگے (گ گ) (گھ گھ) (ج ج) (جھ جھ)
 (بھ بھ) (ب ب) (پ پ) (پھ پھ) (د د) (دھ دھ) (ڈ ڈ)
 (ڈھ ڈھ) (ب ب) (بھ بھ) (پ پ) (پھ پھ) (ر ر) (ل ل) (و و)
 (ہ ہ) اور سُور آنے سے وہ (گ گ) ہو جاتا ہی جیسے دُگ +
 گج = دُگج دُگ + اُمبر = دُگمبر - ۶ - برگ کے پہلے حرف
 یعنی (ک ک) (چ چ) (ٹ ٹ) (ت ت) (پ پ)
 کے آگے [کسی قسم کا نون یا میم] آنے سے وہ اپنے برگ کا پانچواں
 ہو جاتا ہی جیسے نک + ناک = دنناک اُت + مَت
 = اُنَت - ۷ - (چ چ) (ٹ ٹ) (پ پ) کے آگے
 (گ گ) (گھ گھ) (ج ج) (جھ جھ) (ڈ ڈ)
 (ڈھ ڈھ) (د د) (دھ دھ) (ب ب) (بھ بھ)
 (پ پ) (پھ پھ) (ر ر) (ل ل) (و و) (ہ ہ) اور سُور آنے
 سے اکثر (چ چ) کا (ج ج) اور (ٹ ٹ) کا (ڈ ڈ)
 اور (پ پ) کا (ب ب) ہو جاتا ہی جیسے شَت + دُرشن =
 شَر دُرشن اُب + جہ = اُبجہ - ۸ - ہر سو سُور کے آگے (جھ جھ)
 آنے سے بیچ میں (چ چ) برہم جاتا ہی جیسے پُر + چہید =
 پُرچہید - ۹ - (ت ت) اور (د د) کے آگے (چ چ)
 (جھ جھ) آنے سے وہ دونوں (چ چ) اور (ٹ ٹ)
 (ٹ ٹ) آنے سے (ٹ ٹ) اور (ج ج) (جھ جھ) آنے سے
 (ج ج) اور (ڈ ڈ) (ڈھ ڈھ) آنے سے (ڈ ڈ)
 اور (ل ل) آنے سے (ل ل) ہو جاتے ہیں لیکن (ش ش)

ک + آیشوریہ = آئیشوریہ گویہ + آرتہہ = گویہوتہہ دیوی +
 ک + دیویاکم سکھی + اکت = سکیت اُن + آی = انوی س +
 آگت = سواگت اُن + ایت = انوت اُن + ایشن = ایشن
 وہ + آیشوریہ = وہیشوریہ دیو + امب = سویومب پیراتو +
 انس = بہراترنش - ۵ - (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰)
 کے آگے کوئی سور آنے سے آیا۔ موتا ہی یعنی (۱۷) اُس کے ساتھ
 ملکر (آئی) اور (آئی) اُس کے ساتھ ملکر (آئی) اور (آئی)
 اور (آئی) اُس کے ساتھ ملکر (آئی) اور (آئی)
 اُس کے ساتھ ملکر (آئی) اور (آئی)
 اُن = نین نی + اک = نایک پو + اُن = پون پو + اتر =
 پوتر = کو + ایش = گویش پو + اک = پاوک بہو + اینی
 = بہاونی بہو + اک = بہاوک *

نیچے لکے ہوئے نقشے سے [اِن تما سوروں کی تعلیلوں] کا حال
 بخوبی کھل جائیگا پچھلے سور کو اوپر کی سطر میں اور پہلے
 سور کو بائیں ہاتھ کی سطر میں دیکھنے سے جہاں دونوں سطریں
 ہیں اُن دونوں سوروں کی [تعلیل کا نتیجہ] مل جائیگا *

(३) ملڪو (آر آء) ہو جانا ہی جیسے دیو + اندر = دیویندر
 + ایشور = پریشور مہا + اندر = مہیندر مہا + ایش =
 ایش مہا + ایدیش = ہتویدیش جل + ادرم = جلورم مہا +
 سو = مہ. تسو گنگا + ادرم = گنگورم دیو + ریشہ = دیوریشہ -
 ۱ - ہوسو یا دیوگہ (آ آ) کے آگے (३ کھ) آنے سے کہیں کہیں
 ہوشدہ ہوتی ہی یعنی وہ (३ کھ) کے ساتھ ملکر (آر آء)
 ہو جاتا ہی اور (۳ لے) (۳ آے) کے آنے سے (۳ لے) یا
 (۳ آے) کے ساتھ ملکر (۳ آے) اور (آؤ آؤ) (آؤ آؤ)
 کے آنے سے (آؤ آؤ) یا (آؤ آؤ) کے ساتھ ملکر (آؤ آؤ) ہو
 جاتا ہی جیسے دش + رن = دشرن ایک + ایک = ایک
 پر + ایشوریہ = پریشوریہ تہا + ابو = تہیو مہا +
 ایشوریہ = مہیشوریہ سندر + اودن = سندرون مہا + اوشدہ =
 مہوشدہ پر + اوشدہ = پریشودہ مہا + اوداریہ =
 مہوداریہ - ۳ - ہوسو یا دیوگہ (۳ لے) (۳ آے) (۳ کھ)
 کے آگے آسمان یعنی جو اُن کے برابر کا نہو ایسا سور آنے سے
 پین ہوتا ہی یعنی (۳ لے) اُس کے ساتھ ملکر (۳ لے) (۳ آے)
 اُس کے ساتھ ملکر (۳ لے) اور (۳ کھ) اُس کے ساتھ ملکر (۳ لے)
 ہو جاتا ہی جیسے ید + آپ = یدیب ایت + آن = ایتان پر
 + اہکار = پرتیکارن + اودن = نون پوت + ایک = پرتیک

یہ پانچ حروف یعنی (ک ک) (پ پ) (ش ش) (ج ج) (کش کش)
 اور (ت ت) (ر ر) (ل ل) (و و) اور (ج ج) (ن ن)
 (ج ج) (ج ج) اور (ک ک) (ت ت) (ل ل) (ت ت)
 اور (پ پ) (ش ش) (ن ن) (ل ل) اور (ج ج) (کش کش)
 خلاف نئی شکیں پیدا کرتے ہیں *]

(سَندھہ [یعنی تعلیل])

[جس طرح عربی میں تعلیل ہوتی ہے اسی طرح سنسکرت
 میں سَندھہ ہوا کرتی ہے] دیکھو جب — ا — سمان یعنی برابر
 کے دو سُرُور ہر سُرُو یا دیرگھہ یعنی (آ آ) (آ آ) یا (ا ا)
 (ا ا) یا (ا ا) (ا ا) یا (ا ا) (ا ا) ہوتے ہیں
 دونوں ملکر ایک دیرگھہ سُرُور ہو جاتے ہیں جیسے پَرَم + اَرْتِہ =
 پَرَمارتِہ شو + آلی = شوالی ردیا + اَرْتِہ = ودیا رتہی ردیا +
 آلی = ودیالی پَرِت + اِت = پَرِتِہ اَدِہ + ایشور = اَدِہیشور
 مہی + اندر = مہیندر ندی + ایش = ندیش ودھہ + اُدی =
 ودھوَدی لگھہ + ادرم = لگھورم سویمہو + اسی = سویمہوَدی
 سویمہو + ادرم = سویمہورم پَرِت + اتر = پَرِتِہ اَدِہ + ایشور = اَدِہیشور
 ہر سو یا دیرگھہ (آ آ) کے آگے ہر سو یا دیرگھہ (ا ا) (ا ا)
 (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا)
 (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا)
 (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا) (ا ا)

الحاق ہونی دوسرے حرف
سے ملنے کے وقت

حرف	نام و تلفظ	مثال	نشان	مثال
<p>थ द ध न प फ ब भ म य र</p> <p>ल व श ष</p> <p>स</p>	<p>تھ دھ نھ پھ بھ مھ یھ رھ</p> <p>لھ وھ شھ</p> <p>سھ</p>	<p>थक दम धस नल पग फल बच भय मठ यण रस</p> <p>लव वह शक भक</p> <p>पट सज हम</p>	<p>४ द ६ ः ७ प ८ फ ९ ब १० भ ११ म १२ य १३ र १४ ल १५ व १६ श १७ ष १८ स १९ ह</p> <p>(آخر میں)</p>	<p>थ द ध न्य प्य फ्य व्य भ्य म्य य्य र्य श्य ल्य व्य श्य ष्य प्य स्य थ</p> <p>تھ دھ نھ یھ پھ فھ وھ بھ مھ یھ رھ لھ وھ شھ</p> <p>سھ</p>

الحقائق یعنی دوسرے حروف سے ملنے کے وقت		مثال		نام و تلفظ	حرف
مثال	نشان				
گ	ا	گج	گج	گ	گ
گھ	ب	گھٹ	گھٹ	گھ	घ
نگ	د	نگ	نگ	ن	ङ
چ	ر	چک	چک	چ	च
چھ	ल	چھک	چھک	چھ	छ
ج	व	جب	جب	ج	ज
جھ	भ	جھٹ	جھٹ	جھ	झ
ن	त	ن	ن	ن	ट
ٹ	ठ	ٹھک	ٹھک	ٹھ	ठ
ڈ	ड	ڈ	ڈ	ڈ	ड
(یہ کبھی شروع میں نہیں آتا)		از	از	ا	इ
ٹھ	ठ	ٹھل	ٹھل	ٹھ	ठ
بھ	भ	بھ	بھ	بھ	भ
(یہ کبھی شروع میں نہیں آتا)		ن	ن	ن	ण
ण	य	ण	ण	ण	त
न	त	न	न	न	

اور جو جس کا نام علی دہی اُس کا تلفظ بھی ہوتا دی نیچے لکھے ہوئے
نقشے سے بالکل حال صاف کمال جائیگا اور کچھ بھی شک باقی نہ رہیگا
یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نقشے میں (ک) سے لیکر (م) تک
پچیسوں حرف پانچ پانچ کے ایک ایک مرگ کھاتے ہیں اور ہر
مرگ کے آخر کے حرف جو ایک قسم کے نون - م ہیں سنا سنا
کہے جاتے ہیں پہلے گیارہ یعنی سور ^{سور} یعنی سور ^{سور} کے آخر میں ملنے سے
شکل بدلتے ہیں اور پچیس یعنی تینتیس یعنی تینتیس کے شروع
میں ملنے سے کسی قدر بدل جاتے ہیں *

الحاقی یہی دوسرے حرف سے ملنے کے وقت		مثال	نام و تلفظ	حرف
مثال	نشان			
ا	آ	اب	ا	ا
با	آ	آب	آ	آ
ب	آ	اس	ا	ا
بی	آ	ایش	ای	ای
بو	آ	اُس	ا	ا
بہ	آ	اُدھ	اد	اد
بہ	آ	اُدھ	اد	اد
بہ	آ	ایک	ای	ای
بہ	آ	ایسا	ای	ای
بہ	آ	اوس	اد	اد
بہ	آ	اور	اد	اد
بہ	آ	کب	ک	ک
بہ	آ	کھ	کھ	کھ

حرف	نام و تلفظ	مثال	نشان	مثال
گ	گ	گج	ا	گج
घ	گھ	گھٹ	ب	گھٹ
ङ	ن	ن	د	ن
च	چ	چک	ر	چک
छ	چھ	چھک	ز	چھک
ज	ج	جب	و	جب
झ	جھ	جھٹ	پ	جھٹ
ञ	ن	न	ف	ن
ट	ت	تल	ط	ت
ठ	ٹھ	ٹھग	ظ	ٹھ
ड	ڈ	डर	ذ	ڈ
ढ	ڑ	अड़	ذ	ڑ
ढ	ڈھ	ढल	ذ	ڈھ
ढ	ڈھ	बढ़	ذ	ڈھ
ण	ن	ण	य	ण
त	ت	तब	र	त

باب دوسرا

سنسکرت

[دیو ناگري ميں حروف تہجی جن کا یہاں † بیان ہوتا ہے
چوالیس ہیں اُن ميں پہلے گیارہ سُر اور پچھلے تینتیس بینجن
کہلاتے ہیں سُر وہ جو دوسرے کی مدد بنا آپ بولے جاسکیں اور
بینجن وہ جو سُر کی مدد بنا ہرگز نہ بولے جاسکیں سُر بالکل کام
حرکات یعنی زیر زبر پیش اور حروف علت یعنی همزة متحرک اور
الف واو یے ساکن کا دیتے ہیں بینجن کے آخر ميں ملنے سے ماترا
کہلاتے ہیں اور نشان کے طور پر لکھے جاتے ہیں بینجن ميں عمودي
خط یعنی سب سے پچھلا حصہ زیر کا نشان ہے دیو ناگري حروف
تہجی کا پڑھنا گویا زیر کی تختی کا پڑھنا ہے جب ساکن کرنا منظور
ہوتا ہے اُلٹا زیر کا نشان بصرام جیسے (ب ۵ اور ب ۶) لکھا کر کات
دیتے ہیں لیکن بنا خاص ضرورت لکھنے ميں ہر وقت بصرام نہیں
لگاتے ہیں جس وقت ایک بینجن کسی دوسرے بینجن سے ملتا ہے
وہ اُلٹا زیر کا نشان اُس ملنے والے بینجن کا بالکل دور ہو جاتا ہے سُر
لکھنے ميں کبھی کسی کے ساتھ نہیں ملتا ہے (ॐ ا ॐ ا ॐ ا) جلد
بولے جانے کے باعث ہر سُر کہلاتے ہیں اور باقی سُر دیر گتہ کہے جاتے
ہیں یہہ دیو ناگري ميں بڑی خوبی ہے کہ گو لکھنے ميں ذرہ دیر
لگتی ہے ہر ایک حرف جدا جدا بائیں سے دھنے کو لکھا جاتا ہے

† (ॐ ॐ ॐ ॐ ॐ) اِن تین سوروں کا شان و نادر
اُردو ميں کام پڑتا ہے اور اَنسوار (.) اور بَسْرگ (:) کا بالکل
کام نون ساکن اور ہائے ساکن سے نکل جاتا ہے اِسی باعث اِن پانچوں
کو یہاں شمار سے خارج رکھا ورنہ دیو ناگري ميں حروف تہجی واقعی
اُنچاس ہیں *

کئی کوئی حرکت دہر کرنے سے دو ساکن جمع ہو جاویں تو ایک کو گرا دیویں جیسے مَقُول سے مَقُول -۱۲- عربی میں جب ایک لفظ کے درمیان ایک ہی حرف متحرک دو بار آوے پہلا ساکن ہو جائے جیسے عَدَد اور مَدَد سے عَدَّ اور مَدَّ اور اگر اُن دونوں کے پہلے کوئی ایسا ساکن ملے جو متحرک ہو سکتا ہو تو پہلے متحرک کی حرکت اُس پر قائل دیتے ہیں جیسے مَفْرُوع سے مَفْرَّ خاص میں (ص) کا زیر (ا) پر نہیں پڑ سکتا اِسی لئے گر کر خاص بن گیا جو اب خاص بولا جاتا ہے -۱۳- (د) اور (ی) (ع) کی جگہ جب اِفعال اور اِستِفعال کے وزن پر آ کر دو ساکن جمع ہونے کے سبب گر جاویں آخر میں (ت) بڑھا دیویں جیسے اِءْوَان اور اِستِءْوَان سے اِءْوَانَت اور اِستِءْوَانَت اور اِفْہَام اور اِستِفْہَام سے اِفْہَامَت اور اِستِفْہَامَت -۱۴- عربی میں الف لام کے بعد جب (ت) (ث) (د) (ذ) (ر) (ز) (س) (ش) (ص) (ض) (ط) (ظ) (ل) یا (ن) آوے الف لام کا لام لکھنے میں ہاتی رہے لیکن پڑھنے میں پڑھا وہی جاریہ جو اُس کے بعد آوے اور دوسرے کے ساتھ ملنے سے اُس کا الف بالکل تلفظ میں نہ آوے جیسے اَلتَّقْدِير اور بالتَّقْدِير سے اَلتَّقْدِير اور بالتَّقْدِير -۱۵- دو چار تعلیلیں اور بھی (د) (ی) (ا) کی کہیں کہیں ہو جاتی ہیں جیسے اَسَامُو سے اَسَامِی میں (و) کے پہلے زیر تھا (ی) سے بدل گیا قَوَام اور رَوَاض سے قِيَام اور رِيَاض میں اور دُنُوَا سے دُنْيَا میں بھی (و) (ی) سے بدل گیا مَرْضُوَا اور مَرْمُوی سے مَرْضِی (جو مَرْضِی بولا جاتا ہے) اور مَرْمِی میں (و) اور (ی) اِکٹھے آئے پہلا ساکن تھا پیش کو زیر سے بدل کو (و) کو (ی) بنا دیا آیام سے اَیَام میں بھی (و) کو (ی) بنا دیا اور نَرَار سے نَرَايَا میں (ا) کو (ی) سے بدل کو اُس کے زیر کو زیر کر دیا وصف سے صِفَت میں (و) کو گرا کر (ت) بڑھا دیا لیکن ایسے لفظ اِس دیس کی نوانی میں بہت کم آتے ہیں اِسی لئے بڑھ جانے کے تر سے زیادہ نہیں آتا •



نہ ہو جاتے ہیں الف کے مناسب زیر ہی واو کے مناسب پیش اور
 (ی) کے مناسب زیر دیکھو — ۱ — (و) اور (ی) جب الف زائد
 آئے آئینکے ہمزة ہو جائینگے جیسے قاول سے فائل اور قاوم سے قائم —
 — آخر کے همزة کو فارسی میں گرا دیتے ہیں خالی مصاف میں
 قی رکھتے ہیں سو بھی لکھتے (ی) ہیں اور پڑھتے همزة ہیں جیسے
 قاء سے بقا اور بقاے نام — ۳ — (و) اور (ء) جب وزن میں (ل)
 کی جگہ زیر کے آئے آویں (ی) ہو جاویں جیسے خالو سے خالی
 اور قاء سے قاری — ۴ — (ی) جب (ع) کی جگہ مفعول کے وزن
 پر آئے (و) گر کر (ی) کے پہلے پیش زیر سے بدل جاوے جیسے
 مزیدوں سے مزید — ۵ — (و) جب (ل) کی جگہ مفعول کے وزن پر
 آوے گر جاوے جیسے مدعو سے مدعو — ۶ — (و) اور (ی) متحرک
 جب زیر کے بعد آویں الف ہو جاویں جیسے معنوں اور مختلیر سے
 معنہ اور مختار — ۷ — (و) ساکن زیر کے بعد آوے (ی) ہو جاوے جیسے
 اوفاسے ایفا — ۸ — (و) اور (ء) جب (ل) کی جگہ تفاعل اور
 تفاعل کے وزن پر آویں اُن کے پہلے زیر ہو کر (ی) سے بدل جاویں
 جیسے تمنو و تقاضو و تنو و تملو سے تمنی و تقاضی و تنیری اور تملی
 لیکن فارسی والے اکثر زیر کو زیر کر کے (ی) کو الف بنالیتے ہیں جیسے
 تمنّا و تقاضا و تنیرا اور تملّا — ۹ — (و) اور (ی) متحرک جب ساکن
 کے آگے آویں اُن کی حرکت اُس پر لگا کر اگر زیر ہو (و) (ی)
 اور اگر پیش ہو (ی) (و) بن جاویں جیسے مقوم سے مقیم اور میقن
 سے موقن — ۱۰ — (و) جب (ف) کی جگہ افعال کے وزن پر آوے
 (ت) ہو جاوے جیسے ارتداد سے ارتحاد اور اگر (ص) اور (ض)
 آوے (ت) کو (ط) بنا دیوے جیسے إصتبار اور إصترار سے إصطبار اور
 إضطرار لیکن اگر (ہ) یا (ز) آوے (ہ) بنا دیوے جیسے إدعا سے
 ادعا اور إزتیاد سے ازیاد اور اگر (ط ظ ث) آویں ترتیب وار (ط ظ ث)
 بنا دیویں جیسے إطتراد إظلام اور إذتکار سے إطواد إظلام اور إذکار
 ۱۱ — عربی میں دو ساکن جمع نہیں ہوتے اسی سبب جب کبھی

بنائی ہی تو پہلے دو حرف یعنی میم اور یاقب کو زیر دیکھو اُن کے آگے الف بڑھایا اور دوسرے حرف (ت) کو زیر دیدیا مکتائب ہوا اسی طرح مصدر سے مصلو اور اکثر سے اکابر اور اگر وہ اسم پانچ حرف کا ہو تب بھی جمع اسی طرح بنیگی اور پانچوں حرف کب جایگا جیسے مدرسۃ سے مدرّاس اور مکتومت سے مکتّوم اور اس قاعدہ میں تین باتوں کو یاد رکھنا چاہیئے پہلے یہ کہ چوتھا حرف چار حرفی اسم کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع میں (ی) ہو جایگا جیسے اعلیٰ سے اعلیٰ اور انہی سے ادانی دوسرے یہ کہ چوتھا حرف پانچ حرفی اسم کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ میں اُس کے آخر کے پہلے ایک (ی) زیادہ ہوگی جیسے مضاج سے مضایج مکتوب سے مکتایب اور تقریر سے تقریر اور کھی (ی) نہ زیادہ کر کے آخر میں ہاے مختلفی بڑھا دیتے ہیں جیسے استاذ سے استاذہ اور تلمیذ سے تلامذہ دوسرے یہ کہ واحد یا دوسرا حرف اگر الف یا (ی) ہو تو وہ جمع میں واو ہو جایگا جیسے طالب سے طوالب مدوزان سے موازین دیوان سے دیواین اور خاص سے خواص ندان جمع کے اس قاعدہ سے ہر طرح کے اسم کی جمع بن سکتی ہی چاہے اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا آلہ یا طرف یا اسم تفضیل یا مصدر یا جامد لیکن صفت مشبہ ہوں فاعل کے وزن کی جمع اس قاعدہ سے نہیں بنتی اس میں مذکر و مؤنث و واحد و جمع سب ایک سے ہیں بلکہ فاعلہ کی جمع اس قاعدہ سے بنتی ہی چاہے اُس کے آخر میں (ہ) مختلفی ہو یا (ت) پڑھی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقائق جریمہ کی حرائم حقیقت کی حقائق اور فضیلت کی فضائل *

(تعلیل)

عربی میں (ا) (و) (ی) [جن کو حرف علت کہتے ہیں] وزن بنانے کے وقت وزن میں غیر مناسب حرکت کے پہلے پہنچنے آنے سے بدل جاتے ہیں اور کہنی کر بھی جاتے ہیں اسی طرح اور بھی بعضے حرف بعضے حرفوں کے پہنچنے آنے سے بدل جاتے ہیں اور کچھ کے

فَعَلْتُ و فَعَلْتَ فَعِلْ فَعَلْ فَعِلْ فَعِلْ فَعِلْ
 عَلِمْتُ و سِرَّقْتُ صَغَرَ بُشِرَى هَدَى ذِكْرَى قَبُولُ
 هی فعال اور هی فعال اور هی فعال ای خوش خصال
 هی فراغ اور هی حساب اور هی سوال ای بالکمال
 هی فعالت هی فعالت هی فعالت ای عزیز
 هی قناعت هی عبادت هی جرات کو تمیز
 هی فعولت هی فعولت هی فعل اور مفعولت
 هی تزیینت هی صہوبت هی بزیق اور مشغلت
 مفعول اور فعلان و فعلی مفعول اور هی مفعولت
 مدخل اور مغران و دعویٰ مرجع اور هی مستحدثت
 اور فعلان اور فعلان اور فعلان او فعل
 جیسے لیل جیسے حرمان جیسے حیران و عمل

اور تَقُولْتُ تَعَالَيْتَ فَعِلْ ای با ادب

جیسے قِيلَ لَكَ كَرَاهِيَتُ كَذِبِ ای مہذب

إِنْفَعَالِ و تَفْعِيلِ إِنْفَعَالِ

إِكْرَامِ إِجْتِنَابِ و تَصْرِيفِ إِنْفَعَالِ

هی یہ مفاعلت و تفعل کہی فعال

جیسے مَصْلَحَتِ و تَقْدِی کبی قتال

تَفَاعُلِ اور إِسْتِفْعَالِ کو جان

تَعَارُفِ اور إِسْتِعْمَالِ پہنچان

انہیں وزنوں کو ہم سہج میں یا رکھنے کے لیئے کی نظام میں بھی لکھ دیتے ہیں *

[illegible]

12

باب پہلے

دری

عربی مصدر اور مشتقوں کے سب وزنوں میں جو حروف سدا
 رہتے ہیں وہ اصلی یعنی مادہ کہلاتے ہیں جن سے کم نہیں ہوتے
 اور اس دیس کی بولی کے ہر تار میں چار سے زیادہ بھی نہیں آتے
 ہیں جدا جدا وزن پر جدا جدا صوغوں کے بنانے کے لیئے جو حروف
 ان میں ملنے جاتے ہیں وہ کی زائد ہیں عربی میں مصدر اور مشتقوں
 کے سارے صوغے وزن پر یعنی پتھر کی طرح چونکہ جس کے
 لیئے مقرر ہی اسی پر عقل کی توازن میں تول کر پاتے ہیں (ف)
 (ع) (ل) کو اصلی مان کر انہیں سے سب وزن بنائے جاتے
 ہیں اگر کبھی کداحمت چار یا پانچ اصلی حروف کا کام ہو جاتا ہی
 تو ان میں سے (ل) کو دو یا تین بار کام میں لاتے ہیں حروف
 زائد کا کام اکثر (ا) (ت) (س) (م) (ن) (د) (ی) انہیں
 صلت سے نکالتے ہیں جیسے کتابت مصدر لکھنے کے معنی میں فعالیت
 کے وزن پر ہی تو (ف) (ع) (ل) کے مقابل اُس میں (ک)
 (ت) (ب) اصلی ہیں اور (ا) (ت) زائد اگر فاعل کے وزن پر
 اُس کا اسم فاعل کتاب بنادیں اُس میں خالی الف زائد لانا پڑیگا اور
 مفعول کے وزن پر اسم مفعول مکتوب میں (م) اور (د) اگر کوئی
 پرچہ کہ قتل اور مفعول میں کون کون سے حروف اصلی ہیں اور
 کون کون سے زائد تو فاعل اور مفعول کے وزن پر تول کو ترت بتلا دو
 کہ فاعل میں [قتل یعنی] (ق) (ت) (ل) اصلی ہیں اور
 (ا) زائد اور مفعول میں اصلی وہی اور (م) اور (د) زائد ہیں
 کچھ ہر قسم کے مصادر کے وزن اور کچھ ہر قسم کے اسما جمع کے
 وزن جو اکثر اس دیس کی بولی میں کام آتے ہیں مذکور سمیت
 نیچے نقشہ میں لکھ جاتے ہیں ہر ایک مصدر کے اسم فاعل کے بھی
 وزن ان کے سامنے دیکھا دئے ہیں جس مصدر کا اسم فاعل فاعل کے
 وزن پر آتا ہی اُس کا اسم مفعول مفعول کے وزن پر ہوتا ہی اور
 بقی کا اسم فاعل کے [مفعول آشر کا زیر زیر کے] ساتھ بدل دینے
 سے بد جگہی •

برابر کہتے چلے آئے ہیں (شُلوک [سنسکرت]) سنسکرتن پُرائِرتن چپو
 سورمینن چ ماگددم پارسیک پھرنشون بھاشا یا لکشان شت (گودھا
 [بھاکھا]) آنتریدی ناکری گوری پارس دیس + ار عربی جاسی
 ملے مشرت بھکھا دیس + ج بھاکھا بھاکھا رچو کہے صحت سب
 گوے + ملے سنسکرت پارسیدو ات سے سکم جو ہوے + تو کچھ
 تھوڑا سا سنسکرت اور عربی جو فارسی ترکی انگریزی وغیرہ کے بلے
 میں بہت پُرانی اصلی اور خالص بولی گئی جاتی ہیں لفظوں کے بنانے
 کا قاعدہ جہاں تک ہم کو اُس کا اپنی بول چال میں کام پڑتا ہی لکھنا
 ضرور ہوا زیادہ اُن دونوں برابر کی صرف و نحو پڑھنے سے معلوم
 ہو سکیگا *

کون ایسے بنڈت ہیں کہ عربی لفظوں کی جو رات دن اُن کی
 زبان پر رہتے ہیں اور جن کو بنا بلے دے کبھی نہیں رہ سکتے صل
 حقیقت نہ جانتا چاہیں انتقال کا کلام نہ نقل نہ جان کر اُسے انت کال
 کا [عرب] اور مخدوم کو خدمت کا مفعول نہ سمجھ کر اُسے مکہ
 دم کا [مرب] بتلا دیں اور ایک پنجابی براہمن دیوتا کی طرح جو
 مطلب کو متبادل تلفظ کرتا تھا اور اُس کے معنی مت بل یعنی [عقل
 کا زور] بتلاتا تھا ہنسے جاویں یا کون ایسے مولوی ہیں جو دعویٰ
 ہمدانی کا رکھیں اور یہ نہ جاننا چاہیں کہ پھوٹنا پھوڑنا پھارنا پھٹنا
 پھٹکنا پھڑکنا پھڑپھڑانا پھات پھاڑ پھت پھوت پھٹکر پھٹک پھٹکی پھوڑا
 پھٹک پھٹکری سب کا ایک ہی مصدر سنسکرت سمپھت ہی اور
 فارسی لفظ دختر جس کی انگریزی "داتر" (Daughter) ہی
 دھتری کی جو صوفی کے معنی میں گدہ [سنسکرت] مصدر سے نہ
 ہی خالی خرابی ہی اس طرح کے بنڈت اور مولوی اسی قسم کے
 آدمیوں میں گئے جائینگے جو ہر طرح کی مٹھائی اور کھانے کھتے چلے
 جاویں اور ذرا بھی نہ سوچیں کہ وہ نئی چیزوں سے کس طرح پر
 بنے ہیں اور اُن کی صحت اور تندرستی پر برا بھلا کیسا اثر رکھتے ہیں *

ہی جیسے کوئی انگریز انگریزی کو ہونانی روسی فرانسیسی ایماں
 و غیرہ پر دیسی لفظوں سے خالی کرنا چاہے یا جیسی وہ ہزار برس
 پہلے بولی جاتی تھی اُس کے اب بولے جانے کی تدبیر کرے † انگریزی
 کے برابر کسی دوسری بولی میں پر دیسی لفظ نہیں ہیں لیکن وہاں
 کے بے علماء و خطا خراب حقیقتیں ہیں کہ بولی کسی کے زمانے سے بگڑ
 نہیں من سکتی ہی طبعی قانون کے بموجب ہمت ہزار اور سہاڑ
 ہمارے میں جو بولی جاتی تھی وہی ماننی پڑتی تھی فارسی بولی
 کا یہی حال انگریزی کا سا ہے ہر ایسی انوکھی عقل والا کوئی نہیں
 جو اُس کو عربی اور ترکی لفظوں سے خالی کرنا چاہے یا فارسی میں
 جیسی بولی کیٹھسرو یا کسرجی کے زمانے میں بولی جاتی تھی † اُس کے
 بولے جانے کی سعی کرے •

یہاں حب یہاں ملت پکی ٹھہری کہ ہماری بولی میں سفسکت
 اور عربی فارسی کے چلے صحیح چلے غلط بہت سے لفظ لیے ہیں اور
 اب اُن سے چھٹکارا ہی نہیں ہو سکتا بلکہ وہ ہماری بولی کے ایک
 انگ [یعنی جزو اعظم] بن گئے ہیں جیسا کہ اگلے کی شاعر لوگ

† نمونے کے لیے انگلستان کے مرنے والے الفریڈ کی انگریزی اب
 حال کی انگریزی کے ساتھ دو سطر لکھ دیتے ہیں (King Alfred's
 English) "Ne sceal he noht unalýfedes don, ac that
 thaette oðre menn unalýfedes doth he sceal wepon
 swa swa his agne seýlde". (Modern English) nor
 shall he nought unallowed (unlawful) do, and that
 that (that which) other men unallowed do he shall
 weep so so (as) his own guilt.

‡ (کوٹھسرو کی فارسی) اَنَم دَارَبُوش اَشَا یَتِهَد وُزَرُک اَشَا یَتِهَد
 اَشَا یَتِهَدَا نام اَشَا یَتِهَد دَعِیو نام و۔ ہونا نام اَشَا یَتِهَد اَعِیَا یا اَمِا وُزَرُکا یا
 دَر اَبِی (حال کی فارسی) من دارا بادشاہ مَورُک بادشاہ شاہنشاہ
 بادشاہ تمام ممالک آبادان یشت یذا این مَورُک موزوم •

کرتے تھے فرق اتنا البتہ رہتا تھا کہ بے اُن کا تلفظ جیسا اب بھی ظاہر
 ہی صحیح کرتے تھے اور یہاں والے غلط اور بے قاعدے کچھ کا کچھ
 بنا کر اسی طوح انگریز لوگ انگریزی الفاظ کا تلفظ سدا تیک ہی
 کرتے ہیں پر یہاں والے بگاڑ کر کچھ کا کچھ بنا لیتے ہیں جس اُردو
 یعنی حال کی ہندی یا ہندوستانی کی جڑ ہم ہی لوگ ہیں اگر
 بے سب پردیسی ہماری اِس زمانے کی بولی کی جڑ ہوتے تو اُس میں
 ہم کو فارسی عربی انگریزی کے غلط لفظوں کے بدلے اپنے دیسی الفاظ
 غلط اور کچھ کے کچھ جیسا اُنہیں دے پردیسی تلفظ کرتے ہوں
 ملتے •

ندان مولوی اور پندت دونوں کی یہ بڑی بول ہی کہ ایک
 تو سوائے فعل اور حرفوں کے باقی سب الفاظ صحیح فارسی عربی
 کے کام میں لانا چاہتے ہیں اور دوسرے صحیح پانن کی تسکال بے
 گھرے گھرے سنسکرت گویا یہ جو ہزاروں برس سے ہم ہی لوگ
 ہزاروں حالتوں کے سبب ہزاروں رد بدل اپنی بولی میں کرتے چلے
 آئے ہیں وہ اُن کے رتی بیز بھی لحاظ نے لائق نہیں بلکہ اِس دستور
 کی جسے ایک کی طبعی قانون کہنا چاہیے اُن نے آگے کچھ گنتی
 ہی نہیں سخت مشکل سنسکرت لفظوں کو جو ہزاروں برس دانت
 ہونٹھ جیبھ سے ٹکراتے ٹکراتے گول مٹول پہاڑی زدی کی بتیا بن گئے
 ہیں پندت جی پھر ویسے ہی گھر دُورے سنگھارے کی طرح نکیلے پتھر
 کے تھوکے بنانا چاہتے ہیں جیسے وہ ہندی میں پڑنے سے پہلے پہاڑ
 سے ٹوٹتے وقت رہتے ہیں اور مولوی صاحب اتنے عین تک کام میں
 لانا چاہتے ہیں کہ بیچپارے لڑکے بللاتے بللاتے اُونٹ ہی بن جاتے
 ہیں پڑ تماشا یہ ہی کہ ادھر تو مولوی صاحب یا پندت جی ایک
 لفظ صحیح کرتے ہیں یا پردیسی ہونے کے تصور میں اُسے کالے پانی
 جانے کا حکم دیتے ہیں اور ادھر تب تک لوگ سو لفظوں کو بدل کر
 لچھ کا کچھ بنا دالتے ہیں یا پردیسیوں کو گھر میں گھسا کر اپنے کی
 مُتینا لڑکا تھہرا لیتے ہیں اِس دیس کی بولی کا فارسی عربی
 نہ کی اور انگریزی لفظوں سے خالی کرنے کی کی کوشش ویسی ہی

بولی میں ملاتے جاتے ہیں بلکہ اس میں اپنی بڑی بڑائی سمجھتے ہیں اس قسم کے کئی ایک انگریزی لفظ بھی نیچے لکھ دیے جاتے ہیں *

انگریزی	پراکرت ہندی	انگریزی	پراکرت ہندی	انگریزی	پراکرت ہندی
Number.	نمبر	Decree.	ڈگری	Long-cloth.	نوں کلاٹ
Almira.	الوماری	Note.	نوٹ	Break-van.	برکھ بان
Lantern.	لالٹین	Tax Ticket.	ٹکس	Signal.	سگنل
Point.	پونٹ	Tandem.	ٹنم	Button	بوٹم
Speoial.	اسپیشل	Engine.	انجن	Bottle.	بوٹل
Stamp.	اسٹامپ	Box.	بکس	Bag.	بگ
Lamp.	لامپ	General.	جنرل	Pencil.	پنسل
		Lord.	لارڈ		

اس میں شک نہیں کہ افغانی اور ایرانی تورانی مسلمان بھی جب ہماری روٹا جاتے تھے ناچار بہت سے فارسی عربی الفاظ اس میں بول

جب افغانی اور ایرانی - تورانی مسلمانوں نے فتح پاکہ ہندوستان میں عمل مغل کیا تو اسی دستور کے بموجب یہاں والے آریہ اور اُن آریہ اُن کے فارسی عربی ترکی الفاظ اپنی پُر اکرت ہندی میں مٹانے لگے گویا اردو کی جڑ جمانے لگے وہ بھی کئی ایک نیچے لکھے جاتے ہیں *

فارسی عربی یا ترکی	پُر اکرت ہندی	فارسی عربی یا ترکی	پُر اکرت ہندی	فارسی عربی یا ترکی	پُر اکرت ہندی
اُذبک	اُجبک	منبع	بمبا	ضعف	جابہ
کاہل	کہلانا	دف	قہہ	قہلی	کلاہی
باغیچہ	بگیچہ	جدیز	دہیج	متصدی	مصدی
سلفچی	چامچی	تاب	تار	مدن	مدت
زوش	روس	مصہیح	سہی	دیوار	ہوال
منیب	منیم	گلابہ	گلورہ	پاسنگ	پسنگا
دستخط	دسکت	وداع	بدا	بیعازہ	بیازہ
فارغخطی	پہار کھتی	وہم	بہم	دایہ	دائی
افیون	اپہیم	خرچ	کیڑچ	خریطا	کھاپتہ
		سیاست	سانست		

جب انگریز بہادر آئے اور ہندو مسلمان اُن کے تابع ہوئے سب لوگ انہیں کے انگریزی الفاظ چہاں تک جسے معلوم ہیں اُن سے بولنے میں کام لانے لگے ہم دیکھتے ہیں جوہری انگریزوں کے سامنے اپنے جواہروں کو انگریزی ناموں سے پکارتے ہیں سنار سونے چاندی کا فوق انگریزی ناموں سے بناتے ہیں بوزار کپڑے انگریزی ناموں سے دکھلاتے ہیں خاتمالی خدمتکار چہراسی کیا شاگرد پیشے والے اور کیا بازاری درگازدار اور معاملے مقدمے والے سیکڑوں انگریزی الفاظ اپنی

سفسکرت	پراکرت هندی	سنسکرت	پراکرت هندی	سنسکرت	پراکرت هندی
۶۳ بددر	بهر	۸۳ کبیچ	کبوا	۱۰۳ سارگ	سارگ
۶۵ گودوم	گودون	۸۴ ادگار	اکال	۱۰۵ ارج	ارج
۶۶ بهاند	بهنتی	۸۶ ددها	تاردها	۱۰۶ شالین	سپل
۶۷ اکن	اک	۸۷ درنگ	ببیر	۱۰۷ اوشم	امس
۶۸ یوگن	یوگنه	۸۸ درنگا	ببی	۱۰۸ اشر	آسو
۶۹ یوزلی	پذاله	۸۹ ورنده	پوشتی	۱۰۹ ایدیش	ایسا
۷۰ یورتاسی	پروسی	۹۰ آمر	آنپ (آم)	۱۱۰ کیدیش	کسا
۷۱ یوگبه	چوک	۹۱ دامبر	تاتبا (تاما)	۱۱۱ نشکرمین	نکلنا
۷۲ ستیه	سج	۹۲ چورن	چورا	۱۱۲ بدشه	جوجهنا
۷۳ نرنه	ناج	۹۳ یوزن	یوزا	۱۱۳ بدده	بوجهنا
۷۴ ادیه	آج	۹۴ یوگگون	یوگهنا	۱۱۴ گهوزن	گهوسنا
۷۵ ودیت	بجلی	۹۵ شت	چه	۱۱۵ مرن	مرنا
۷۶ مدیم	مدیه	۹۶ اشت	انه	۱۱۶ پا. اذن	پون
۷۷ کهن	کها	۹۷ توپودش	تیره	۱۱۷ اردده	آدها
۷۸ وگهن	دگونا	۹۸ چتودشی	چودس	۱۱۸ سون	سوا
۷۹ آتھن	آتھا	۹۹ پنچاشت	پنچاس	۱۱۹ خاردهه	سارھ
۸۰ پرابن	پانا	۱۰۰ شت	س	۱۲۰ دوتگن	دونا
۸۱ بدین	بدینا	۱۰۱ پان	پاو	۱۲۱ چترگن	چوگنا
۸۲ سون	سونا	۱۰۲ اشرتیه نش	تاشی	۱۲۲ سوت	سات
۸۳ گیاهه	کیت	۱۰۳ گوشهه	کوتھا	۱۲۳ سوک	سکا

معروف علیہ + فعل فاعل مفعول اور طرف ملکر جملہ ہوا +
 جہاز مضاف الیہ + کاعلامت اضافت + لنگر مضاف + مضاف
 مضاف الیہ ملکر مفعول + آتیا فعل متعدی جمع متکلم مذکر
 ماضی مطلق مثبت معروف + فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا *

تقریب

ہزاروں برس کا زمانہ گذرا آریہ لوگ جب اُتر اور پچھم سے
 ہندوستان میں آئے اور یہاں کی
 † دیو کے معنی دیوتا و راجا و برہمن اُن آریہ دیسی قوموں کو فتح
 اور بانی کے بولی کنا دیو بانی † جس میں وہ لکھے
 ہیں یعنی سنسکرت بولتے تھے دستور ہی کہ کے مغلوب اور مفتوح
 دیسی قومیں سدا اپنے کے غالب اور فتحیاب پر دیسی حاکموں کی بولی
 کے الفاظ چاہے ضرورت سے چاہے خوش آمد سے جہل تک بن پوتا
 ہی بولنے کی کوشش کرتی ہیں ملک کی آب و ہوا یا سربہار
 [یعنی طبیعت] کی تاثیر سے کے تالاف میں کچھ فرق رہنے کے
 سبب چاہے دیسے وہ غلط کیوں
 † انہیں بگڑے ہوئے لفظوں کو نہو جائیں اور چاہے دیسے † کے
 [سنسکرت میں] آپہرئش کہتے ہیں قاعدے کیوں نہ بنجائیں ندان
 یہی بڑا سبب ہوا کہ ہندوستان میں جدا جدا صوبوں کے ایچ جدا
 جدا پراکرت بولی یعنی ہند کی مرہاٹی گجراتی مالدی پنکھائی برج
 بھاکھا وغیرہ بن گئیں کے مثال کے لیئے کئی ایک سنسکرت الفاظ جو اس
 قلم بقتے ہند پراکرت ہندی بن گئے ہیں نیچے لکھے ہیں یہ نہ
 سمجھنا چاہئے کہ یکساں کی ایک شکل سے دوسری شکل کے بن گئے
 بلکہ اسی واسطے ہم نے لکھ دیا ہے ” کہ بقتے ہند بن گئے ، یہ نہ پراکرت
 صرف و نعر وغیرہ پرانی پوتھیں سے ظاہر کہ شہر کی سے بڑھل ہوا
 اور تب اُسی سے بقل ہو کر دیو بن گیا آیتہ سے آیتہ مساک سے

معروف + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا ہوا فاعل + فعل فاعل اور
متعلقات ملکر جملہ ہوا + ندان فاعل + یہ ہی فعل چھپا ہوا +
فعل فاعل ملکر جملہ ہوا + سفر مضاف الیہ + علامت اضافت +
ارادہ مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول + پکا مفعول
نوم + کر کے فعل معطوف علیہ + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا ہوا
فاعل + فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا + بیوپار مضاف الیہ +
کی علامت اضافت + جنسوں مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر
مضاف الیہ + میں بیچ کے معنی میں مضاف + مضاف مضاف الیہ
ملکر حالت تجاوزیہ میں + سے علامت تجاوزیہ + جو جو چیزیں
موصول + دوسرا جو تاکید + مناسب و سود مند سمجھیں صلہ +
موصول صلہ ملکر مفعول + مول لیں فعل متعدی جمع مؤنث مطابق
مفعول ماضی مطلق مثبت معروف + ضمیر واحد متکلم چھپا ہوا
فاعل + فعل فاعل مفعول اور متعلقات ملکر جملہ ہوا + اور حرف
عطف + جن اسم موصول + بیوپاریوں مضاف الیہ + کی علامت
اضافت + ایمانداری معطوف علیہ + اور حرف عطف + بہا منساہت
معطوف + معطوف اور معطوف علیہ ملکر مضاف + مضاف مضاف الیہ
ملکر حالت ظرفیہ میں + پر علامت ظرفیت + بسواس فاعل + تھا
فعل لازم واحد غائب مذکر ماضی مطلق مثبت معروف صلہ + فعل فاعل
اور متعلقات ملکر جملہ ہوا + اُن مضاف الیہ + کے علامت اضافت +
ساتھ مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر حال + ایک عدد +
اچھے صفت + جہاز موصوف + صفت موصوف ملکر حالت ظرفیہ
میں + پر علامت ظرفیہ + سوار ہوا فعل مرکب لازم واحد متکلم ماضی
مطلق مثبت معروف + ضمیر واحد متکلم چھپا ہوا فاعل [ذوالحال] +
فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا + اور حرف عطف +
ہم ضمیر جمع متکلم فاعل + سب تاکید + نے علامت فاعلیہ +
اپنے تئیں ضمیر جمع متکلم مفعول + خدا مضاف الیہ + کے علامت
اضافت + آسے معطوف علیہ + اور حرف عطف + بھروسے
معطوف + معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف + مضاف مضاف الیہ
ملکر حالت ظرفیہ میں + پر علامت ظرفیہ + چھوڑ کر فعل

میں + میں علامت ظرفیہ + رہوگا فعل لازم واحد متکلم مذکر
 مستقبل مثبت معروف + ضمیر واحد منکام مذکر چہیا ہوا فاعل
 [ذوالحال] + فعل فاعل اور متعلقات ملکر جملہ ہوا + پر حرف +
 بے کام حال اول + بیٹھے حال دوم + دوسرا مؤنثے تاکید + اکتا گیا
 فعل مرکب لازم واحد منکام مذکر ماضی مطلق مثبت معروف +
 ضمیر واحد منکلم مذکر چہیا ہوا فاعل [ذوالحال] فعل فاعل اور متعلقات
 ملکر جملہ ہوا + کہیں حالت ظرفیہ میں + جی فاعل + نہ
 اکتا تھا فعل لازم واحد غائب مذکر ماضی استمراری منفی معروف +
 فعل فاعل اور طرف ملکر جملہ ہوا + طبیعت فاعل + گہمراہی نہی
 فعل لازم واحد غائب مؤنث ماضی استمراری مثبت معروف + دل
 حالت طرفہ میں + میں علامت ظرفیہ + آیا فعل لازم واحد غائب
 مذکر ماضی مطلق مثبت معروف + ضمیر واحد غائب مذکر چہیا ہوا
 فاعل + فعل فاعل اور طرف ملکر جملہ ہوا + کہ حرف تہذیب +
 پھر حالت ظرفیہ میں + سفر مفعول + گروس فعل متعدی واحد
 متکلم مذکر مضارع مثبت معروف + ضمیر واحد منکلم مذکر چہیا ہوا
 فاعل + فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا + نئے صفت + دوسرا
 نئے تاکید + شہر موصوف + صفت موصوف ملکو مفعول + دیکھوں
 فعل متعدی واحد متکلم مذکر مضارع مثبت معروف + ضمیر واحد
 متکلم مذکر چہیا ہوا فاعل + فعل فاعل مفعول ملکر جملہ ہوا + دریا
 مضاف الیہ + کے علامت اضافت + سفر مضاف + مضاف
 مضاف الیہ ملکر حالت ظرفیہ میں + میں علامت ظرفیہ دنیا
 مضاف الیہ + کے علامت اضافت + اچرچ معطوف علیہ + اور حرف
 تطاف چہیا ہوا + اچرچوں معطوف + معطوف معطوف علیہ ملکر
 مضاف + مضاف مضاف الیہ ملکر حالت اضافت میں + ہے علامت
 + خدا دار ہوں فعل مرکب لازم واحد متکلم مذکر مضارع مثبت

توکیدب

سند باد موصوف + جہاز صفت + صفت موصوف + ملکر
مضاف الیہ + کے علامتِ اضافت + دوسرے صفت + سفر
موصوف + صفت موصوف + ملکر مضاف + مضاف مضاف الیہ + ملکر
مضاف الیہ + کا علامتِ اضافت + بہان مضاف + مضاف مضاف الیہ +
ملکر فاعل + ہوتا ہی فعل چھپا ہوا + فعل فاعل + ملکر جملہ
ہوا + صاحبو مُنادی + میں ضمیر واحد متکلم مذکر فاعل + نے
علامتِ فعل + پہلے صفت + سفر موصوف + صفت موصوف +
ملکر مضاف الیہ + کے علامتِ اضافت + دیکھ معطوف علیہ +
اور حرف عطف چھپا ہوا + درد معطوف + معطوف معطوف علیہ
ملکر مضاف + مضاف مضاف الیہ + ملکر مفعول + دیکھ کر
فعل معطوف علیہ + فعل فاعل مفعول + ملکر جملہ ہوا + اپنے
مضاف الیہ + میں مضاف + مضاف مضاف الیہ + ملکر حالت
ظرفیہ میں + میں علامتِ ظرفیہ + عہد مفعول + دیا تیا فعل
متعدی واحد متکلم مذکر ماضی بعید مثبت معروف معطوف بجانب
دیکھ کر + فعل فاعل مفعول اور ظرف + ملکر جملہ ہوا + کہ حرف
 کی بیانیہ + پھر حالتِ ظرفیہ میں + کبھی حرف تاکید نفی + سفر
مضاف الیہ + کا علامتِ اضافت + نام مضاف + مضاف مضاف الیہ
ملکر مفعول + نہ لونگافعل متعدی واحد متکلم مذکر مستقبل منفی
معروف + ضمیر واحد متکلم مذکر چھپا ہوا فاعل + فعل قاعل مفعول
اور ظرف + ملکر جملہ ہوا + اور حرف عطف + سکھ معطوف علیہ +
اور حرف عطف چھپا ہوا + چین معطوف + معطوف و
معطوف علیہ + ملکر مضاف الیہ + سے ساتھ کے معنی میں مضاف +
مضاف مضاف الیہ + ملکر حال + بغداد اسم معرفہ حالتِ ظرفیہ

۱۴۸ مرکب غیر مفید مفعول کی طرح فاعل و مفعول ہو سکتا ہے *

۱۴۹ مجہول فعل کا فاعل معلوم نہیں ہوتا ہے اس لیے اُس کے مفعول کو فاعل کا قائم مقام کہتے ہیں اور فاعل اگر ہو بھی تو اُسے اعانتیہ حالت میں لاتے ہیں *

۱۵۰ جو کچھ نیچے لکھا جاتا ہے اُس کی ترکیب لگانے سے اُپر کا لکھا ہوا اچھی طرح سمجھ میں آ جائیگا *

سندھیاں جہازی کے دوسرے سفر کا بیان

صاحبزادوں نے پہلے سفر کے ذکر دیکھ کر اپنے من میں یہ ہوا تھا کہ یہ سفر کا نام نہ لونا اور سکھ چین سے بغداد میں رہونگا پر بے کام بیٹے اکتا گیا کہیں جی نہ لگتا تھا طبعاً گہمراہی تھی دل میں آیا کہ یہ سفر کروں نئے نئے شہر دیکھوں فریا کے سفر میں دنیا کے اچرج اچھڑوں سے خبردار ہوں ندان سفر کا ارادہ پکا کر کے دیوار کی جنسوں میں سے جو جو چیزیں مناسب و سودمند سمجھیں مول میں اور حق دیواروں کی اہمیت داری اور بہانہ ساخت پر بسواس تھا اُن کے ساتھ ایک اچھے جہاز پر سوار ہوا اور ہم سب نے اپنے ٹائپ کے خدا کے آسے اور دوسرے پر چبوتر کر جہاز کا لنگر اُٹھایا *

۱۳۸ جیسے بیٹے کا بچہ درزا اور بیٹے کے بچہ کو مارا *

۱۳۹ جیسے کتاب لکھی گئی لکھی گئی فعل اور کتاب مفعول قائم مقام فاعل دونوں مل کر جملہ ہوا *

۱۴۵ جملہ میں پہلے فاعل پھر مفعول اور تمام متعلقات اور سب کے آخر میں فعل بولا جاتا ہے لیکن شعر کی ضرورت کے لیئے اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے *

۱۴۶ جب فاعل اور مفعول کی علامتیں چھپی رہتی ہیں تو اُن کا پہچاننا کٹھن ہوتا ہے لیکن جو کون یا کس نے کے جواب میں بولا جائیگا وہ سدا فاعل ہوگا اور جو کیا یا کس کو کے جواب میں بولا جائیگا وہ مفعول ہوگا *

۱۴۷ حرف عطف کے وسیلے سے ایک فعل کے کئی فاعل اور ایک فاعل کے کئی فعل ہو سکتے ہیں *

یعنی موتی مبتدا یعنی فاعل اور لنگڑا ہی یا لنگڑا ہوگا خبر یعنی فعل ندان بات وہی ہی دیکھو موتی لنگڑا ہوگا یا بنیگا یا ٹھہریگا یا نکلیگا یا رھیکا اس میں چاہے عربی فارسی والوں کی طرح کہو کہ ہوگا یا بنیگا یا ٹھہریگا یا نکلیگا یا رھیکا فعل ناقص موتی اُس کی مبتدا اور لنگڑا خبر چاہے سنسکرت والوں کی طرح کہو کہ موتی مبتدا اور لنگڑا ہوگا یا بنیگا یا ٹھہریگا یا نکلیگا یا رھیکا اُس کی خبر اور چاہے ہماری طرح کہو کہ لنگڑا ہوگا یا بنیگا یا ٹھہریگا یا نکلیگا یا رھیکا فعل اور موتی اُس کا فاعل *

۱۴۸ جیسے بلی چڑیا کھاتی ہے اس جملہ میں اگر پوچھو گے کون کھاتی ہے جواب ملیگا بلی اور جب پوچھو گے کیا کھاتی ہے جواب ملیگا چڑیا پس بلی فاعل ٹھہری اور چڑیا مفعول *

۱۴۷ جیسے کتے اور بھیڑے درزے با بھیڑے نکلے اور چھٹے *

۱۴۴ | اکثر لوگ فارسی والوں کی دیکھا دیکھی
 اس دیس کی بولی میں بھی (ہی) کو حرف مان
 کر جملوں کی قسمیں عربی فارسی ہی کے طور پر
 تھراتے ہیں لیکن ہماری سمجھ میں (ہی) فعل
 ہی کیونکہ انگریزی (از) رومی (ایست) یونانی
 (ایست) الیمانی (است) اور سنسکرت (است)
 کے معنی دیتا ہی اور اُس کو ان تمام زبان والوں نے
 فعل ہی مانا ہی بلکہ یہ بات قیاس کی جاسکتی ہی
 کہ فارسی کا (است) اور (ہست) اسی سنسکرت
 (است) سے نکلا ہی اور کون جانے اس لیے اُس کو
 حرفوں میں ڈال دیا ہی نہیں تو (است) کو
 (ہست) کا متضاد اور (نہست) کو ہستان مصدر
 سے نکلا فعل ماننے میں کیا برائی ہی :

۱۴۵ | اگر پوچھو کہ عربی اور فارسی والوں کی طرح جموں کو
 اسم و فعل نہ مانو گے تو موتی لنگڑا ہی اس کی ڈر کو ب کیونکر
 لنگڑا اور لنگڑا کو کیا بناؤ گے تو ہم لنگڑا ہونا مصدر مرکب سے لنگڑا
 ہی فعل اور موتی فاعل بناؤ گے جواب دیدیکے نہیں تو موتی لنگڑا
 ہوگا اس کی ترکیب کیونکہ لنگڑا کیا (ہوگا) کو بھی فعل نہ مانو گے
 اور حرف کہو گے عربی فارسی والے ہونا بننا تھہرنا نکلا رہنا وغیرہ
 لازم مصدر کو افعال ناقص موتی جو فاعل کے سواے نتیجہ اور ہی
 چاہے مان کر ہوگا فعل ناقص کی موتی کو مبتدا اور لنگڑا کو اُس کی خبر
 سنسکرت والے ایسے فعلوں سمیت لنگڑا کو خبر کہتے ہیں

۱۴۲ عربی میں خالی دو اسموں سے بھی
جملہ بن جاتا ہے (ہی) اُس میں چھپا رہتا ہے اور
اسی لیئے اُس میں جملوں کی قسمیں اُسی کے مطابق
تھہرائی ہیں یعنی اسمیہ اور فعلیہ *

۱۴۲ ۱/۲ اسمیہ جس میں خالی مبتدا اور
خبر ہوں *

۱۴۲ ۲/۲ فعلیہ جس میں فعل اور فاعل ہوں *

۱۴۳ فارسی میں (ہی) کے معنی میں
(است) کو حرفوں میں گنا ہے اور اُس کا نام حرف
ربط رکھا ہے اِس لیئے فارسی میں بھی عربی کی طرح
دو اسموں کا جملہ بن سکتا ہے *

۱۴۲ ۱/۱ مبتدا [جسے مُسند الیہ اور محکوم الیہ بھی کہتے ہیں]
وہ ہی جو کون کے جواب میں آوے اور خبر [یعنی مُسند یعنی
محکوم] وہ جو کیا کے جواب میں آوے جسے موتی لنگڑا اب اگر
پوچھیں کون جواب ملیگا موتی اگر پوچھیں کیا جواب ملیگا لنگڑا
اسی لیئے موتی مبتدا اور لنگڑا اُس کی خبر تھہری *

۱۴۳ صحیح لفظ فارسی میں خالی (ست) ہی (۱) [بعنی
ہمذہ و ذلیہ] کام پڑنے سے آتا ہے سب جگہ اُس کا لانا ٹھیک نہیں *

۱۴۲ ۱/۲ جیسے موتی لنگڑا یعنی موتی لنگڑا ہی مرثی مبتدا اور لنگڑا خبر *

۱۴۲ ۲/۲ جیسے موہن مرگیا مرگیا فعل مرہن فاعل *

۱۴۳ جیسے موہن ہرشیار اسے (صحیح ہرشیار سے) اِس میں مرہن
مبتدا عالم خبر اور اسے کر فارسی والے حرف ربط بتلاتے ہیں *

۱۴۱۱ یہاں سے چھپا ہو *
 میں سے چھپا ہو *
 یہاں سے چھپا ہو *
 یہاں سے چھپا ہو *

۱۴۱۲ ہوگا اگر فعل متعدی ہی تو ایک یا دو یا تین جیسا
 متعدی ہی مفعول ہونگے اور باقی سب اُس کے متعلق *

پانچ ایسے ٹھہرائے ہیں کہ جو کسی کلمہ کے پہچنے [جس کو متاوع کہیں گے] کے لئے جاویں اور سارے حالات و کیفیات میں اُس کے تابع رہیں پہلا تاکون یعنی تکرار لفظ یا کوئی تاکید لفظ جیسے ہاں ہاں موتی کو مارا یہاں ایک ہاں تاکون کے لئے ہی ضمیر کے ساتھ تاکون کے اپنے آپ اور خون وغیرہ آتا ہی جیسے میں آپ گیا تو خون چلا جا دوسرا صفت جیسے اچھا لڑکا اور اچھے لڑکے نے تیسرا بدل دے ہی کہ جو ایک بات اُس کلمہ سے جس کا وہ تابع ہی نسبت رکھتی ہو اُس نسبت میں وہ آپ مقصود ہو جیسے تیرے بھائی موتی کو دیکھا چوتھا عرف [جسے عطف بیان بھی کہتے ہیں] جیسے مومن بچکوزیا مومن نام پنچکوزیا عرف [یعنی عطف بیان] ہی پتھر اس عطف حرف جیسے موتی اور مومن گئے لیکن کوئی کوئی تراویع کے معنی یعنی مہمل ہوتے ہیں خالی زبان کے سہارے کے لئے آتے ہیں جیسے روٹی روٹی اور پانی پانی وغیرہ *

۱۴۱۳ جیسے کوئی کسی کو حکم دے جا یعنی تو جا تو چھپا ہی اور کوئی کسی کو پکارے رام سنگھ یا اے رام سنگھ یعنی رام سنگھ کو پکارتا ہوں پکارتا ہوں چھپا ہی اور کوئی کسی کو روٹے ہاے مومن یعنی مومن کو روٹتا ہوں روٹتا ہوں چھپا ہی اور کوئی کسی کو تراویع سانب سانب سانب یعنی سانب کو دیکھو یا سانب سے بچو یا بچاؤ دیکھو یا بچو یا بچاؤ چھپا ہی فعل کے ساتھ مفعول وغیرہ کی ملاسا بھی چھپتی رہتی ہی *

۱۴۱۴ جیسے مومن کے اُس لڑکے نے اپنے مکان میں دو بڑے آم کے پتے جو بارہوں مہینے پہلتے ہیں لگائے ہیں یا مومن کو اُس کے پھل موتی سے ٹھنڈا رکھا *

۱۴۲ عربی میں خالی دو اسموں سے بھی
جملہ بن جاتا ہے (ہی) اُس میں چھپا رہتا ہے اور
اسی ایسے اُس میں جملوں کی قسمیں اُسی کے مطابق
تہہرائی ہیں یعنی اسمیہ اور فعلیہ *

۱۴۲ ۱/۲ اسمیہ جس میں خالی مبتدا اور
خبر ہوں *

۱۴۲ ۱/۲ فعلیہ جس میں فعل اور فاعل ہوں *

۱۴۳ فارسی میں (ہی) کے معنی میں
(است) کو حرفوں میں گنا ہے اور اُس کا نام حرف
ربط رکھا ہے اس لیے فارسی میں بھی عربی کی طرح
دو اسموں کا جملہ بن سکتا ہے *

۱۴۲ ۱/۲ مبتدا [جسے مُسند الیہ اور محکوم الیہ بھی کہتے ہیں]
وہ ہے جو کون کے جواب میں آئے اور خبر [یعنی مُسند یعنی
محکوم] وہ جو کیا کے جواب میں آئے جسے موتی لنگڑا اب اگر
پرچیں اُن جواب ملیگا موتی اگر پوچھیں کیا جواب ملیگا لنگڑا
اسی ایسے موتی مبتدا اور لنگڑا اُس کی خبر تہہری *

۱۴۳ صحیح لفظ فارسی میں خالی (ست) ہی (۱) [یعنی
مدۃ وقایہ] کام پڑنے سے آتا ہے سب جگہ اُس کا لانا ٹھیک نہیں *

۱۴۲ ۱/۲ جیسے مرتی لنگڑا یعنی موتی لنگڑا ہی مرتی مبتدا اور لنگڑا خبر *

۱۴۲ ۱/۲ جیسے موہن مرگیا مرگیا فعل مرہن فاعل *

۱۴۲ جیسے مرہن ہوشیار است (صحیح ہرشیار سے) اس میں مرہن
مبتدا عالم خبر اور است کو فارسی والے حرف ربط بنتے ہیں *

۱۴۱۶ یہہ ہو سکتا ہی کہ ایک اُس دو
میں سے چھپا ہو *

۱۴۱۷ دو کے سواے جو کچھہ جملہ میں
ہوگا اگر فعل متعدی ہی تو ایک یا دو یا تین جیسا
متعدی ہی مفعول ہونگے اور باقی سب اُس کے متعلق *

پانچ ایسے ٹھہرائے ہیں کہ جو کسی نامہ کے پیچھے [جس کو مطلق
کہیں گے] لکے جاویں اور سارے کی حالات و کیفیات میں اُس کے تابع رہیں
پہلا تاکید یعنی تکرار لفظ یا کوئی تاکید لفظ جیسے ہاں ہاں موتی
کو مارا یہاں ایک ہاں تاکید کے لئے ہی ضمیر کے ساتھ تاکید کے لئے
آپ اور خوں وغیرہ آنا ہی جیسے میں آپ گیا تو خود چلا جا دوسرا
صفت جیسے اچھا لڑکا اور اچھے لڑکے نے تیسرا بدل وہ ہی کہ جو ایک
بات اُس نامہ سے جس کا وہ تابع ہی نسبت رکھتی ہو اُس نسبت
میں وہ آپ مقصود ہو جیسے تیرے بھائی موتی کو دیکھا چوتھا
عرف [جسے عطف بیان بھی کہتے ہیں] جیسے موہن پنچکوزیا
موہن نام پنچکوزیا عرف [یعنی عطف بیان] ہی پانچواں عطف
حرف جیسے موتی اور موہن کئے لیکن کوئی کوئی توابع ہے معنی
یعنی مہمل ہوتے ہیں خالی زبان کے سہارے کے لئے آتے ہیں جیسے
دوٹی دوٹی اور پٹی رانی وغیرہ *

۱۴۱۸ جیسے کوئی کسی کو حکم دے جا یعنی تو جا تو چھپا ہی اور کوئی
کسی کو پکارے رام سنگھ یا اے رام سنگھ یعنی رام سنگھ کو پکارتا ہوں پکارتا ہوں
چھپا ہی اور کوئی کسی کو روئے گاے موہن یعنی موہن کو روتا ہوں روتا ہوں
چھپا ہی اور کوئی کسی کو قرارے سائب سائب سائب یعنی سائب کو دیکھو یا سائب
سے بچو یا بچاؤ دیکھو یا بچو یا بچاؤ چھپا ہی فعل کے ساتھ مفعول وغیرہ کی
مسمعا بھی چھپتی ہی *

۱۴۱۹ جیسے موہن نے اُس لڑکے نے اپنے مکہ میں دو بڑے آم کے بیڑ جو
بارہوں مہینے پہلے تھے ہیں لگائے ہیں یا موہن کو اُس کے یہاں موتی سے کھلا دینا *

مُضاف اور مُضافِ الیہ مل کر اضافی کہلاویگا یا صفت اور موصوف مل کر توصیفی یا جہاں کوئی حرف عطف رشتا ہو [معطوف اور معطوف علیہ مل کر] عطفی یا دہی اگر عددوں سے مل کر بنا ہوگا عددی کہا جائیگا حروف کے ساتھ حرفی اور مشبہہ اور مشبہہ بہ مل کر تشبیہی *

۱۴۱ جملہ دو کلاموں سے کم کبھی نہ ہوگا اور اُن دو میں ایک کا فعل اور دوسرے کا اُس کا فاعل ہونا بھی ضرور ہوگا ان میں حرفوں کی گنتی نہیں
ہی *

۱۴۱ یہ بھی جان رکھنا چاہیے بے فائدہ نہ ہوگا کہ عربی فارسی والے جملہ کی دو قسم ملتے ہیں خبریہ اور انشائیہ اور پھر خبریہ کی بھی دو قسم بتاتے ہیں اسمیہ اور فعلیہ خبریہ اُسے کہتے ہیں جو خبر دے جیسے موتی لنگڑا لیکن یہ اسمیہ ہی کیونکہ موتی مبتدا یعنی مُسند اور لنگڑا خبر یعنی مُسند الیہ (۱۴۱ ۱/۲ کی شرح دیکھو) دونوں جو جملہ بناتے ہیں اسم ہیں اور اگر کہیں موتی مر گیا فعل فاعل مل کر فعلیہ ہو جائیگا انشائیہ جو خواہش ظاہر کرے اور اُس کی آیتہ قسمیں ہیں اور پھر معنی کے مطابق یہی جملہ کی آیتہ ہی قسمیں تھہرائی ہیں جیسے ایک اُن میں سے معترضہ اُسے کہتے ہیں جو کسی جملہ کے بیچ میں اگر نکل جاوے وہ جملہ قوت کر لے گا [یعنی ناتمام] جیسے موتی کیا ہی اچھا آد
چلا

ہیں ہم یہاں عربی اور سنسکرت والوں کے معنی اور
کی قیود چھوڑ کر امتزاجی اُس کو ٹھہراتے ہیں کہ جو
دو یا زیادہ لفظ مل کر اور اُن کی علامت یا حرف عطف
وغیرہ دور ہو کر مفرد سا معلوم پڑے اور غیر امتزاجی
اِس کے خلاف تھی یعنی جس میں لفظوں کی
جدائی اپنی حالت [یعنی ترکیبوں] کے ساتھ بنی
رہے پس یہہ امتزاجی اور غیر امتزاجی مرکب یا تو

بولتے جب مضاف الیہ پہلے آجاتا ہی زیر اُز جاتا ہی جیسے جہاں پناہ
کہہی ے پہلے آئے یہی زیر اُز جاتا ہی جیسے شاہ جہاں کا شاہ جہاں
آگے آگے ہوئے اسم یہی جب مضاف ہوتے ہیں زیر اکثر نہیں آنا
یعنی صاحب جیسے صاحب دل اور سر جیسے سر دفتر اور نائب جیسے
نائب داروغہ اور گل جیسے گل دار اور ہون جیسے موتی بن موعن فارسی
میں موصوف یہی اِس دیس کی بولی کے خلاف صفت سے پہلے آنا
ہی اور اُس کے آخر میں یہی سدا زیر رہتا ہی جیسے مرد نیک لیکن
بولتے بولتے حسب موصوف صفت سے پیچھے آنا ہی زیر اُز جاتا ہی
جیسے نیک مرد اِس دیس کی بولی میں کوئی عفت موصوف کے
ایسے نہیں ہی معنی سے پہچانا جاتا ہی (کیسا) (کیسی) (کیسے)
کے جواب میں جو اسم بولا جائے وہی صفت ہی اور جس اسم کے
اُدئے پوچھا جائے وہی اُس کا موصوف ہی جیسے اگر پوچھا کہ کیسا
مرد اور کوئی جواب دے نیک تو نیک صفت اور مرد موصوف ہی
کہہی بہت صفتوں کا ایک موصوف ہوتا ہی جیسے دوسرا کانٹے والا
بندھا ہوا پاگل گتا اور کہہی بہت موصوفوں کی ایک صفت ہوتی ہی
مرد عورت اور لڑکے صفت میں مدح و ذم دونوں گئی
جیسے اچھا لڑکا اور بُرا لڑکا •

۱۳۰ مرکب چاہے دو کلموں سے بنا ہو چاہے

زیادہ سے مفید ہوگا یا غیر مفید *

۱۳۰^۱ مرکب مفید وہ ہی جس کے سننے سے

سننے والے کو پورا فائدہ ملے اور اور کچھ سننے کا انتظار

نہ رہے اسی کو جملہ اور کلام اور مرکب تام کہتے ہیں *

۱۳۰^۲ مرکب غیر مفید وہ ہی جس سے

پورا فائدہ نہ ملے اور سننے کا انتظار رہے مرکب غیر

مفید جملہ نہیں ہو سکتا مفرد کی طرح سدا جملہ کا

تکررہ [یعنی جزو] رہا کرتا ہی *

۱۴۰^۳ مرکب غیر مفید کی قسمیں عربی

اور سنسکرت والوں نے جدا جدا طور پر تھہرائی

۱۴۰^۳ فارسی میں اس دیس کی بولی کے خلاف پہلے مضاف

اور پیچھے مضاف الیہ آتا ہی اور (کا) کی جگہ مضاف کے آخر

میں زیر رہتا ہی جیسے جہاں کی پناہ کے بدلے پناہ جہاں ایکن بولتے

۱۴۰^۱ جیسے موتی کا باپ مرن مرگیا پس موتی کا باپ مرن یہاں تک

سننے سے سننے والے کو پورا فائدہ نہ ملتا تھا وہ اس بات کے جاننے کا منتظر تھا

کہ کیا ہوا جب سنا کہ مرگیا انتظار باقی نہ رہا کہنے کا فائدہ پورا مل گیا *

۱۴۰^۲ جیسے موتی کا باپ مرن *

۱۴۰^۳ جیسے دھینڈی یعنی دھبی کی دھندلی امتزاجی اضافی [عاقل آدمی

غیر امتزاجی اور] مہاراج امتزاجی توصیفی پچیس یعنی پانچ اور بیس امتزاجی

عطفی و عددی [ناراقف غیر امتزاجی اور] پتہ شکت امتزاجی حرفی اور [مالا در

یعنی در مثل ماہ و] کمل لرجن [یعنی لرجن مثل کمل] امتزاجی تشبیہی *

۱۳۷ آواز کے حرف [یعنی حروف اصوات]
وہ ہیں جن سے جانوروں کو بلازیں یا کسی کی آواز
نقل کریں *

۱۳۸ سال سن [یعنی تاریخ] نکالنے کے
لیئے فارسی میں آگے لکھے ہوئے حروف تہجی سے
[بحساب ابجد] ان کے نیچے لکھے ہوئے عدد لیتے ہیں
[ابجد ہوز حطی کلمن سعفس قرشت ثثف ضطغ]
ا ب ج د ه و ز ح ط ي ک ل م ن س ع ف
۸۰۷۰ ۶۰۵۰ ۴۰۳۰ ۲۰ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱
م ق ر ش ت ث خ ف ص ظ غ *

۱۳۹ اکثر فارسی اور عربی کے حروف بھی
کام میں آتے ہیں لیکن فارسی کے فارسی لفظوں کے
ساتھ اور عربی کے عربی لفظوں کے ساتھ *

۱۴۷ جیسے تو تو ثتا بڈنے کو اور تن تن لہٹنے کی آواز *

۱۴۸ جیسے دہلی خراب شد اس سے نادر شاہی کا سنہ ۱۱۵۶ ہجری نکلتا ہے *

۱۴۹ جیسے (از) (سے) کے معنی میں (ز) (پر) کے اور (ہ)
(میں) (سے) اور (پر) کے معنی میں فارسی میں اور (نی) (میں) کے
معنی میں (من) (سے) کے (الی) (تک) کے (علی) (پر) کے اور (حق)
(یہاں تک) کے معنی میں عربی میں پایہ اور بارہا میں فارسی حرف (ہ) اور
(با) (ساتھ) کے معنی میں اور علی الحساب اور فی الغرہ میں عربی حرف
(ما) اور (لی) (آواز) اور (میں) کے معنی میں ہیں *

لیئے [ہندی میں (یا) (وا) (ری) کی صحبت
یا حقارت [یعنی تصغیر] دکھلانے کو لاتے ہیں اور
کبھی اسی غرض سے [جہاں (ا) یا (ء) آخر میں
ہوتی ہی مذکر کا] مؤنث بنا لیتے ہیں *

۱۳۵۴ (ایک) تنکیر یعنی بے تھہرائے ہوئے
کے لیئے آتا ہی اور کوئی کے معنی دیتا ہی *

۱۳۵۵ (آں) جو آدھ کا مخفف ہی ایک
کی تنکیر کے لیئے آتا ہی *

۱۳۶ (پی) [سنسکرت میں] (آت ایو)
نتیجہ دکھلاتے ہیں اور (آغاز) [سنسکرت میں]
(آتھ) ابتدا کے معنی دیتے ہیں *

۱۳۶۱ (سن) اچھے کے لیئے اور (ک) اور
(دُر) بُرے کے لیئے سنسکرت لفظوں کے شروع میں
آتے ہیں *

۱۳۵۱ جیسے ایک آدمی یعنی کوئی آدمی *

۱۳۵۲ جیسے ایک آدمی ایک یا کم زیادہ *

۱۳۶ جیسے زہر کھایا تھا پس یا آت ایو مرگیا اور آغاز یا آتھ اُردو
صرف و نکر یعنی اُردو صرف و نکر کی ابتدا [یعنی شروع] *

۱۳۶۱ جیسے سَدول کَدول اور دُر دشا *

۱۳۳ (ا) یا (۵) ہو (والا) کے آنے پر (۷) [یہ
تشیبہ کے بھی لیتے ہیں] *
۱۳۳ (واں) اسماء عددی کے آخر میں آ

سے معنی صفت پیدا کرتا ہی لیکن پہلا دوسرا تیسرا
چوتھا اور چھٹھا اس قاعدے سے بشر ہی *
۱۳۴ (خانہ) (دان) (گاہ) (ستان) (زار)

(سار) (شن) (لاخ) [ہندی میں] (ستھان)
(شالا) (سال) (آلی) (آل) (داری) (واری)
اسم کے آخر میں ظرف کے معنی پیدا کرتے ہیں [یعنی
اُس کو اسم ظرف بنا دیتے ہیں] *
۱۳۵ (ک) جاندار کے لیئے اور (چہ) بے

جان کے لیئے [سینسکرت میں] (ک) دونوں کے
۱۳۵ درمی میں فَعُول یا فُعْلَیہ کے وزن پر ذحال کر بنا لیتے
میں جیسے عدد سے عید اور بھر سے بھیرہ *

۱۳۳ جیسے پانچواں ساتواں *
۱۳۳ جیسے گن خانہ قلمدان نمائش گاہ نورنگستان لاکھزار نمک سار گن
۱۳۵ جیسے ہنگ یعنی چھوٹا بھاو ہافچہ یعنی چھوٹا داغ یا پال سے
یا کھات سے کہتیا مرد سے مردو پلنگ سے ہلنگی یا گور سے گولی اور بیاناہ

۱۳۰ (رین) (رینڈ) (لا) (اڑہ) (فارسی اسم

کے آخر میں آنے سے نسبت کے معنی پیدا کرتے ہیں *

۱۳۱ (ریت) [یعنی یاے مشکن اور (ت)]

(ن) (سی) (ت) (پا) (پن) (ہت)

[سنسکرت میں] (تا) (تو) حاصل مصداق کی

علامت ہیں *

۱۳۲ (والا) (ی) (یا) (یت) (یل)

(ریلا) (یلا) (چی) (آر) (ریرا) [فارسی میں]

(گر) (گار) (کار) (مند) (مندہ) (ور)

(وار) (یار) (ناک) (گین) (بان) (سار)

[سنسکرت میں] (کار) (کر) (ونت) (وان)

(مان) (وی) (ل) آخر میں آکر اسم کو اسم

فاعل بنا دیتے ہیں کبھی پہلے حرف کے بعد الف وغیرہ

۱۳۰ جیسے نمکین پشمینہ یکسالہ اور ماہانہ *

۱۳۱ جیسے انسانیت ایمان مٹھاس [میم کے آگے کی (ی) گر گئی]

رنگت بڑھاپا پاگل پن کڑواہٹ [سنسکرت میں] مٹوتا اور گر تو *

۱۳۲ جیسے درشالے والا لالچی دکھیا قہلیت گھایل رنگیلا بنیلا مشعلچی

لوہار سنپیرایا زرگر خدمتگار بینکار دولت مند شرمندہ جانور امیدوار ہوشیار خوفناک

غمگین مہربان شرمسار یا سورتکار (اسی کا معشف سونار ہی اور کمبھکار کا کھار)

دنکر بلرنت دیواران بدھمان کپسوی دیال یا خاکار *

معنی دیتے ہیں اور اکثر بے معنی بھی سمجھے جاتے ہیں *

۱۲۸۱ (ا) فارسی میں اکثر (سے) اور (تک) کے معنی دیتا ہے اور اس دپس کی بولی میں آپس کے *

۱۲۹ (ی) [یعنی یاے معروف] فارسی مصدر کے آخر میں ی لیاقت کے معنی دیتی ہے *

۱۲۹۲ اور اسم کے آخر میں نسبت کے معنی پیدا کرتی ہے *

۱۲۹۳ اگر آخر میں (ا) یا (ہ) یا (ی) ہو (و) سے بدل جاتی ہے جیسے عیسوی میدوی اور بریلوی [کدہی (ہ) کر بھی جاتی ہے اور الف کے بعد حمزہ و قیہ آجاتی ہے جیسے بنگالی یا عیسائی اور خدائی] لیکن ختگی میں (ہ) (گ) سے بدل گئی *

۱۲۹۴ اگر عربی کی (ت) (ہ) ہوئی ہو پھر (ت) ہو جائیگی جیسے زیارتی اور اگر فارسی کی (ہ) (گ) بن جائیگی جیسے تازگی *

۱۲۸۱ جیسے سراپا یعنی سر سے پیر تک اور دیکھا دیکھی یعنی آپس کی *

۱۲۹ جیسے خوردنی یعنی کھانے کے لائق *

۱۲۹۱ جیسے روغنی یعنی حر روغن سے نسبت یعنی مٹا رہا اور لٹا ہوا

یعنی حر گلاب سے نسبت یعنی مٹا رہا *

۱۲۹۲ جیسے برا سے برائی اور خراب سے خرابی *

(ہوت) (ا) (ہے) (حروف ندا ہیں پکارنے کے کام میں آتے ہیں) *

۱۲۵ (ہاے) (ہاے رے) (آہ) (اُہ) (واے) (واہ) (واہ رے) [یہہ حروف ندبہ] دکھہ اور پچھتاوے [یعنی غم و افسوس] کے لیئے بولے جاتے ہیں *

۱۲۶ (اھا) (اھو) (واہ وا) اچرج اور اچمبھا ظاہر کرنے کے لیئے آتے ہیں *

۱۲۷ (نا) (بے) (بدون) (غیر) (لا) (ن) (آ) (آن) (نر) (بن) (بتا) اسموں کی نفی کے لیئے آتے ہیں لیکن پہلے پانچ میں تین فارسی اور دو عربی اور پچھلے چھہ سنسکرت ہیں *

۱۲۸ (ا) (ب) (وَن) (نہ) مکرر لفظوں کے بیچ میں آنے سے بہتامت اور عطف کے

۱۲۷ (نا) اکثر اسم صفت پر اور (بے) اسم غیر صفت پر آتا ہی جیسے ناواقف اور بیہوش *

۱۲۵ جیسے ہاے میرے لال ہاے رے دکھہ آہ یہہ کیا ہوا اُہ میری جان واے قسمت واہ خوب دریا دی اور واہ رے نصیب *

۱۲۶ جیسے اھا یہاں تو بڑا چین ہی اُدھو یہہ تو سانپ ہی اور واہ وا آپ نے تو بچا لیا *

۱۲۷ جیسے ناواقف بیہوش بدرن حکم غیر واجب لاوارث نذر اٹل انجان نر بل بن بات اور بتا کام *

۱۲۸ جیسے لہالب جابجا راتوں رات کچھہ نہ کچھہ *

۱۲۰ (البته) اثبات کی تاکید کے لیئے آتا ہی
لیکن کبھی نفی کی تاکید کے لیئے بھی آ جاتا ہی *
۱۲۱ (هرگز) (کبھی) نفی کی تاکید کے
لیئے آتے ہیں *

۱۲۲ (هی) خاص تہزائے ہوئے [یعنی
حصر] کے معنی دیتا ہی *

۱۲۳ (هیں) جھڑکنے کے لیئے آتا ہی *

۱۲۳½ (چھی) حقارت اور گھن [یعنی
نفرت] ظاہر کرنے کے لیئے آتا ہی *

۱۲۴ (اے) (آی) (او) (یا) (اجی)
(ارے) (اورے) (اے) (ارے) (ہو)

۱۲۴ پہلے پانچ زوائد کام میں آتے ہیں ہوتی آجے نہیں ہیں
ان میں (اے) اور (آی) پاس کے لیئے ہیں اور (او) (یا) کے لیئے
(یا) اکثر خدا ہی کے نام کے ساتھ آتا ہی اور (اجی) چٹانے کے
لیئے (ارے) (اورے) اور (اے) حقارت کے لیئے اور (ارے) (ہو)
اور (ہوت) آخر میں بہت دور کے لیئے آتے ہیں (ا) خالی فارسی
عربی لفظوں کے آخر میں آتا ہی اور (ہے) فرا سبکوت ہی *

۱۲۰ جیسے کوئی بوجہ تم آج حڑکے اور تم نور اجتہ حارنگا *

۱۲۱ جیسے کوئی بوجہ کہ تم آج نہ آئے اور تم کہو ہرگز نہ جازنگا *

۱۲۲ جیسے موتی عی آوے یعنی آؤ کوئی نہ آوے *

۱۲۳ جیسے عین ایسا کرتے ہو *

۱۲۳½ جیسے چھی ایسی حراب دلت لہتے ہو *

۱۲۴ جیسے اے صاحب آی لڑکے او توکاری والے یا مالک اجی لاء ارے

برعہ اورے تو ایچے ہرگز نہ آوے اور ہر غیراتی غرت مہربانا اور عے ابشر *

۱۱۶ (اچانک) (یکایک) (ناگاہ) [ہندی

میں] (دیوات) (اکسمات) [یہہ حروف مفاجات]
اُس جگہ آتے ہیں جہاں کسی کی اتفاق سے بنا سوچی

بات ہو جائے *

۱۱۷ (آیا) (آی) (کیا کی جگہ پوچھنے کے

لیئے آتا ہی *

۱۱۷ ۱/۲ (کاش) چاہ [یعنی تمنا] ظاہر کرنے کے

لیئے آتا ہی *

۱۱۸ (ساتھ) (سمیت) (ہم) [ہندی

میں] (سہ) ساجھ اور شراکت کے معنی دیتے ہیں *

۱۱۹ (ہاں) (جی) (اچھا) (ہوں) [حرف

اقرار] اقرار اور قبول کرنے کے لیئے آتے ہیں لیکن (ہوں)

کی حقارت کے ساتھ بولا جاتا ہی *

۱۱۶ جیسے وہ اچانک یا یکایک یا ناگاہ یا دیوات یا اکسمات اُٹھ کھڑا ہوا *

۱۱۷ جیسے آیا وہ آریگا یا ایس یہہ کام نہ ہو سکیگا یعنی کیا وہ

آریگا یا کیا یہہ کام نہ ہو سکیگا *

۱۱۷ ۱/۲ جیسے کاش وہ آتا *

۱۱۸ جیسے مرہن کے ساتھ گیا اور اُس سمیت قرب کیا اُس کا

ہم درد ہی اور سہمہ ہی *

۱۱۹ جیسے کڑی پرچھ تم آج جاؤ گے اور تم جواب دو ہاں یا جی یا

کڑی پرچھ کہ میں چلا جاؤں اور تم جواب دو اچھا یا کڑی عرض کرے کہ

آپ کیا کچھ خفا ہیں اور تم کہو ہوں *

کو دور کرتا ہی اور دُر کی مختلف جملوں کے بیچ میں
رہتا ہی *

۱۱۱ (اگر) [ہندی میں] (یَد) (شرما کے
لیئے آتے ہیں) *

۱۱۲ (اگرچہ) [ہندی میں] (یَدِیپ)
ہونے پر بھی [یعنی باوجود] کے معنی میں آتے ہیں *

۱۱۳ (کہ) پہلے کہے ہوئے کا بیان کرتا ہی *

۱۱۴ (یعنی) (اعنی) [ہندی میں]
(آرہات) معنی صاف کھول دینے [یعنی تفسیر]
کے لیئے آتے ہیں *

۱۱۵ (سا) (سی) (سے) (انہ) (گویا)
تشبیہ کے لیئے آتے ہیں *

۱۱۵ جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے اُسے مشبہ بہ اور
جس کے لیئے تشبیہ دیں اُسے مشبہ کہتے ہیں *

۱۱۱ جیسے اگر یا یَد زھر کو اٹیکا مر حائیکا *

۱۱۲ جیسے اگرچہ یا یَدِیپ - اُنہ تھا دکھائی نہیں دیا یعنی - اُنہ سے
پر بھی دکھائی نہیں دیا *

۱۱۳ جیسے اُس نے کہا کہ میں جاتا ہوں *

۱۱۴ جیسے اُس کا یاب یعنی یا اُنی موتی یا سب سے بڑا حنور آرہات

عربی *

۱۱۵ جیسے وہ مرد شیر سا ہی وہ عورت یون سی ہی وہ گدڑے آدمی سے

بہتر اور بام مراد نہ ہی اور یہ مرد گویا شیر ہی *

۱۰۹ یا (نہیں تو) (ورنہ) (وِالا) (خواہ)

(چاہے) [ہندی میں] (وا) حروف تردید ہیں جن دو لفظوں یا جملوں کے بیچ آتے ہیں اُن میں سے ایک ایذا ہوتا ہی دوسرا چھوڑا دونوں ہرگز نہیں *

۱۱۰ (لیکن) (مگر) (پر) (سوائے) (الا)

(بجز) (بغیر) [سینکرت میں] (کنت)

(پرنت) [یہہ حروف استثنائی] جس کے آگے آتے ہیں اُس میں سے جو کچھہ اُن کے آگے رہتا ہی اُس کے نکل جانے کے معنی دیتے ہیں *

۱۱۰ ۱/۲ (لیکن) (مگر) (پر) (کنت) (پرنت)

اکثر جو کچھہ اُس کے پہلے کہا جاتا ہی اُس کے شک

۱۱۰ [استثنائی کے معنی نکالنے کے ہیں جس میں سے نکالیں وہ مستثنیٰ منہ اور جس کو نکالیں وہ مستثنیٰ کہلاتا ہی] نکلنا دو قسم کا ایک وہ جس میں دونوں یعنی جس میں سے نکالیں اور جس کو نکالیں دونوں ایک جنس کے ہوں [اِس کو مستثنیٰ متصل کہتے ہیں] جیسے بواہری کے سب لوگ آئے لیکن موہن لال یعنی موہن لال نہ آئے اور دوسرا وہ جس میں دونوں ایک جنس کے نہ ہوں [اِس کو مستثنیٰ منقطع کہتے ہیں] جیسے گھوڑے آئے لیکن موہن لال یہ نہی موہن لال نہ آئے *

۱۰۹ جیسے یہہ یا وہ یا یہہ نہیں تو وہ یا یہہ ورنہ وہ یا یہہ وِالا وہ یا یہہ خواہ وہ یا یہہ چاہے وہ [ہندی میں] یا یہہ وا وہ آوے یعنی اگر یہہ آوے تو وہ نہ آوے اور وہ آوے تو یہہ نہ آوے یعنی دونوں میں سے ایک آوے دونوں نہ آویں *

۱۱۰ جیسے سب آئے لیکن یا مگر یا پر یا سوائے یا الا یا بجز یا بغیر موہن لال یا [ہندی میں] سب آئے کنت یا پرنت مرہن لال *

۱۱۰ ۱/۲ جیسے وہ گھر گیا ہی لیکن یا مگر یا پر یا کنت یا پرنت شام تک آجائے گا *

۱۰۴۱ اور کبھی بدلے کے *

۱۰۴۲ اور (لیکن) کے بھی *

۱۰۵ (تک) انتہائیت کی علامت تھی *

۱۰۶ (اور) (او) (و) یہہ حروف عطف

جن در لفظوں یا جملوں کے بیچ میں آتے ہیں اُن کو ایک حالت میں کر دیتے ہیں *

۱۰۶۱ (ساتھ) کے معنی بھی دیتے ہیں *

۱۰۷ (بھی) بہہ بھی حرف عطف تھی *

۱۰۸ (بلکہ) [ہندی میں] (بڑک) (بڑن)

وہاں آتے ہیں جہاں معطوف علیہ سے معطوف میں کچھ گھٹ بڑھ دکھانا ہو *

۱۰۶ پہلے کو معطوف عائد اور دوسرے کو معطوف کہتے ہیں *

۱۰۴۱ جیسے کتنے پر لیا *

۱۰۴۲ جیسے موتی نے مومن کو بہت سنبھایا پر اُس نے کچھ نہ مانا *

۱۰۵ جیسے دلی تک جاؤنگا *

۱۰۶ جیسے اور بہہ یا وہ بیچ گئے اور بہہ روئے یا زمین و جاؤداد *

۱۰۶۱ جیسے تم گئے مارو میں مرنا یعنی ساتھ ہی یعنی تروت [یعنی معاً]

مر جاؤنگا اور جارے اور درخالی یعنی جارے کے ساتھ دو خالی نکلتے ہیں اور مومن ہوں اور تم ہو یعنی ساتھ ہوؤنگا یعنی پیچھا نہ چھوڑوؤنگا سمجھ لوؤنگا *

۱۰۷ جیسے روئے وائے درخالی بھی روئے اور درخالی باتیں *

۱۰۸ جیسے بہہ بھار بلکہ مودہ ہی [ہندی میں] کرا بڑک ہتہر ہی

۱۰۳ (میں) ظرفیہ کی علامت ہی چھپا ہوا

بھی رہتا ہے *

۱۰۳ $\frac{1}{4}$ کبھی پہلے کہے ہوئے کے بیان کو آتا ہے *

۱۰۳ $\frac{1}{2}$ کبھی (ساتھ) (پر) (سے) اور بدلے کے

معنی دیتا ہے *

۱۰۳ $\frac{3}{4}$ ایک ہی جملہ میں دو بار آنے سے

ابتدا اور انتہا کے معنی دیتا ہے *

۱۰۴ (پر) بھی ظرفیت کی علامت ہی اور

کبھی مفعول کی بھی ہوتی ہے *

۱۰۴ $\frac{1}{2}$ اکثر اوپر کے معنی دیتا ہے *

۱۰۴ حروف کے آگے حرف آنے سے پہلا اسم کے معنی دیتا ہے

جیسے اس میں سے یعنی اس کے بیچ سے اور اس پر سے یعنی اس کے اوپر سے *

۱۰۴ جیسے گھر میں بیٹھا یا گھر گیا یعنی گھر میں گیا *

۱۰۴ $\frac{1}{4}$ جیسے موتی مرہن سے کس بات میں کم ہی حاضری میں ملنساری

میں پڑھنے میں لکھنے میں *

۱۰۴ $\frac{1}{2}$ جیسے درخت میں باندھو یعنی درخت کے ساتھ بدن میں کپڑا نہیں

یعنی بدن پر اس میں کیا نقصان ہی یعنی اس سے اور دو روپے میں لی یعنی دو روپیہ کے بدلے *

۱۰۴ $\frac{3}{4}$ جیسے سمجھ میں سمجھ میں کیا تفاوت ہی یعنی سمجھ سے سمجھ

تک کتنا تفاوت ہی *

۱۰۴ جیسے وہ گھر پر ہی یعنی گھر میں ہی یا ہم پر ظلم کیا یعنی ہم کو

ظلم کیا *

۱۰۴ $\frac{1}{2}$ جیسے وہ کوٹھے پر کھڑا ہے *

۱۰۱ (لیئے) اور (واسطے) انتقامیہ کی علامت ہیں *

۱۰۲ (کا) (کی) (کے) مضاف کی تذکیر و کانیث اور وحدیت و جمعیت کے مطابق مضاف الیہ کی علامت ہیں *

۱۰۲۱ مکرر لفظوں کے پیچ میں پورے اور بہت کے معنی دیتے ہیں *

۱۰۲۲ مصدر نفی کے آخر میں اگر مضاف الیہ کی علامت نہ ہو (ہرگز) کے معنی استقبال کے ساتھ دیتے ہیں *

۱۰۲۳ (کے) کہی (کو) یعنی علامت مفعول کی جگہ بھی آتا ہی *

۱۰۱ جیسے تغیر کے لیئے یا واسطے روٹی پکڑ *

۱۰۲ جیسے موتی کا گھوڑا موتی کی گھوڑی موتی کے گھوڑے *

۱۰۲۱ جیسے کانٹو کا گٹھو یعنی سارا کانٹو اور رات کی رات ہمہ رات بہر اہمق کے احمق یعنی پورے احمق اور جنگل کے جنگل یعنی بہتیرے جنگل *

۱۰۲۲ جیسے میں نہیں جانے کا یعنی مرکز نہیں جاؤنگا یا لڑکی نہیں جانے کی اور لڑکے نہیں جانے کے دہقے کا نام نہ لڑ اس میں (کا) مفعول کی علامت ہے *

۱۰۲۳ جیسے اُس کے جوت لگی یعنی اُس کو جوت لگی *

۹۸۴ کبھی دُکریہ کے اور عارف کے *

۹۸۵ اور کبھی بدلے کے *

۹۹ (سے) اِعتیہ یا سببہ و تجاویزہ یا

اِبتدائیہ کی علامت ہی *

۹۹۱ کبھی علامت مفعول کی جگہ آتا ہی *

۹۹۲ کبھی (ساتھ) کے معنی دیتا ہی *

۹۹۳ کبھی پہلے کہہ ہوئے کے بیان کو آتا ہی اور

کبھی کوئی ایک کے معنی دیتا ہی *

۱۰۰ (مارے) اکثر (سے) کی جگہ آتا ہی

خاص کر کے جب بہتایت کے معنی نکالنے ہوں *

۹۸۱ جیسے گھر کر گیا یعنی گھر میں گیا اور یورپ کر گیا یعنی یورپ کی طرف گیا *

۹۸۲ جیسے گھر آ کتنے کر درگے یعنی کتنے کے بدلے درگے *

۹۹ جیسے تلوار سے کاٹ ڈالا اور بیوقوفی سے مر گیا یا گھوڑے سے گر پڑا اور بنارس سے چلے *

۹۹۱ جیسے اُس سے کہو یعنی اُس کو کہو *

۹۹۲ جیسے بڑی بھیڑ بھار سے *

۹۹۳ جیسے اُس کو کیا کہی ہی روپے سے پیسے سے کہانے سے یا بنارس ہندوستان کے شہروں سے ہی یعنی ہندوستان کا کوئی ایک شہر ہی *

۱۰۰ جیسے گرمی کے مارے بیہوش ہو گیا یعنی گرمی سے بلکہ گرمی کی بہتایت سے *

۹۶ جہ سے حرفوں کے معنی اور اُن کے کام
 میں لانے کے طریقے [یعنی معاررے و استعمال] نیچے
 لکھ جاتے ہیں اس میں شک نہیں کہ کوئی کوئی
 اسم یہی اُن میں آگئے ہیں *

۹۷ (نے) فاعل کی علامت ہی ماضی مطابق
 ماضی قریب ماضی بعید و ماضی مشکوک متعدی
 معروف کے *

۹۸ (کو) (کے تثنیس) اور (ے) [یعنی
 یاء مجہول] مفعول کی علامتیں ہیں لیکن پہلی دو ہر
 اسم کے ساتھ آ سکتی ہیں اور (ے) [یعنی یاء
 مجہول] خالی ضمائر اسم إشارة اسم موصول اور الفاظ
 استفہامیہ کے ساتھ آتی ہی اور کبھی یہہ علامتیں چھپی
 بھی دھتی ہیں *

۹۸½ (کو) کبھی سببیت کے بھی معنی دیتا
 ہے *

۹۸ اس پہل کو کہنا اچھا نہیں اس میں پہل مفعول کے ہیں
 میں بلکہ مفعول کی جگہ ہی لیکن کہنا - صر یعنی اسم ہونے کے سبب
 (کو) (کا) کی جگہ میں یعنی (کا) کے معنی میں سمجھنا سمجھنا
 ہے *

۹۷ جیسے مرنے یا میں نے پڑھا یا پڑھا ہی یا پڑھا تھا یا پڑھا ہو *
 ۹۸ جیسے مرنے کو روپئے دئے وہ اپنے تئیں گائیاں دے دھا ہی آے کچھ
 دینے جے بلایا تھا کہے بلایا تھا اور سبق پڑھو اس میں کو چھپا ہی یعنی سبق
 کو پڑھو *

۹۸½ جیسے آنا خریدنے کو بازار گیا یعنی آنا خریدنے کے لئے *

۹۲ کبھی فعل کو دہرانے [یعنی مکرر لانے]

سے بہت کے معنی نکلتے ہیں *

۹۳ کبھی تھڑے کے *

۹۴ کبھی صاف ظاہر کرنے کے ایسے ایک ہی

معنی میں دو فعل لاتے ہیں *

حرف

۹۵ حرف دو قسم کے مانے ہیں *

۹۵½ پہلے حروف تہجی وہ جن سے لفظ یعنی

اسم و فعل بنیں *

۹۵½ دوسرے حروف معنوی وہ جن سے اسم اور

فعل آپس میں مل کر جملہ بناویں لیکن اکیلے اُن کے معنی

کی مستقل کچھ نہیں ہوتے اور نہ اُن میں کوئی زمانہ

پایا جاتا ہی یعنی جب تک وہ کسی اسم یا فعل کے

ساتھ نہ آویں اُن سے کچھ بھی کام نہیں نکلتا ہی *

۹۲ جیسے چلتے چلتے تھک گیا *

۹۳ جیسے دیکھتے دیکھتے غائب ہو گیا *

۹۴ جیسے چلنا پھرنا اور گردنا پھانڈنا *

۹۵½ جیسے (ہے) اور (تک) کہ اکیلے اُن کے معنی کچھ نہیں لیکن جب کہیں

پنارے سے نکلتے تک تو (ہے) کے معنی ابتدا اور (تک) کے معنی انتہا نکلتے

۸۹ فعل ابتدائی وہ ہی جس سے ابتدا یعنی شروع ہونے کے معنی نکلیں *

۸۹½ مصدر کے آخر کا الف (رے) [یعنی یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے لگنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ہی *

۹۰ فعل بے اختیاری وہ ہی جس میں بے اختیار یعنی [مجبور] ہونے کے معنی نکلیں *

۹۰½ مصدر کے آخر میں پڑنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے اور ماضی شرطی واحد غائب کے آخر کا الف (رے) [یعنی یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے لگنا مصدر کے صیغے بڑھانے سے بنتا ہی *

۹۱ فعل مجازی وہ ہی جس میں اجازت ملانے کے معنی نکلیں *

۹۱½ مصدر کے آخر میں دینا یا پانا مصدر نے صیغے بڑھانے سے بنتا ہی مصدر کے آخر کا الف (رے) [یعنی یاے مجہول] ہو جاتا ہی *

۹۰½ پڑنا مصدر کے صیغے واحد حاضر اس کے آخر میں ہی آنے ہیں جیسے جابرا اور کربرا *

۸۹½ جیسے پڑنے کا ہمیں پڑنا شروع ہوا *

۹۰½ جیسے آنا پڑا اور آتے بنا *

۹۱½ جیسے آنے دیا اور جانے پایا *

۹۲ کبھی فعل کو دہرانے [یعنی مکرر لانے] سے بہت کے معنی نکلتے ہیں *

۹۳ کبھی تھڑے کے *

۹۴ کبھی صاف ظاہر کرنے کے ایسے ایک ہی معنی میں دو فعل لاتے ہیں *

حرف

۹۵ حرف دو قسم کے مانے ہیں *

۹۵½ پہلے حروف تہجی وہ جن سے لفظ یعنی اسم و فعل بنیں *

۹۵½ دوسرے حروف معنوی وہ جن سے اسم اور فعل آپس میں مل کر جملہ بناویں لیکن اکیلے اُن کے معنی مستقل کچھ نہیں ہوتے اور نہ اُن میں کوئی زمانہ پایا جاتا ہے یعنی جب تک وہ کسی اسم یا فعل کے ساتھ نہ آویں اُن سے کچھ بھی کام نہیں نکلتا ہے *

۹۲ جیسے چلتے چلتے تھک گیا *

۹۳ جیسے دیکھتے دیکھتے غائب ہو گیا *

۹۴ جیسے چلنا پھرنا اور کودنا پھانڈنا *

۹۵½ جیسے (ہے) اور (تک) کہ اکیلے اُن کے معنی کچھ نہیں لیکن جب کہیں ہمارے سے لکھتے تک تو (ہے) کے معنی ابتدا اور (تک) کے معنی انتہا نکلیں گے *

۸۹ فعل ابتدائی وہی جس سے ابتدا یعنی شروع ہونے کے معنی نکلیں *

۸۹½ مصدر کے آخر کا الف (رے) [یعنی یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے لگنا مصدر کے صیغے برہانے سے بنتا ہی *

۹۰ فعل بے اختیاری وہی جس میں بے اختیار یعنی [مجبور] ہونے کے معنی نکلیں *

۹۰½ مصدر کے آخر میں پڑنا مصدر کے صیغے برہانے سے اور ماضی شرطی واحد غائب کے آخر کا الف (رے) [یعنی یاے مجہول] سے بدل کر اُس کے آگے بلنا مصدر کے صیغے برہانے سے بنتا ہی *

۹۱ فعل مجازی وہی جس میں اجازت ملنے کے معنی نکلیں *

۹۱½ مصدر کے آخر میں دینا یا پانا مصدر نے صیغے برہانے سے بنتا ہی مصدر کے آخر کا الف (رے) [یعنی یاے مجہول] ہو جاتا ہی *

۹۰½ پڑنا مصدر کے صیغے واحد حاضر امر کے آخر میں ہی آتے ہیں جیسے جاہرا اور گہرا *

۸۹½ جیسے پڑنے کا فعلی پڑنا شروع ہوا *

۹۰½ جیسے آنا پڑا اور آتے بنا *

۹۱½ جیسے آنے دیا اور خانے پایا *

۸۶۱ اُسی امر کے آخر میں چونکہ مصدر کے صیغے
بڑھانے سے بنتا ہی *

۸۷ فعل استمراری وہ ہی جس میں استمرار
[یعنی] ہمیشگی اور برابر یا پھر پھر کے ہونے یا کرنے
کے معنی پائے جائیں *

۸۷۱ ماضی مطلق کے آخر میں کرنا مصدر اور
ماضی شریعی کے آخر میں جانا اور رہنا مصدر کے صیغے
جہاں جیسا مناسب ہو بڑھانے سے بنتا ہی *

۸۸ فعل مستقبل قریب الوقوع وہ ہی جس کا
ہونا زمانہ حال کے قریب یعنی پاس سمجھا جاوے *
۸۸۱ مصدر یا ماضی مطلق واحد غائب کے آخر
میں چاہنا مصدر کے صیغے یا مصدر کے آخر کا الف (رے)
[یعنی یاے مجہول] سے بدل کر اُسی کے آگے (پر) بڑھانے
سے بنتا ہی اور اسم فاعل بھی اِس کے معنی دیتا ہی *

۸۷۱ جانا مصدر کے صیغے ماضی مطلق وغیرہ کے آخر میں بھی
اکثر آیا کرتے ہیں جیسے چلا جا اور چلے جائے وغیرہ *
۸۸۱ چاہنا مصدر کے کوئی کوئی صیغے اکثر ضرور اور مناسب
کے معنی بھی دیتے ہیں جیسے تم کو وہاں جانا چاہیئے یعنی وہاں
جانا ضرور اور مناسب ہی *

۸۶۱ جیسے لکھنکا *
۸۷۱ جیسے پڑھا کر نکاتا جا اور جیتا رہ *
۸۸۱ جیسے جانا چاہتا ہی یا جایا چاہتا ہی یا جانے پر ہی یا جائے
۱۱۱

۸۲ فعل یہی اپنی بناوٹ سے [یعنی باعتبار ترکیب ذات] مفرد اور مرکب ہوتا ہے •

۸۲½ فعل مفرد وہ ہے جو مصدر مفرد سے اُپر کی گردان کے مطابق نکلا ہو •

۸۲½ فعل مرکب وہ ہے جو مصدر مرکب سے اُپر کی گردان کے مطابق نکلا ہو •

۸۳ مرکب کی آٹھ قسمیں ہیں تاکیدی
 اِختیاری اِختصاصی اِستمراری مستقبل قریب اِرتق
 اِبتدائی بے اختیاری مُجازی •

۸۴ فعل تاکیدی وہ ہے جس میں اہل مفرد سے کچھ زیادہ تاکید پائی جائے •

۸۴½ واحد حاضر امر کے آخر میں ڈالنا دینا جانا وغیرہ مصدر کے صیغہ بڑھانے سے بنتا ہے •

۸۵ فعل اختیاری وہ ہے جس کا کرنا نامل کے اختیار میں ہو •

۸۵½ اُسی امر کے آخر میں سکنا مصدر کے صیغہ بڑھانے سے بنتا ہے •

۸۶ فعل اِختصاصی وہ ہے جس سے فعل کا پورا اور تمام ہونا پایا جائے •

۸۵½ سکنا مصدر آتہ کہی کلم میں نہیں آتا •

۸۳½ جیسے مار مارا دینا اور کھا کھا •

۸۶½ جیسے تھو تھو کر اور لاٹ لاٹ کر •

۸۰/۱ جب فاعل یا مفعول جس کا فعل تابع ہو
 ایک سے زیادہ [یعنی متعدد] اور مذکر و مؤنث
 دونوں قسم کے ہوں فعل جمع اور تذکیر و تانیث
 میں پہچلے فاعل یا مفعول کے تابع رہیگا *

۸۱ کبھی کبھی [حقیقی اور] اصلی یعنی لفظی
 معنی چھوڑ کر فعل کے مجازی معنی بھی لیتے ہیں *

۸۰/۲ اگر جدا جدا قسم کے کئی فاعل یا مفعولوں کے آگے سب یا
 کوئی دوسرا لفظ اُس کے معنی میں آجائے فعل جمع مذکر ہوگا جیسے
 مرد عورت لڑکے لڑکیاں سب باہر گئے لیکن کبھی جب ایسا لفظ آجاتا
 ہی کہ جس سے سب واحد کی طرح سمجھے جائیں تو فعل واحد
 مذکر ہوتا ہی جیسے روپیہ پیسا زیور برتن اُس کا سب چوری ہو گیا
 الفاظ جمع عربی کے فعل کبھی جمع ہوتے ہیں کبھی واحد یعنی جیسا
 موقع ہو جیسے بہت اسباب جل گیا اور ترقی کے اسباب کیا ہیں اگر
 بہت سے فاعل ہوں اور سب واحد ہوں فعل کو چاہے واحد رکھیں چاہے
 جمع جیسے دھرم ایمان جاتا رہا اور بُرائی بھلائی اسی سے پیدا ہوتی ہیں
 یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جب غائب حاضر متکلم تینوں ساتھ آویں
 فعل متکلم کے تابع رہیگا جیسے وہ تو اور میں پڑھونگا اور اگر صرف
 غائب اور حاضر آویں حاضر کے تابع ہوگا جیسے وہ اور تم چلو *

۸۰/۳ جیسے زمین چاند اور تارے گھومتے ہیں اور گھوڑے پیل بکریاں
 چرتی ہیں *

۸۲ جیسے مصدر کو امر یا نہی کے معنی میں بولنا جیسے تم آنا یعنی آئیو
 اور تم مت جانا یعنی مت جائیو یا ماضی کو قرب ہونے کے سبب حال یا
 مستقبل کی جگہ کام میں لانا جیسے کرٹی کسی سے کہہ کہ میری کتاب لا
 اور وہ جراب دے کہ لایا یعنی لاتا ہوں یا لاؤنگا یا فعل حال کو ماضی بعید کی
 جگہ جیسے نک کیا دیکھتا ہوں یعنی نک دیکھتا تھا اور کبھی مضارع سے ماضی کے
 معنی لیتے ہیں جیسے وہاں جا کر دیکھوں تو کچھ اور ہی سامان ہو رہا ہی
 یعنی جا کر دیکھا *

۷۸ جن فعلوں کے ساتھ فاعل کی علامت (نے) نہیں ہوتی وہ تذکیرو و تانیث و وحدت و جمعیت میں جب معروف ہوں فاعل کے اور جب مجہول ہوں فاعل کے قائم مقام مفعول کے تابع رہتے ہیں *

۷۹ جن فعلوں کے ساتھ فاعل کی علامت (نے) تو ہو لیکن مفعول کی علامت (کو) نہ ہو وہ مفعول کے تابع رہتے ہیں *

۸۰ جن فعلوں کے ساتھ فاعل اور مفعول دونوں کی علامت ہوں وہ ہر حالت میں واحد مذکر بولے جاتے ہیں *

۷۸ جیسے مرہن آیا یا سمجھا گیا بنو آئی یا سمجھی گئی مرہن لکھتا ہے یا سمجھا جاتا ہے بنو لکھتی ہے یا سمجھی جاتی ہے مرہن پڑھاتا تھا یا سمجھا جاتا تھا بنو پڑھاتی تھی یا سمجھی جاتی تھی لڑکے سرٹے یا سمجھ گئے لڑکیاں سرٹیں یا سمجھی گئیں لڑکے کتابوں کو دیکھتے ہیں لڑکیاں کتابوں کو دیکھتی ہیں *

۷۹ جیسے لڑکوں نے یا لڑکیوں نے گھڑا دیکھا اور لڑکے نے یا لڑکی نے گھڑا دیکھ لڑکوں نے یا لڑکیوں نے ایک سطر پڑھی اور لڑکے نے یا لڑکی نے دو سطر پڑھیں *

۸۰ جیسے لڑکوں نے یا لڑکیوں نے گھڑا کو دیکھا اور لڑکے نے یا لڑکی نے گھڑوں کو دیکھا لڑکوں نے یا لڑکیوں نے اس سطر کو پڑھا اور لڑکی نے اس سطر کو پڑھا *

شرطي تمنائي	میں سمجھا جاتا (علامت ا جاتا)	امر	میں سمجھا جاؤں (علامت ا جاؤں)
بي تمام	میں سمجھا جاتا تھا (علامت ا جاتا تھا)	نہي	میں نہ سمجھا جاؤں (علامت نہ ا جاؤں)
ي ناقص سرے فعل ی ماضی ملق کے ساتھ	میں سمجھا جا کر یا جا کے بولا (علامت ا جا کر یا جا کے)	حال مشکوک (پہلے گزشتہ سے باہر ہی)	میں سمجھا جاتا ہو گیا (علامت ا جاتا ہو گیا)

۷۵ فعل کی اور بھی دو قسمیں تھرائی ہیں *

۷۶ پہلا صحیح جس کے [مادہ یغنی] اصلي

حرفوں میں یعنی جو مصدر کی علامت (نا) دور
کرنے پر صیغہ واحد حاضر امر میں رہتے ہیں گردان
کے لیئے کچھ گھٹ بڑھ یا رد بدل نہ کرنی پڑے *

۷۷ دوسرا غیر صحیح جس کے اصلي حرفوں

میں گردان کے لیئے کچھ نہ کچھ گھٹ بڑھ یا
رد بدل کرنی پڑے *

۷۶ جیسے سمجھنا اس مصدر کے سارے افعال اور یاد رہے کہ جتنے مصادر
صحیح ہونگے سب کے ناموں کے صیغے ٹھیک ویسے ہی ہونگے جیسے ابھی سمجھنا
مصدر کے دکھلا آئے ہیں *

۷۷ جیسے کرنا کہ اُس کا ماضی مطلق کرا کے بدلے کیا بولا جاتا ہے
جانا کہ اُس کا ماضی مطلق جایا کے بدلے گیا بندھاتا ہی اور کبھی کبھی
اور جایا بھی کام میں آتا ہی جیسے کرا دیا اور جانا چاہتے ہو *

مضارع	مستقبل	امر	نہی
میں سمجھوں (علامت و ن)	میں سمجھوں گا (علامت و ن کا)	میں سمجھوں (علامت و ن)	میں نہ سمجھوں (علامت نہ و ن)
ہم سمجھیں (علامت ہن)	ہم سمجھیں گے (علامت ینگے)	ہم سمجھیں (علامت ہن)	ہم نہ سمجھیں (علامت نہ ہن)
تو سمجھے (علامت ے)	تو سمجھو گا (علامت یگا)	تو سمجھے (علامت ے)	تو مت سمجھے (علامت مت)
تم سمجھو (علامت و)	تم سمجھو گے (علامت و گے)	تم سمجھو (علامت و)	تم مت سمجھو (علامت مت و)
وہ سمجھے (علامت ے)	وہ سمجھو گا (علامت یگا)	وہ سمجھے (علامت ے)	وہ نہ سمجھے (علامت نہ ے)
وے سمجھیں (علامت یں)	وے سمجھیں گے (علامت یں گے)	وے سمجھیں (علامت یں)	وے نہ سمجھیں (علامت نہ یں)

چھتہ میں سے پہلے ایک ایک صیغہ مجہول کا

بھی یہاں نمونہ کے طور پر لکھ دیتے ہیں *

ماضی قریب	میں سمجھ گیا ہوں (علامت ا کیا ہوں)	حال	میں سمجھا جاتا ہوں (علامت ا جتا ہوں)
ماضی بعید	میں سمجھا گیا تھا (علامت ا گیا تھا)	مستقبل	میں سمجھا جاؤں گا (علامت ا جاؤں گا)
ماضی مشکوک	میں سمجھا گیا ہو گا (علامت ا گو ہو گا)	مضارع	میں سمجھا جاؤں (علامت ا جاؤں)

حال مشکوک (یہہ گزشتی سے باہر ہی)	حال	ماضی ناقص یا فعل معطوف علیہ دوسرے فعل معطوف یعنی ماضی مطلق کے ساتھ	ماضی ناتمام
میں سمجھتا ہوں گا (علامت تا ہوں گا)	میں سمجھتا ہوں (علامت تا ہوں)	میں سمجھ کر یا سمجھ کے بولا (علامت کر یا کے)	میں سمجھتا تھا (علامت تا تھا)
ہم سمجھتے ہونگے (علامت تے ہونگے)	ہم سمجھتے ہیں (علامت تے ہیں)	ہم سمجھ کر یا سمجھ کے بولے (علامت کر یا کے)	ہم سمجھتے تھے (علامت تے تھے)
تو سمجھتا ہوگا (علامت تا ہوگا)	تو سمجھتا ہی (علامت تا ہی)	تو سمجھ کر یا سمجھ کے بولا (علامت کر یا کے)	تو سمجھتا تھا (علامت تا تھا)
تم سمجھتے ہو گے (علامت تے ہو گے)	تم سمجھتے ہو (علامت تے ہو)	تم سمجھ کر یا سمجھ کے بولے (علامت کر یا کے)	تم سمجھتے تھے (علامت تے تھے)
وہ سمجھتا ہوگا (علامت تا ہوگا)	وہ سمجھتا ہی (علامت تا ہی)	وہ سمجھ کر یا سمجھ کے بولا (علامت کر یا کے)	وہ سمجھتا تھا (علامت تا تھا)
وے سمجھتے ہونگے (علامت تے ہونگے)	وے سمجھتے ہیں (علامت تے ہیں)	وے سمجھ کر یا سمجھ کے بولے (علامت کر یا کے)	وے سمجھتے تھے (علامت تے تھے)

ماضی قریب	ماضی بعید	مضی مشکوک	ماضی شرطی یا تملائی
میں سمجھا ہوں (علامت ا ہوں)	میں سمجھا تھا (علامت ا تھا)	میں سمجھا ہونگا (علامت ا ہونگا)	میں سمجھتا (علامت نا)
ہم سمجھے ہیں (علامت ے ہیں)	ہم سمجھے تھے (علامت ے تھے)	ہم سمجھے ہونگے یا ہو رہینگے (علامت ے ہونگے یا ہو رہینگے)	ہم سمجھتے (علامت تے)
تو سمجھا گی (علامت ا گی)	تو سمجھا تھا (علامت ا تھا)	تو سمجھا ہوگا (علامت ا ہوگا)	تو سمجھتا (علامت نا)
تم سمجھے ہو (علامت ے ہو)	تم سمجھے تھے (علامت ے تھے)	تم سمجھے ہوگے (علامت ے ہوگے)	تم سمجھتے (علامت تے)
وہ سمجھا ہی (علامت ا ہی)	وہ سمجھا تھا (علامت ا تھا)	وہ سمجھا ہوگا (علامت ا ہوگا)	وہ سمجھتا (علامت نا)
وے سمجھے ہیں (علامت ے ہیں)	وے سمجھے تھے (علامت ے تھے)	وے سمجھے ہونگے یا ہو رہینگے (علامت ے ہونگے یا ہو رہینگے)	وے سمجھتے (علامت تے)

۴۳	صیغہ متکلم واحد مؤنث ماضی مطلق منفي مجہول میں نہیں سمجھی گئی
۴۴	صیغہ متکلم جمع مؤنث ماضی مطلق منفي مجہول ہم نہیں سمجھی گئیں (ہم نہیں سمجھے گئے بہتر ہے)
۴۵	صیغہ حاضر واحد مؤنث ماضی مطلق منفي مجہول تو نہیں سمجھی گئی
۴۶	صیغہ حاضر جمع مؤنث ماضی مطلق منفي مجہول تم نہیں سمجھی گئیں
۴۷	صیغہ غائب واحد مؤنث ماضی مطلق منفي مجہول وہ نہیں سمجھی گئی
۴۸	صیغہ غائب جمع مؤنث ماضی مطلق منفي مجہول وہ نہیں سمجھی گئیں

پہلے چھ صیغے باقی چھ قسم کے ماضی اور اور
بھی پانچوں فعلوں کے نیچے لکھے جاتے ہیں ان کے
مؤنث ماضی مطلق کے طرز پر بڑا لینے چاہئیں *

۳۶	صیغہ غائب جمع مؤنث ماضی مطلق مثبت مجہول وہ سمجھی گئیں
۳۷	صیغہ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول میں نہیں سمجھا گیا
۳۸	صیغہ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول ہم نہیں سمجھے گئے
۳۹	صیغہ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول تو نہیں سمجھا گیا
۴۰	صیغہ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول تم نہیں سمجھے گئے
۴۱	صیغہ غائب واحد مذکر ماضی مطلق منفی مجہول وہ نہیں سمجھا گیا
۴۲	صیغہ غائب جمع مذکر ماضی مطلق منفی مجہول وہ نہیں سمجھے گئے

۲۹	صیغہ غائب واحد مذکر ماضی مطلق مثبت مجهول وہ سمجھا گیا
۳۰	صیغہ غائب جمع مذکر ماضی مطلق مثبت مجهول وہ سمجھے گئے
۳۱	صیغہ متکلم واحد مؤنث ماضی مطلق مثبت مجهول میں سمجھی گئی
۳۲	صیغہ متکلم جمع مؤنث ماضی مطلق مثبت مجهول ہم سمجھی گئیں (ہم سمجھے گئے بہتر ہی)
۳۳	صیغہ حاضر واحد مؤنث ماضی مطلق مثبت مجهول تو سمجھی گئی
۳۴	صیغہ حاضر جمع مؤنث ماضی مطلق مثبت مجهول تم سمجھی گئیں
۳۵	صیغہ غائب واحد مؤنث ماضی مطلق مثبت مجهول وہ سمجھی گئی

۲۱	صیغہ شاعر واحد مؤنث ماضی متعلق منفي معروف تو نہیں سمجھیں
۲۲	صیغہ شاعر جمع مؤنث ماضی متعلق منفي معروف تم نہیں سمجھیں
۲۳	صیغہ غائب وکت مؤنث ماضی متعلق منفي معروف وہ نہیں سمجھیں
۲۴	صیغہ غائب جمع مؤنث ماضی متعلق منفي معروف وہ نہیں سمجھیں
۲۵	صیغہ ماضی وکت مؤنث ماضی متعلق مثبت سمجھیں وہ سمجھتا تھا
۲۶	صیغہ ماضی جمع مؤنث ماضی متعلق مثبت سمجھیں وہ سمجھتے تھے
۲۷	صیغہ ماضی وکت مؤنث ماضی متعلق مثبت سمجھیں تو سمجھتا تھا
۲۸	صیغہ ماضی جمع مؤنث ماضی متعلق مثبت سمجھیں تو سمجھتے تھے

۱۳	صیغہ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق منفی معروف میں نہیں سمجھا
۱۴	صیغہ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق منفی معروف ہم نہیں سمجھے
۱۵	صیغہ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق منفی معروف تو نہیں سمجھا
۱۶	صیغہ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق منفی معروف تم نہیں سمجھے
۱۷	صیغہ غائب واحد مذکر ماضی مطلق منفی معروف وہ نہیں سمجھا
۱۸	صیغہ غائب جمع مذکر ماضی مطلق منفی معروف وہ نہیں سمجھے
۱۹	صیغہ متکلم واحد مؤنث ماضی مطلق منفی معروف میں نہیں سمجھی
۲۰	صیغہ متکلم جمع مؤنث ماضی مطلق منفی معروف ہم نہیں سمجھیں (ہم نہیں سمجھے بہتو ہی)

۶	صیغہ غائب جمع مذکر ماضی مطلق مثبت معروف وے سمجھی (علامت ے)
۷	صیغہ متکلم واحد مؤنث ماضی مطلق مثبت معروف میں سمجھی (علامت ی)
۸	صیغہ متکلم جمع مؤنث ماضی مطلق مثبت معروف ہم سمجھیں (ہم سمجھ بہتر ہے) (علامت یں)
۹	صیغہ حاضر واحد مؤنث ماضی مطلق مثبت معروف تو سمجھی (علامت ی)
۱۰	صیغہ حاضر جمع مؤنث ماضی مطلق مثبت معروف تم سمجھیں (علامت یں)
۱۱	صیغہ غائب واحد مؤنث ماضی مطلق مثبت معروف وہ سمجھی (علامت ی)
۱۲	صیغہ غائب جمع مؤنث ماضی مطلق مثبت معروف وے سمجھیں (علامت یں)

۷۴۱ نیچے کا نقشہ دیکھئے سے ایک ماضی
مطلق کے آرتالیس صیغے معلوم ہو جائیں گے یہہ مصدر
متعدی سمجھنا کے صیغوں کی گردان ہی اسی
طرح باقی سب فعلوں کے اگر لازم ہوں چوبیس اور اگر
متعدی ہوں آرتالیس صیغے بنا لینے چاہئیں *

۱	صیغہ متکلم واحد مذکر ماضی مطلق مثبت معروف میں سمجھا (علامت ا)
۲	صیغہ متکلم جمع مذکر ماضی مطلق مثبت معروف ہم سمجھے (علامت ے)
۳	صیغہ حاضر واحد مذکر ماضی مطلق مثبت معروف تو سمجھا (علامت ا)
۴	صیغہ حاضر جمع مذکر ماضی مطلق مثبت معروف تم سمجھے (علامت ے)
۵	صیغہ غائب واحد مذکر ماضی مطلق مثبت معروف وہ سمجھا (علامت ا)

تذکیر و تائید اور وحدت و جمعیت کے مطابق بنا لینے چاہئیں *

گرحکا ہی جو سے سمجھتی ہیں ماضی مشاوک کی تائید ماضی
مطلق کے آخر کا الف او (ہوگا) کالف (ری) [یعنی یاے معروف] کے
تہہ بدلے سے بدجائو کی جو سے سمجھتی ہوگی اور (گی) کے پہلے لون
غذہ بڑھانے سے جمع ہو جائوگی جو سے سمجھتی ہوگی جمع مذکر کے
اولے ماضی مطلق کے آخر کا الف (ری) [یعنی یاے معجہول] سے
بدل کر اُس کے آئے (ہوگا) کی جگہ (ہوئے) (توہیے جیسے سمجھ
ہوئے) اور جس کے فاعل کے آئے فاعل کی علامت (نے) نہ آتی ہو
واحد متکلم میں (ہوگا) کی جگہ (ہونگا) [ہووا معروف] اور جمع
حاضر میں (ہوئے) کی جگہ (ہوئے) [ہو جائیگا جیسے سمجھا
ہونگا اور سمجھے ہوئے ماضی شرطی یا تمنائی ضمیر و تائید و جمعیت
میں ٹھیک ماضی مطلق کی طرح اور ماضی ناکام ضمیر و تائید
و جمعیت میں ٹھیک ماضی ہند کی طرح رہتا ہی حال ضمیر و
تائید اور جمعیت میں ٹھیک ماضی قریب کی طرح ہوتا ہی مضارع
اور امر کی ضمیر و تائید و جمع ایک ہی ہوتی ہی سوائے اُس کے
کہ مضارع کے واحد حاضر کا ضمیر ٹھیک اُس کے واحد غائب کا سا ہوتا
ہی ہر دونوں یعنی مضارع و امر کے واحد متکلم میں (ری) [یعنی
یاے معجہول] کی جگہ (ہوں) [یعنی واو معروف مع لون غنہ] اور
جمع حاضر میں حالی (ہو) [یعنی واو معجہول] ہوگا جیسے سمجھوں
اور سمجھو اور باقی جمع یعنی غائب و متکلم کی ہوا لون غنہ بڑھانے
سے بن جاتی ہیں جیسے سمجھیں مستقبل کا ہر ایک مفرد مضارع
کے ہر ایک مفرد سے بنتا ہی جمع مذکر میں (گا) کا (گے) اور
واحد و جمع مؤنث میں (گی) ہو جائیگا جو سے سمجھیں اور
سمجھیں اور سمجھیں *

۷۴ جس طرح ایک ایک صیغہ بنانے کی ترکیب بتلا دی ہے اسی طرح باقی سب صیغے ضمیر

۷۴ ماضی مطلق کے آخر کا (ا) [یعنی الف] جمع میں (رے) [یعنی یاء مجہول] سے بدل جائیگا جیسے سمجھا کی جمع سمجھے اگر الف سے پہلے (ی) ہوگی [ہمزة بن جائیگی] جیسے گیا کی گئے آیا کی آئے پیسا کی پیئے چھوٹا کی چھوٹے سیبا کی سیئے کھوٹا کی کھوٹے دیا کی دئے بہتیرے (اے) کی جگہ (یے) ہی لکھتے ہیں جیسے گئے آئے وغیرہ مؤنث کے لیئے واحد میں اُس الف کو (ری) [یعنی یاء معروف] سے اور جمع میں (رین) [یعنی یاء معروف اور نون غنہ] سے بدل دیتے ہیں جیسے سمجھی اور سمجھیں اگر الف سے پہلے (ی) ہوگی [ہمزة بن جائیگی] جیسے گئی اور گئیں آئی اور آئیں چھوٹی اور چھوٹیں سیٹی اور سیٹیں اور کھوٹی اور کھوٹیں بہتیرے (ئی) اور (ئیں) کی جگہ (یی) اور (ییں) ہی لکھتے رہتے ہیں جیسے گئی اور گئیں آئی اور آئیں وغیرہ [لیکن (ی) کے پہلے اگر زیر ہوگا ضرور گر جائیگی جیسے] دی اور دیں اور پی اور پیں ماضی قریب کے (ہی) کی جمع (ہیں) جیسے دئے ہیں لیکن جسکے فاعل کے آگے فاعل کی علامت (نے) نہ آئی ہو واحد متکلم میں (ہی) کا (ہوں) اور جمع حاضر میں (ہی) کا (ہو) ہو جائیگا جیسے سمجھا ہوں اور سمجھے ہو صیغہ جمع مؤنث کے آخر کا نون غنہ ہیں کے آنے سے گر جاتا ہے جیسے سمجھیں ہیں کی جگہ سمجھی ہیں بولا جاتا ہے ماضی بعید کی تانیث اور جمع ماضی مطلق کی طرح جانو سوائے اِس کے کہ جو حال اُس میں اُس کے آخری الف کا ہوتا ہے وہی حال اِس میں (تھا) کے الف کا بھی ہوگا جیسے سمجھی تھی اور سمجھے تھے صیغہ جمع مؤنث کے آخر کا نون غنہ ماضی قریب کی طرح

۶۹ حال وہاں ہی جس کا ہونا یا کرنا زمانہ حال
یعنی موجود میں پایا جائے *

۶۹½ حال مشکوک وہاں ہی جس میں شک ہو *

۷۰ مضارع وہاں ہی جس کا ہونا یا کرنا حال
و استقبال دونوں میں ہو سکے *

۷۱ مستقبل وہاں ہی جس کا ہونا یا کرنا زمانہ
استقبال یعنی آنے والے میں پایا جائے *

۷۲ امر کے معنی ہیں حکم *

۷۳ نہی کے معنی ہیں منع کرنا سنسکرت والے
اس کو امر کا منفي سمجھتے ہیں جدا نہیں مانتے *

۶۹ سنسکرت والے کہتے ہیں جس میں فعل کی ابتدا ملے لیکن
انتہا نہ ملے یعنی جس کا ہونا یا کرنا موجود زمانے میں پایا جائے *

۷۰ کوئی کوئی کہتے ہیں جس کے ہونے یا کرنے میں استقبال
کے ساتھ کچھ چاہے بھی پائی جائے جیسے وہاں آئے یہی امر آیا تو
نہیں ہی لیکن کہنے والے کو اس کے آنے کی چاہ ہی *

۷۱ سنسکرت والے کہتے ہیں جس میں فعل کی ابتدا اور انتہا
دونوں نہ ملے یعنی جس کا ہونا یا کرنا زمانہ استقبال میں پایا جائے *

۶۹ جیسے آتا ہی *

۶۹½ جیسے آتا ہو یا آتا ہوگا *

۷۰ جیسے آئے *

۷۱ جیسے آ رہا *

۷۲ جیسے آیا آئیو یا آئیں *

۷۳ جیسے آئے آئے آئے یا آئے آئے *

۴۷ چھٹا ماضی ناتمام جس میں ناتمامی یعنی
پے پورا ہوئے پھر پھر کے ہونا یا کرنا پایا جائے *

۴۸ ساتواں ماضی ناقص یا فعل معطوف علیہ
جو سدا دوسرے فعل کے پہلے رہے یعنی آپ پڑے
معنی نہ دیکر زمانہ و ضمیر و تذکیہ و تانیث و وحدت
و جمعیت دکھلانے کے لیئے دوسرے فعل [معطوف]
کا محتاج ہو لیکن بہت لوگ اس کو ماضی کی قسم
بلکہ جدا صیغہ ہی نہیں مانتے یہی اور جس فعل کا
محتاج ہو اسی کو فعل معطوف کہہ کر اس کا نام فعل
معطوف علیہ رکھتے ہیں (۱۰۶ کی شرح دیکھو) *

۴۷ [ناتمام کو استمراری بھی کہتے ہیں] *

۴۸ ہماری سمجھ میں اگر آکر بیٹھا [یعنی معطوف علیہ اور
معطوف کو] ایک صیغہ مانکر صیغہ عطفی ماضی مطلق کہیں
کچھ بڑائی نہیں دکھلائی دیتی اور تب اسی طرح آکر بیٹھیں [اس کو
صیغہ عطفی مستقبل کہینگے] *

۴۷ جیسے آتا تھا *

۴۸ جیسے آکر یا آئے یعنی محتاج ہی کہ کہا جائے آکر بیٹھا یا آکر بولا
یا آکر کھایا یا کچھ ہوا یا کچھ کیا لیکن بہت لوگ اس کے معنی میں لگا دینگے
کہ آیا اور بیٹھا یا آیا اور بولا یا آیا اور کھایا اور اس صورت میں آکر کہیں آکر
بیٹھیں مستقبل ہو جائیگا یعنی آئیگا اور بیٹھیں گانداں دوسرے فعل کا ساتھی
رہیگا جو دوسرا ہوگا وہی وہ بھی کہا جائیگا اور اس میں (کر) یا (کے) معنی
(اور) یعنی حرف عطف کے دیتا ہی اسی لیئے یہہ معطوف علیہ اور اس کا ساتھی
فعل معطوف کہلاتا ہے *

۶۰ ماضی وہاں ہی جس کا ہونا یا کرنا بیتے
یعنی گزشتہ زمانہ میں پایا جائے *

۶۱ سات قسم کا ہوتا ہے *

۶۲ پہلا ماضی مطلق یعنی مطلق زمانہ گزشتہ
جس میں دور یا پاس کچھ نہ نکلے [یعنی بلا قید
قریب یا بعید] *

۶۳ دوسرا ماضی قریب یعنی زمانہ گزشتہ جو
قریب یعنی پاس ہو *

۶۴ تیسرا ماضی بعید یعنی زمانہ گزشتہ جس
میں کچھ بعد یعنی دوری پڑی ہو *

۶۵ چوتھا ماضی مشکوک جس میں شک ہو *

۶۶ پانچواں ماضی شرطی یا تمنائی شرط و
جزا کی حالت میں شرطی کہا جاتا ہے اور تمنا
[یعنی آرزو] کی حالت میں تمنائی کہلاتا ہے *

۶۰ سنسکرت والے کہتے ہیں جس میں فعل کی ابتدا اور انتہا
دونوں ملے یعنی جس کا ہونا یا کرنا زمانہ گزشتہ میں پایا جائے *

۶۱ [اس کو احتمالی اور معلوم بھی کہتے ہیں] *

۶۲ [تمنائی کو غیر واقع بھی کہتے ہیں] *

۶۲ حیثیت آیا *

۶۳ حیثیت آیا ہی *

۶۴ حیثیت آیا تھا *

۶۵ حیثیت آیا ہو یا آیا ہوتا *

۶۶ اگر مورتی آتا میں آتھا یا کچھ مورتی آتا *

۵۵ فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت فاعل یا مفعول کے مطابق ہوتی ہے لیکن مضارع و امر و نہی میں تذکیر و تانیث کی ضرورت نہیں پڑتی دونوں حالت میں ایک ہی سا بولا جاتا ہے *

۵۶ فعل اگر متعدی ہوگا معروف و مجہول کے [اعتبار سے] پھر وہی بارہ چوبیس ہو جائینگے *

۵۷ امر و نہی کی طرح کہ نہی امر کا منفي ہے سب فعل کے صیغے مثبت اور منفي دو قسم کے ہو سکیں گے *

۵۸ مثبت وہ ہے جس میں [حرف نفی] نہ آوے اور منفي وہ ہے جس کے شروع میں اور کبھی کام پڑے تو آخر میں (نہ) یا (نہیں) [یعنی حرف نفی] آوے اور تب وہی چوبیس پورے ارتالیس صیغے ہو جائینگے *

۵۹ اس حساب سے ہر فعل کے ارتالیس تک صیغے ہو سکتے ہیں *

۵۵ متکلم و حاضر و غائب ہونا اور تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اسم کا ۴ خواص ہیں فعل میں صرف اسم کی برابری کے لئے رہتے ہیں حقیقت میں کچھ نہیں ہوتے *

اعتبار سے [وہی تینوں چہہ ہو جائینگے اور پھر ماضی
و حال و مستقبل میں] تذکیر و تانیث کے اعتبار سے [
وہی چہہ بارہ ہو جائینگے *

ماضی قریب بنتا ہی جیسے سمجھا ہی اور (تھا) بڑھانے سے ماضی
بہید جیسے سمجھا تھا اگر (ہوگا) بڑھادیں ماضی مشکوک بن جاوے گا
جیسے سمجھا ہوگا اور کہی (کا) اور جمع میں (گے) دور کر کے صرف (ہو)
اور (ہوں) سے کام لیتے ہیں جیسے سمجھا ہو اور سمجھے ہوں واحد حاضر
امر کے آخر میں (کر) یا (کے) لگانے سے ماضی نائنس بنتا ہی
لیکن جو لوگ اس کو جدا صیغہ اور ماضی نہیں مانتے وہ (کر) یا (کے)
کو حرف عطف یعنی اور کے معنی میں بتاتے ہیں جیسے سمجھ کر یا
سمجھ کے واحد حاضر امر کے آخر میں (تا) بڑھانے سے ماضی شرطی
اور تمذنی بنتا ہی جیسے سمجھتا اور پھر ماضی شرطی و تمذنی کے
آخر میں (تھا) لانے سے وہ ماضی استمراری بنتا ہی جیسے سمجھتا
تھا اگر (تھا) نہ لاکر (ہی) لایں حال ہو جائیگا جیسے سمجھتا ہی
کہی مضارع کے آگے (ہی) لاکر حال بنا لیتے ہیں جیسے سمجھے ہی
لیکن اچھا نہیں ہی اور کہی بغیر (ہی) کے بھی بولتے ہیں پر
اکثر نفی کے لیے جیسے نہیں سمجھتا صیغہ واحد حاضر امر کے آخر
میں (رہے) بڑھانے سے صیغہ واحد غائب مضارع بن جائیگا جیسے
سمجھے [لیکن اگر آخر میں حرف علت ہو (رہے) کے پہلے واو یا یہ
یا ہمزہ لاتے ہیں لیکن اچھا اکثر وہی ہمزہ معلوم ہوتا ہی جیسے
کہا رہے یا دے چھو رہے ہو رہے اور کہی رہے یا کہی رہے چا رہے ہو رہے اور کہی
یا کہی رہے چھو رہے ہو رہے اور کہی رہے] ہونا مصدر کا مضارع (رہے)
اے) اور (نہ) کے بغیر بھی بولا جاتا ہی جیسے ہو رہے کی جگہ ہو
مضارع کے آخر میں (کا) بڑھانے سے مستقبل بنتا ہی جیسے سمجھیکا *

۵۵ فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت فاعل یا مفعول کے مطابق ہوتی ہے لیکن مضارع و امر و نہی میں تذکیر و تانیث کی ضرورت نہیں پڑتی دونوں حالت میں ایک ہی سا بولا جاتا ہے *

۵۶ فعل اگر متعدی ہوگا معروف و مجہول کے [اعتبار سے] پھر وہی بارہ چوبیس ہو جائینگے *

۵۷ امر و نہی کی طرح کہ نہی امر کا منفی ہے سب فعل کے صیغے مثبت اور منفی دو قسم کے ہو سکیں گے *

۵۸ مثبت وہ ہے جس میں [حرف نفی] نہ آوے اور منفی وہ ہے جس کے شروع میں اور کبھی کام پڑے تو آخر میں (نہ) یا (نہیں) [یعنی حرف نفی] آوے اور تب وہی چوبیس پورے ارتالیس صیغے ہو جائیں گے *

۵۹ اس حساب سے ہر فعل کے ارتالیس تک صیغے ہو سکتے ہیں *

۵۵ متکلم و حاضر و غائب ہونا اور تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اسم کا ۶ خواص ہی فعل میں صرف اسم کی برابری کے لئے رہتے ہیں حقیقت میں کچھ نہیں ہوتے *

۵۴ [متکلم و حاضر و غائب کے اعتبار سے]
 ہر فعل کے تین ہی صیغے ہونگے اور [واحد و جمع کے

۵۴ ان کے بنانے کی یہہ ترکیب ہی کہ مصدر کی علامت (پنا) دور کرنے سے امر کا صیغہ واحد حاضر بن جاتا ہی [کہ وہی گویا مصدر کا مادہ ہوتا ہی] جیسے سمجھنا سے سمجھ [اسی کے شروع میں یا آخر میں (مت) لانے سے وہ نہی ہو جاتا ہی جیسے مت سمجھ یا سمجھ مت لیکن یاد رہے کہ (مت) خالی صیغہ حاضر کے لیئے آتا ہی باقی متکلم و غائب کے لیئے (نہ) آتا ہی اور جب (مت) آخر میں آئے مضارع بھی کام میں آ سکتا ہی جیسے سمجھے مت اکثر واحد حاضر امر و نہی میں تعظیم کے لیئے (ریے) بڑھا دیتے ہیں لیکن لفظ آپ کے ساتھ چاہے وہ ظاہر ہو چاہے چھپا ہوا جیسے آپ سمجھیے یا سمجھیے اور [اگر آخر میں (الف) ہوگا ہمزہ وقایہ درمیان میں آویگی جیسے] لائیے [اور اگر (و) یا (ی) ہوگی بجائے ہمزہ (ج) آویگا اور وہ (و) اور (ی) معروف پڑھی جاویگی] جیسے ہو جیئے لیجیئے اور پیجیئے [اور کبھی (و) مثل (الف) سمجھا جاتا ہی جیسے سوئیے اور کھوئیے] اور کبھی (گا) بھی [اِس صیغے پر] بڑھا دیتے ہیں جیسے سمجھئیگا اور ہو جئیگا اور کبھی بھی امر مضارع کے معنی دیتا ہی جیسے جی چاہتا ہی خوب سوئیے اور خوب کھوئیے یعنی سوئیں اور کھوئیں اور کبھی بھی امر استقبال کے معنی دیتا ہی جیسے تو سوئے اور کھوئے اور کبھی (یے) کی جگہ (یو) لاتے ہیں جیسے تو سوئو اور کھوئو اور کبھی یہہ کی دعا اور کی بددعا کے بھی معنی دیتا ہی جیسے جیتا رہیو اور جلد مر جائیو صیغہ واحد حاضر امر [کے آخر میں (ا) لانے سے اور اگر ماقبل آخر متحرک ہو اُسے ساکن کرنے سے] وہ صیغہ واحد غائب ماضی مطلق بن جاتا ہی جیسے سمجھا [مگر شرط یہہ ہی کہ آخر میں (ا) (ی) یا (و) نہو نہیں تو (ا) کے بدلے (یا) آتا ہی جیسے کھایا پیا اور سویا ماضی مطلق کے آخر میں (ہی) بڑھانے سے

۵۰ مضارع میں حال و مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں لیکن کوئی کوئی اس کو ایک قسم کا مستقبل ہی مانتے ہیں *

۵۱ امر و نہی بھی فعل ہیں *

۵۲ یہہ چھوڑن فعل مصدر سے نکلتے ہیں *

۵۳ مصدر لازم سے فعل لازم مصدر متعدی معروف سے فعل متعدی معروف اور مصدر متعدی مجہول سے فعل متعدی مجہول نکلتے ہیں *

جاتا ہی حالت ظرفیہ میں یعنی (میں) (پر) (پاس) وغیرہ اور حالت إعانتیہ و تجارزیہ میں (سے) آگے آنے سے میں کا مستحب یا مبیع تو کا تہہ یا تبع وہ کا اُس وے کا اُن بہہ کا اِس اور بے کا اِن ہو جاتا ہی اسم موصول یعنی جو حروف بمعنوی علامتی کے آگے آنے سے ضمیر کی طرح بدل کر واحد کے لیئے جس اور جمع کے لیئے جن ہو جاتا ہی اور جن نے کی جگہ جنہوں نے اور جس کو کی جگہ جسے اور جن کو کی جگہ جنہیں بھی بولا جاتا ہی اسی طرح حروف بمعنوی علامتی کے آگے آنے سے الفاظ إستفہامیہ یعنی کون اور کیا کا واحد کے لیئے کس اور جمع کے لیئے کن ہو جاتینا اور کن نے کی جگہ کنہوں نے اور کس کو کی جگہ کسے اور کن کو کی جگہ کنہیں بھی بولا جاتینا اور اسی طرح الفاظ تکبیر یعنی کوئی اور کتہہ کا واحد کے لیئے کسی اور کسو اور جمع کے لیئے کئی اور کنہیں بنجائینا لیکن کسو اب نہیں بولا جاتا اچھا نہیں ہی اکثر مجہول تہہ اُنہہ اہہ جنہہ اور کناہہ سے (ہ) دور [یعنی حذف] ہو کر مبیع تبع تم اُن اِن جن اور کن حروف بمعنوی علامتی کے ساتھ بولا جاتا ہی لیکن بہت اِس طرح پر غور توں کے بولنے میں آتا ہی *

فعل

۴۹ فعل کے معنی کام اور وہ اُس کا نام ہی جو بنا مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتلا دیتا ہے اور ماضی حال اور مستقبل ان تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اُس میں پایا جاتا ہے *

تمہیں (مجھ کو تجھ کو اچھا نہیں) وہ کا اُس کو یا اُسے اور وہ کا اُن کو یا اُنہیں اور یہہ کا اِس کو یا اِسے اور یہہ کا اِن کو یا اِنہیں بنجاتا ہے لیکن (تئیں) کے آنے سے اور (تئیں) کے پہلے (کے) رھنے سے مضاف الیہ کی شکل پیدا کرتا ہے پر اب (تئیں) کوئی بولتا نہیں ہے خالی اپنے کے ساتھ کام میں آتا ہے حالت انتفاعیہ میں بھی (لیئے) اور اُس کے مرادف الفاظ (واسطے) وغیرہ آگے آنے سے اور اُن کے پہلے (کے) رھنے سے ٹھیک حالت اضافیہ میں [یعنی مضاف الیہ کی شکل] بنا رھتا ہے جب مضاف الیہ ہو یعنی (کا) یا (کے) یا (کی) آگے آئے (کا کے کی) سمیت میں کامیرا میرے میری اور ہم کا ہمارا ہمارے ہماری اور تو کا تیرا تیرے تیری اور تم کا تمہارا تمہارے تمہاری یا تمارا تمارے تماری اور وہ کا اُس کا اُس کے اُس کی اور وہ کا اُن کا اُن کے اُن کی اور یہہ کا اِس کا اِس کے اِس کی اور یہہ کا اِن کا اِن کے اِن کی مضاف کی وحدیت و جمعیت اور تانیث و تذکیر کے مطابق بنجائیگا ضمیر غائب اِس میں حالت مفعولیہ کی شکل پر ہی متکلم و حاضر نے جدا شکلیں پیدا کیں اگر ضمیر اور علامت اضافت میں کچھ فاصلہ ہوگا جیسے مجھہ کم بخت کی کتاب حالت اضافت میں بھی ضمیر کا رد بدل حالت مفعولیہ کا سا ہوگا ضمیر غائب اور اِس اشارہ میں حالت فاعلیہ کے درمیان جب (نے) آگے آئے یہی رد بدل ہو جاتا ہے یعنی اُسی نے اور اُن نے یا اُنہوں نے اور اِس نے اور اِن نے یا اِنہوں نے بولا

۳۸۱ نیچے لکھے ہوئے نقشے سے معلوم ہوگا *

حالت فاعلیہ	حالت مفعولیہ	حالت اِعتائیہ یا سببیہ	حالت انتفاعیہ	حالت تجاوریہ یا ابتدائیہ	حالت اضافیہ	حالت ظرفیہ	حالت انتہائیہ
میں نے	مجھ کو یا مجھے	مجھ سے یا مجھ سے	مجھ سے یا مجھ سے	(اعتائیہ کی طرح)	میرا	مجھ پر یا مجھ پر	مجھ تک یا مجھ تک
ہم نے	ہم کو یا ہمیں	ہم سے	ہم سے		ہمارا	ہم میں	ہم تک
تو نے	تجھ کو یا تجھے	تجھ سے یا تجھ سے	تجھ سے یا تجھ سے		تجھارا	تجھ میں	تجھ تک یا تجھ تک
تم نے	تم کو یا تمہیں	تم سے	تم سے		تمہارا	تم میں	تم تک
وہ یا وہ	اُس کو یا اُسے	اُس سے	اُس سے		اُس کا	اُس میں	اُس تک
وہ یا وہ	اُن کو یا اُنہیں	اُن سے	اُن سے		اُن کا	اُن میں	اُن تک
یہ	اِس نے	اِس سے	اِس سے		اِس کا	اِس میں	اِس تک
وہ	اُنہوں نے (اِسے جواب دینے کے لیے)	اُن کو یا اُنہیں	اُن سے		اُن کا	اُن میں	اُن تک

۳۸۲ حالت مفعولیہ میں جب (کو) آگے آئے (کو) سبب میں کا مجھ کو یا مجھ سے ہم کا مجھ کو یا ہمیں تو کا تجھ کو یا تجھ سے تم کا لکھو یا

۳۷۱ علامتِ اضافت و حروف تشبیہ اور
صفات کی عددی بے بھی اُن کے مضاف مشبہہ اور
موصوف پر ترتیب وار حروف معنوی علامتی کے آنے
سے یعنی اُن کا اثر ہونے سے اسم غیر سالم کی طرح
بدل جاتے ہیں *

۳۸ ضمیزوں میں اور مبہمات اور متعلقات
مبہمات میں بھی اکثر خلاف قیاس رد بدل ہوتے
ہیں *

۳۷۱ حروف میں خالی حروف علامتِ اضافت اور حروف تشبیہ
ہیں جن میں تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اور حروف
معنوی علامتی سے رد بدل ہوتا ہے *

میلے میں نہ جائیگی اس میں لکھنے والا حالت فاعلیہ میں گھوڑا حالت مفعولیہ
میں کوزا حالت اِعتائیہ میں بدھا حالت اِنتفاعیہ میں صندوقچہ حالت تجاویزیہ
میں پالا حالت اضافیہ میں تِلا حالت ظرفیہ میں مرنا حالت اِنتہائیہ میں اور
سزا حالت ندائیہ میں [یعنی منادی] ہی اور میلا بھی حالت ظرفیہ میں ہی
اور روپیہ حالت مفعولیہ میں لیکن علامت مفعولیہ چھپی ہی اور میرا چھوٹا
بھائی اپنے لکھنے پڑھنے میں مصحت کرتا ہی اس میں میرا چھوٹا اپنا لکھنا اور
پڑھنا پانچ لفظ غیر سالم ہیں لیکن علامت ظرفیہ یعنی (میں) کا اثر صرف
پچھلے تین لفظوں پر یعنی اپنا لکھنا اور پڑھنا پر ہی اسی کیلئے وہ بدل گئے پہلے
وہ حالت فاعلیہ میں بنتے رہے *

۳۷۱ جیسے موتی کا گھوڑا مر گیا موتی کے گھوڑے کو مار قالا موتی سا غریب
لڑکا بھوکھا رہا موتی سے غریب لڑکے کو بھوکھا رکھا چوتھا لڑکا آیا چوتھے لڑکے کو
بیمیا *

ابتدائیہ علامت اعانتیہ کی طرح (سے) ہی علامت
 اضافیہ (کا کی کے) ہی علامت ظرفیہ (میں) یا
 (پر) وغیرہ ہی اور علامت انتہائیہ (تک) ہی سوائے
 ان کے علامت ندائیہ (اے) وغیرہ ہی *

۴۷ اسم غیر سالم کے آخر کا (ا) (یا
 (۵) [حروف معنوی علامتی سے یعنی اُن کا اثر
 ہونے سے چاہے وہ ظاہر ہوں چاہے چھپے ہوئے بدل کر
 (۷) ہی جاتا ہی *

۴۷ اسم فاعل حالیہ جس فعل کی حالت دکھاتا ہی اگر اُس
 کے فاعل یا مفعول کا صفت بھی ہو یعنی وہ فاعل یا مفعول اُس اسم
 حالیہ کا موصوف ہو تو دونوں تذکر و تانیث اور وحدت و جمعیت
 میں فاعل یا مفعول موصوف کے تابع ہونگے جیسے وہ عورت روتی
 ہوئی چلی گئی یا عورتوں روتی ہوئیں دیکھیں اور بچھونا بچھا ہوا
 تھا یا بچھولے بچھے ہوئے چھوڑے لیکن اگر اسم حالیہ کا موصوف کوئی
 دوسرا ہو اسم حالیہ سدا واحد ظرفیت کی حالت میں آتا ہی گو
 علامت نہیں رہتی اور انٹو لفظ ہوا بھی چھوڑا جاتا ہی جیسے ساری
 رات تلبہتے کٹی یا رات تلہتے کٹی وہ سرنیچے کیئے کھڑا تھا یا اُس کو
 سر نیچے کیئے دیکھا تم پیٹھ دکھٹے جاتے ہو یا تم کو پیٹھ دکھائے جانا
 نہ چاہیئے وہ بڑھیا کو لیئے ہوئے آیا یا اُسے بڑھیا کو لیئے ہوئے کسی نے
 دیکھا اور وہ عورت میلے کپڑے پہنے ناغر نکلی یا اُس عورت کو میلے
 کپڑے پہنے دیکھا لیکن اگر یہ اسم حالیہ تاکید یا ہمیشگی کے لیئے آویگا
 گو دہرا کر نہ آوے پہلی حالت میں رہتے ہوئے بھی دوسری حالت
 کی دوسری شکل پیدا کریگا جیسے میں قرتے قرتے پاس گیا ہم گاتے گاتے
 سیتی ہیں وہ چپکی بت کی طرح بیٹھے سنا کی *

۴۷ جیسے لکھنے والے نے کھڑے کو کھڑے سے مارا اُس بڑھے کے لیئے صندرتچے
 سے دو روپئے نکالو پالے کا نام بھی قیلے پر نہیں ہی مرنے تک اے سرتے پردہ دار عورت

مثنیٰ (دیکھو) متعدی کے فاعل کی سو بھی بھولنا وغیرہ
 کئی مصدروں کا نہیں اور لانا اصل میں لے آنا اُس
 قسم کے مصادر مرکب میں سے تھی جن کا دوسرا تکرار
 [یعنی جزر دوم] لازم ہوتا تھی علامت مفعولیہ (کو)
 ہی لیکن کہنا اور اُس کے مرادف مصادر کے لیئے
 (سے) اور رحم اور دیا کرنا وغیرہ کے لیئے (پر) تھی
 جب کوئی بے جان مفعول ہو اکثر علامت مفعول
 چھپی رہتی تھی اور متعدی بدو مفعول میں مفعول
 دوم کے لیئے بالکل نہیں آتی اور متعدی بسہ مفعول
 میں مفعول سوم کے لیئے (سے) آتا تھی (لیکن
 سنسکرت والے عربی فارسی والوں کے مفعول دوم کو
 مفعول اول کہتے تھے اور عربی فارسی والے سنسکرت
 والوں کے مفعول دوم کو مفعول اول ہماری سمجھ
 میں سنسکرت والوں کی رائے بہتر تھی) علامت اعانتیہ
 یا سببیہ (سے) تھی علامت انتفاعیہ (کے لیئے) یا اُس
 کا مرادف (کے واسطے) وغیرہ تھی علامت تجاوزیہ یا

[صادر] ہو حالت انتفاعیہ میں وہ جس کے لیئے فعل کیا جائے [یعنی
 صادر ہو] حالت تجاوزیہ یا ابتدائیہ میں وہ جس کو چھوڑ کر [یعنی
 جس سے جدا ہو کر] یا جہاں سے [یعنی جس ابتدا سے] فعل [صادر]
 ہونے لگے حالت اضافیہ میں [یعنی مضاف الیہ] وہ جس کا کسی
 دوسرے یعنی مضاف کے ساتھ کچھ ہے علاقہ [یعنی نسبت] رہتا ہو
 حالت ظرفیہ میں وہ جس میں فعل کیا جاوے [یعنی واقع ہو]
 اور حالت انتہائیہ میں وہ جو [مدور] فعل کی انتہا دکھلاوے

۴ انتفاعیہ حالت تجاویزہ یا ابتدائیہ حالت اضافیہ
 ۵
 ۶ حالت ظریفہ لیکن ہماری سمجھہ میں آتھوں
 ۷
 ۸ حالت انتہائیہ بھی ماننی چاہیئے تھی *
 ۹ علامت فاعلیہ (نے) ہی لیکن خالی
 ۱۰ ماضی مطلق قریب بعید اور مشکوک (۶۰ اور ۶۱ کا

مفعولیہ و اضافیہ باقی سب کو کی متعلقات و توابع کے نام سے یا انہوں
 تین میں قسم در قسم کر کے شامل کر دیا ہی جیسے ظریفہ اور انتفاعیہ
 کو مفعولیہ کی قسم [یعنی مفعول قیہ اور مفعول لہ] تہرایا ہی
 بلکہ دو قسم آڈر بھی مٹی مفعول کی مان لی ہیں [یعنی مفعول معہ
 اور مفعول مطلق] جیسے حارز اور دوش لہ یعنی جارا ساتھ ہی درشالا
 یعنی درشالے کے ساتھ اس میں دوشالا ایک قسم کا مفعول [یعنی مفعول
 معہ] آڈر کھیل کھیلا اس میں کھیل دوسری قسم کا مفعول [یعنی
 مفعول مطلق] ہی اور تہ نشاہہ کہ بے چاروں جن کو مفعول کہتے ہیں
 افعال لازم کے ساتھ بھی آیا کرتے ہیں سنسکرت میں اوپر لکھی ہوئی
 آتھہ حالتوں کے سواے صرف صفت کو تابع مانکر بالکل کام نہ لایا ہی فارسی
 میں کسی قسم کا عمل نہ ہونے کے سبب علامتوں کو [زیر اضافی اور
 موصوفی] کے سواے جو فارسی عربی کے مضاف اور موصوف کے آخر
 میں اگر مضاف الہ اور صفت سے پہلے ہوں آتا ہی حروف مانکر ان کا
 نام حروف معنوی علامتی رکھ لیا ہی حروف معنوی علامتی کا اثر کہنے
 سے انہوں آڈر لکھی ہوئی آتھہ حالتوں کا عمل سمجھنا چاہیئے *

۱۱ حالت فاعلیہ میں وہ جو فعل کو کرے [یعنی جس سے فعل
 صادر ہو] حالت مفعولیہ میں وہ جس پر فعل پڑے [یعنی صادر ہو]
 حالت اعانتیہ یا سببیہ میں وہ جس کے وسیلے سے یا جس کے سبب فعل

۱۲ جیسے موتی نے دیکھا دیکھا ہی دیکھا تھا یا دیکھا ہو وہ بہرہ
 تھا تو لایا ہی مجھ سے کہ اس در مہربان ہو روٹی کھا موتی کو روٹیہ دیے
 یا بہادر سے دلراہے *

۳۶۱/ سنسکرت والوں نے ندائیہ کے سواے اسم

کی سات حالتیں مانی ہیں یعنی حالت فاعلیہ

حالت مفعولیہ حالت اعانتیہ یا سببیہ حالت

جیسے ناظموں اور حاضرین یا مکانات لیکن جس کے آخر میں (ت) [یا ہاے] مختلف ہوگی وہ (ات) کے آنے سے گر جائیگی جیسے سعادت سے بسعادات یا معاملہ سے معاملات کہتی کہتی فارسی اسموں کی جمع یی کو غلط ہی (ات) بڑھا کر بنا لیتے ہیں لیکن [آخر میں اگر ہاے مختلف رہتی ہی اُس کو (ج) سے بدل دیتے ہیں] جیسے باغ اور نامہ سے باغات اور نامجات پر عربی میں بہت نحو جس کے لیئے وزن مقرر ہیں اُسی وزن پر اُس کی جمع بنا لیتے ہیں [اور اُس کو جمع تکسیر کہتے ہیں] جیسے فَعِل کے وزن پر دُزبُر کی جمع فَعَلَا کے وزن پر دُزُر جب عربی کی جمع کو یہو کسی قاعدہ سے جمع کرتے ہیں تو اُس کو جمع الجمع کہتے ہیں جیسے ولی کی جمع اولیاء اور پھر اولیا کی جمع اولیؤں اور شریف کی جمع اشراف اور پھر اشراف کی جمع اشرافوں یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مُتَن کی آگے ایسے الفاظ جو رویہ پرمان [یعنی مقدار] وقت طرف اور قسم کے معنی میں ہوں یا جوڑا اور کُ قطار کی طرح لگائے معنی دکھاتے ہوں اکثر واحد آتے ہیں لیکن اُن کے فعل جمع زہتے ہیں جیسے ہزار اشرافی دیں بیس گز کام آئے چار گھڑی لگیں دو طرف اچھی ہیں چار قسم نہیں سو قطار دیکھیں لیکن ہزار اشرفیاں دیں اور ہزار اشرفی دی بھی ٹھیک ہی ندان بقی سب الفاظ جمع آتے ہیں جیسے لاکھ گھوڑے اور دو سطریں اور جو یہہ الفاظ کہی واحد بھی آجائیں تو فعل سدا جمع ہی رہینگے جیسے دو چیز ہیں *

۳۶۱/ عربی میں تین ہی کُ عم ہوتے ہیں یعنی [رفع نصب جر] اِس لیئے اِس کی تین ہی حالت مانی ہیں یعنی فاعلیہ و

۳۶۱/ جیسے موتی نے (۱) موتی کو (۲) موتی سے (۳) موتی کے لیئے (۴) موتی سے (۵) موتی کا (۶) موتی میں (۷) موتی تک (۸) اور اے موتی (ندانہ) *

۱۴۹۱. حروف معنوی علامتی چاہے ظاہر ہوں
چاہے چھپے ہوئے وہ ہیں جو اسم کی حالتوں کو
دکھلاتے ہیں اور ان حالتوں کی علامت کہلاتے ہیں *

اسماء صفات کی جن کے آخر میں (ا) [یا (ہ)] ہوئے
اور حروف معنوی علامتی کے آنے سے بدلتی یہی ہرے [وحدت و]
جمعیت مضاف و مشبہہ و موصوف کے مطابق ترتیب وار ہوگی
جیسے موتی کا گھوڑا اور موتی کے گھوڑے یا انگریز سا عقلمند اور
ہندوستانوں سے بنوقوف یا اچھا لڑکا اور اچھے لڑکے [یا بیچارہ گھوڑا
اور بیچارے گھوڑے] یا ہنستا ہوا چاہے ہنستا لڑکا اور ہنستے ہرے
چاہے ہستے لڑکے لیکن حالت تانیث میں کچھ نہ بدلے گی جیسے
موتی کی گھڑی اور موتی کی گھڑیاں یا عورت سی بنوقوف اور عورتوں
سی بنوقوف یا اچھی لڑکی اور اچھی لڑکیاں اکثر اسماء مقدار یا
ظروف زمانہ کے آخر میں بنا حروف معنوی علامتی کے بھی (دون)
جمع کی علامت زیادہ کرنے سے پورے یا بہتیت کے معنی نکلتے
ہیں جیسے تینوں بھائی ائم اور اپنے پیچیسوں روپے لے گئے یا گھڑوں
پانی پڑا مذون آنا بہہ گیا برسوں بیت گئے اور مدتوں کی بات ہی
فاسی میں جاندار کی جمع (ان) اور بے جان کی (ہا) آخر میں
لاکے بناتے ہیں جیسے دوستان اور صاحبان یا بارہا و صدہا عربی میں
اکثر عقلمند [یعنی ذی عقل] مذکور اسم فاعل کی جمع (مون) [یعنی
واو معروف و نون] یا (رین) [یعنی یاء معروف اور نون] اور
مؤنث اور مذکر غیر حقیقی کی جمع (ات) بڑھا کر بنا لیتے ہوں

اے مرزا دادا پاس جاؤ اور قندا کو چھوڑ اس میں مرد عورت لڑکے خدا ملکہ کو
صہرا حیا دعا زیان مرزا دادا اور قندا سب سالم ہیں قندا سنسکرت مؤنث ہی
دادا ہندی ہی لیکن اس جگہ فارسی کے طور پر کام میں آیا ہی باقی خدا ملکہ
صہرا حیا دعا مرزا فارسی یا عربی ہیں اور فارسی یا عربی ہی کے طور پر پڑتے
گئے ہیں لیکن اگر ملکہ کا نام اس کو آلت دیں نام کا حرف آخر کہ فارسی سالم
مکسور [ہو جائیگا] اسے نام ملکہ اسی طرح نام ٹیک کو بھی مسکھ *

۴۶ سالم وہ ہی جس کے آخر میں (ا) (یا) (۸) [نہ ہووے اگر ہووے تو وہ اسم متصرف ہووے یا سنسکرت کا یا فارسی کا یا عربی کا لفظ ہووے اور سنسکرت فارسی اور عربی ہی کے طور پر کام میں آوے یعنی ہندی نہ بن جاوے یا ہندی ہی کا ہووے لیکن سنسکرت فارسی اور عربی کے طور پر کام میں آوے وہ حروف مغربی علامتی کے آنے سے یعنی اُن کا اثر ہونے سے چاہے وہ ظاہر [یعنی مذکور] ہوں چاہے چھپے ہوئے [یعنی مقدر] بدلتا نہیں ہی *

ہو جائیگی جیسے مردوں نے لڑکیوں کے لیئے یا کبیروں کے لیئے یا بندھوں کے لیئے [سنسکرت لفظ کب اور بندھ میں حرف آخر مکسور اور مضموم ہونے کے سبب (دون) کے پہلے پایہ وقایہ اور ہمزہ وقایہ لائے] لڑکوں کو بندوں میں نوکروں سے گنوا یا لیکن عربی فارسی اور سنسکرت کا (ا) نہیں گرتا [وہاں (دون) کے پہلے ہمزہ لاتے ہیں] جیسے دعاؤں † سے دلرباؤں کو

† [جب (و) اپنے ماقبل ضمہ خراہ (ی) اپنے ماقبل کسره چاہتی ہی اور حرف اُن کے ماقبل مثل الف ایسا رہتا ہی کہ جو ضمہ خراہ کسره قبول نہیں کر سکتا ہمزہ وقایہ درمیان میں لاتے ہیں جیسے بد دعاؤں سے صحرائی بن گیا جہاں ماقبل کوئی حرکت پیشتر سے رہتی ہی وہاں بھی ہمزہ وقایہ آتا ہی جیسے بندھوں سے کہدر لیکن کسره کے بعد یاے وقایہ آتی ہی جیسے کبیروں کو بلاؤ جہاں دو (و) یا دو (ی) جمع ہوں پہلا حرف ہمزہ ہو جائیگا جیسے تاپڑوں اور لڑکیوں]

بہی لال نہیں پانچواں قاعدہ علامت اضافیت و حروف تشبیہ اور اُن

۴۶ جیسے مرد نے عورت سے کہا لڑو کو سمجھا دے عدا کے لیئے ملکہ کا نام کر دے صحرا میں بھی اگر حیا والا ہی دعا کے بغیر زبان پر نہ لڑے

۴۵ بدلنے اور نہ بدلنے کے سبب اسم سالم اور

غیر سالم کہلاتا ہے *

ہوئی ہے اُس کی جمعیت اکیلے اُس کے ذمہ کی جمعیت سے معلوم پڑ جاتی ہے جو سے مراد آئے ہوتے خریدے دیا ہے اور پڑھا ہو گئے لیکن جس مذکور اسم کے آخر میں (ا) [یا (ہ)] [وہ] اور حروف معنوی علامتی کے آئے سے بدل جاوے جمع ہو، اُس کے (ا) [یا (ہ)] [کو (ہ)] کے ساتھ بدل دیتے ہیں جسے گھوڑے دوتے اور لڑکے بیٹے یا پہلے پہلے اور نوالے کھاتے دوسرا قاعدہ جس مؤنث کے آخر میں (ہ) نہ ہووے اور کوئی حرف معنوی علامتی اُس کے آگے نہ رہے اُس کے آخر میں (ہ) لائے سے جمع ہو جاتی ہے جو سے عورتیں آؤں اور کتابیں خریدیں اور جس مؤنث کے آخر میں (ہ) ہووے اور کوئی حرف معنوی علامتی اُس کے آگے نہ رہے [ان] [بڑھا دیے سے اُس کی جمع بن جاتی ہے جو سے لڑکیاں آئیں اور بکریاں خریدیں اور کوئی کوئی ان کی بھی جمع (ہ) بڑھا کر بنا دیتے ہیں لیکن اچھی نہیں ہوتیں جیسے لڑکیاں آئیں اور بکریاں خریدیں پڑ چڑیا کی جمع چڑیوں کے لئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چڑیا میں (ہ) کے آگے الف [پہلے سے موجود پاکر ہوا] [نون ہوا] دیا تیسرا قاعدہ حالت ندائیہ میں [واو مستعمل زیادہ کرے] سے جمع ہو جاتی ہے جیسے اے مزدور اے عورتو اے گبدو [سنسکرت لفظ کب میں حرف آخر مسکور ہونے کے سبب واو کے پہلے بے لائے ایسی بے کو پائے وقایہ کہتے ہیں] [اے بندھو] [سنسکرت لفظ بندھ میں حرف آخر مضموم ہونے کے سبب واو کے پہلے حمزہ لائے ایسے حمزہ کو حمزہ وقایہ کہتے ہیں] اور اے لڑکے لیکن جس کے آخر میں (ا) [یا (ہ)] [ہوگی وہ گر جائیگی جو سے اے لڑکے اور اے بندھ چوتھا قاعدہ جب کوئی حرف معنوی علامتی آگے آئے چاہے مذکور ہو چاہے مؤنث چاہے سالم ہو چاہے غار سالم آخر میں (ہ) لائے سے جمع بن جاتی ہے اگر آخر میں (ا) [یا (ہ)] [ہوگی گر جائیگی اور اگر] [مقابل آخر کو حرکت ہوگی] وہ بھی در

۴۴ کسی کسی کی تانیٹ خلاف قیاس ہوتی ہی
بلکہ مذکر اور مؤنث کے لیے جدا جدا لفظ بنے ہوتے ہیں *

۴۵ اسم واحد ہوگا یا جمع *

۴۶ واحد سے ایک ہی سمجھا جاتا ہی اور
جمع سے زیادہ *

۴۷ جمع کی علامت پانچ ہیں (و) [یعنی
واو مجہول] (و ن) [یعنی واو مجہول و نون غنہ]
(رے) [یعنی یاء مجہول] (ین) [یعنی یاء مجہول و
نون غنہ] اور (ان) [یعنی الف و نون غنہ] *

کئی جاندار مضاف مذکر اور مؤنث دونوں قسم کے ہوویں علامت اضافت
جمع مذکر ہوگی جیسے موتی کے ما باپ اور اُس کے لڑکی لڑکا نہیں تو
جو زیادہ پاس ہو اُس کے مطابق جیسے اصل اور نفع اُس کا اور نفع اور
اصل اُس کی یا اخبار کا دستور اور کیفیت اور اخبار کی کیفیت اور
دستور اور فعل بھی اُسی کے قی تابع رہیگا جیسے موتی کے ما باپ مر گئے
اور اُس کے لڑکی لڑکا جیتے ہیں اصل و نفع اُس کا مجھے ملیگا اور نفع
و اصل اُس کی مجھے ملیگی یا اُس اخبار کا دستور و کیفیت اچھی
ہی اور اُس اخبار کی کیفیت و دستور اچھا ہی *

۴۸ پہلا قاعدہ جس مذکر کے آخر میں (ا) یا (ء) نہ ہووے اور
حو ہووے بھی تو حروف معنوی علامتی کے آنے سے بدل نہ جاوے جب تک
اُس کے آگے حروف معنوی علامتی نہ آویں اُس میں کچھ نہ بدل نہیں

۴۹ جیسے راجا سے رانی ہاتھی سے ہتھئی ماموں سے ممانی یا مامی بھائی
سے بھارج یا بھابی اور بھوجائی لیکن بھابی اور بھوجائی اچھوں کی بولی نہیں
ہی خان سے خانم اور بیگ سے بیگم *

۵۰ جیسے گھوڑا اور کتاب وغیرہ واحد اور گھوڑے اور کتابیں وغیرہ جمع *

۵۱ جیسے اے مردو عورتوں نے دیکھا لڑکے چلے گئے ناویں قوب گئیں اور

لڑکیاں نہ بچ سکیں *

کوئی کوئی اسم مذکر و مؤنث دونوں بولے
نے ہیں لیکن انکو مؤنث ہی بولنا اچھا ہے *

عربی کا مائیکہ وغیرہ کی طرح [نہ ہو اکثر مذکور ہوتے ہیں
دریا صحرا، باجا، راجا مقابلہ مباحثہ سقہ پرندہ وغیرہ دوسرا
پیشہ والے جیسے تبدیلی تعمیری اور نسبتی لفظ جیسے ہندوستانی
ستانی انکو چنوز کہ [جن کے آخر میں یاے معروف ہو] اکثر
ت ہوتے ہیں جیسے گھوڑی بیہڑی روٹی دویلی وغیرہ لیکن
ی دہی پانی موتی گبی اور جی اس سے باء ہیں یعنی مذکور
تیسرا قاعدہ عربی کا مصدر تفعیل کے وزن پر مؤنث
ہوگا سوائے تعزیز کے جیسے تدبیر تصویر تخریر وغیرہ چوتھا قاعدہ
جس کے آخر میں عربی مصدر کی (ت) یا شندی حاصل مصدر کی
(ت) ہو مؤنث ہوگا سوائے شربت و حضوت کے جیسے موافقت
عداوت یا سجاوت بذات وغیرہ پانچواں قاعدہ جس کے آخر میں
فارسی حاصل مصدر کا (ش) ہو مؤنث ہوگا اور اسی طرح فارسی
کے اور بھی حاصل مصدر انثر مؤنث بولے جاتے ہیں جیسے بخشش
کوشش اور آزمائش یا نوشت خواند آمد رفت گفتگو رفتار آسودگی
وغیرہ چھٹھا قاعدہ اسم جنس جن دار جو ظاہرا تذخیر و تانیث
[میں مشترک] ہیں اکثر ان کا فرق جاننے کے لئے آخر میں
(ری) یا (نی) پڑھا کر مؤنث بولتے ہیں جیسے ہون سے
شہر نی مرغ سے مرغی یا مور سے مورنی سنگھ سے سنگینی وغیرہ
کبھی مذکور میں (ا) پڑھا دیتے ہیں جیسے ہن سے ہرنا اور مرغ
سے مرغی وغیرہ اور جہاں پڑھانے کا موقع نہیں ہوتا شروع میں مذکور
کے لئے نر اور مؤنث کے لئے مادہ لگا دیتے ہیں جیسے نر ساعی اور
مادہ ساعی نر بیہڑیا اور مادہ بیہڑیا وغیرہ لیکن جو دونوں کے لئے
مذکور بولے جاتے ہیں ان میں اکیلا لفظ مادہ اور جو دونوں کے لئے
مؤنث بولے جاتے ہیں ان میں اکیلا لفظ نر لانے کا کام پڑتا ہے

۳۹½ جاندار جن کے 'جوڑنے' ہوتے ہیں مذکر حقیقی اور مؤنث حقیقی کہلاتے ہیں *

۳۹½ بے جان مذکر غیر حقیقی و مؤنث غیر حقیقی *

۴۰ مذکر اور مؤنث غیر حقیقی کی پہچان بہت مشکل ہے وہ دو طرح کے ہوتے ہیں سماعتی اور قیاسی *

۴۰½ سماعتی وہ ہے جس کے لیئے کوئی قاعدہ نہیں جیسا معتبر آدمیوں سے سنا جاتا ہے بولا جاتا ہے [یعنی اہل زبان کا تتبع کیا جاتا ہے] *

۴۰½ قیاسی وہ ہے جس کے لیئے کوئی قاعدہ مقرر ہو *

۴۰½ پہلا قاعدہ [جنکے آخر میں (۱) یا (۲) ہو] لیکن وہ (۱) عربی مصدر یا حاصل مصدر کا تماشاً و تقاضاً وغیرہ چھوڑ کر دعا تمنا وفا جفا وغیرہ کی طرح یا عربی اسم تفضیل مؤنث کا دنیا عقلمی وغیرہ کی طرح یا علامت تانیث سمسکت کا بھاکھا گفٹا وغیرہ کی طرح یا علامت تصغیر ہندی کا کھٹیا وغیرہ کی طرح [اور وہ (۲) علامت

۴۱½ جیسے مردہ اور عورت یا بکرا اور بکری *

۴۱½ جیسے کپڑا اور ٹروپی *

۴۰½ جیسے مذکر لشکر گرتھہ آلو پہلو جادو احمق تردد تدارک التماس استعمال مکان کھیل لالچ اور مؤنث فوج پستک بالو داردار ترازو اصلاح توجہ تواضع احتیاج استعداد میچال مار اور سمجھہ *

۳۸ چھتھے مناد بھی جب کسی اسم نکرہ کو کسی حرف ندا کے ساتھ یا بنا حرف پکارتے ہیں تو اُس میں بھی ایک طرح کا تہر جانا اور خاص ہو جانا آ جاتا ہے *

۳۸^۱ لیکن اندھوں کی پکار میں ایسا تہرنا اور خاص ہونا نہیں بھی ہو سکتا ہے *

۳۸^۲ سوائے ان چھ قسموں کے کوئی کوئی صفتیں ایسی ہیں کہ وہ بھی ایک طرح پر تہرا کر اور خاص دکھلا کر اپنے موصوف کو معرفہ بنا دیتی ہیں *

۳۸^۳ ہر مضاف اور موصوف کچھ نہ کچھ تہر ہی جاتا ہے اور تھوڑا بہت خاص بھی بن جاتا ہے لیکن وہ سب کے سب معرفہ نہیں ہو سکتے *

۳۹ تذکیر و تانیث کے حساب سے اسم کی دو قسم ہیں [یعنی اسم مذکر ہو گا یا مؤنث] *

۳۸ جیسے اے لڑکے یا لڑکی *

۳۸^۱ جیسے کوئی اندھا پکارے اے بابا *

۳۸^۲ جیسے جانا ہوا آدمی [شخص معلوم] اور تہرایا ہوا وقت [وقت معین] *

جان دار [یعنی ذی روح] کے لیئے کون اور بے جان
 [یعنی غیر ذی روح] کے لیئے کیا اور تنکیر کی جگہ
 یعنی جہاں کسی کا بے تہہ پایا ہوا ہونا پایا جائے جاندار
 کے لیئے کوئی اور بے جان کے لیئے کچھ اور کبھی اس کا
 اُلٹا بھی (لیکن اچھا نہیں) یا انکے کی مرادف الفاظ لاتے
 ہیں اور تقلیل دکھلانے کو جاندار اور بے جان دونوں کے
 لیئے کچھ بولتے ہیں *

۳۷ پانچویں مضاف ان اُپر لکھے ہوئے چاروں
 کی إضافة کے ساتھ یعنی چاروں میں سے کوئی
 ایک مضاف الیہ ہو کیونکہ ایسے مضاف میں ایک
 طرح کا تہہ جانا اور خاص ہو جانا پایا جاتا ہی *

یہ اور وہ سے † یہاں اور وہاں (جسے ناگرمی میں اُہاں اُہاں بھی لکھتے
 ہیں) یا یہیں اور وہیں کی مکان کے
 † ہماری سمجھ میں یہ شہان لیئے ادھر اور ادھر طرف کے لیئے یوں
 سے یہاں اور وہ شہان سے وہاں اور وہ طرف کے لیئے ایسا اور ویسا کی
 بناہی * تشبیہ کے لیئے اتنا اور اتنا (اِنَّا اُنَّا)

نہیں بولا جاتا) پرمان کے لیئے اور اب وقت کے لیئے بن جاتا ہی اگر
 ان سب کے پہلے لفظوں کا پہلا حرف (ج) سے بدل دیں اسم موصول
 ہو جائینگے جیسے جہاں کہیں جدھر جوں جیسا جتنا اور جب اور
 اگر (ت) سے بدل دیں جواب شرط بن جائینگے جیسے یہاں کہیں
 کدھر توں ویسا اتنا اور تب اور اگر (ک) سے بدل دیں استفہامیہ
 کہاں دیکھنے جیسے کہاں کہیں کدھر کہیں (اس میں (ی) باقی رہی)
 کسا کتنا (کبھی کتنا کی جگہ کی بھی بولتے ہیں) اور کب *

۳۲ چوتھے اسم موصول یعنی جو سدا اپنے
 ۱. احتاج رہتا ہے *

۳۵ ۱/۲ جب اسم موصول مبین شرط کے معنی
 جاتے ہیں اُس کی جزا میں (تو) لاتے ہیں لیکن
 بنا (تو) کے بھی بولتے ہیں *

۳۵ ۲/۲ اسم إشارة اور اسم موصول ان دونوں
 مبہمات کہتے ہیں *

۳۶ الفاظ استفہامیہ اور الفاظ تنکیر متعلقات
 مبہمات ہیں اس لیے اُن کا اسی جگہ لکھا جانا ہم
 مناسب سمجھتے ہیں استفہام یعنی پوچھنے کے وقت

۳۶ اکثر حرف کے ساتھ اسم ملکر ایسے بن جاتے ہیں کہ اُن
 میں کوئی بات مرکب ہونے کی دکھلائی نہیں دیتی جیسے اسم إشارة

۳۵ جیسے جو آیا تھا اس میں جو موصول ہی اور آیا تھا صلہ ہی جائے
 یوں کہیں جو آیا تھا نہیں ہی اور چاہے (سو) یا (وہ) بڑا کر کہیں یعنی
 جو آیا تھا سو نہیں ہی یا جو آیا تھا وہ نہیں ہی اور لڑکا جو یا جو لڑکا آیا تھا
 اور لڑکا جس نے اور لڑکے جنہوں نے یا جس لڑکے نے اور جن لڑکوں نے دیکھا تھا
 یہ بھی بولنے کے طریقے ہیں جس کے پہلے لڑکا آنے سے لڑکے کے بدلے لڑکا بنا رہا
 اور جنہوں کے پہلے لڑکے آنے سے لڑکوں کے بدلے لڑکے ہو گیا ایسی جگہوں میں جو لڑکا
 یعنی جو اور لڑکا دونوں ملکر اسم موصول کہلائیے *

۳۵ ۱/۲ جیسے جو دیگا تو پاویگا یعنی اگر دیگا یا جو دیگا پاویگا یعنی اگر دیگا *

۳۶ جیسے کون آدمی کیا اور کیا بات کرتے ہو یا کوئی لڑکا نہیں بڑھتا اور
 کچھ کام نہیں ہوتا یا کون بات کہی گئی اور یہ کیا کیڑا ہی یا کوئی کام نہیں
 ہوتا از کچھ کیڑا مکوڑا نہیں ہی یا کچھ آدمی مرے کچھ جانور مرے *

۳۴ جب ایک جملہ (۱۴۰/۱۲) کا متن دیکھو (

میں دو ضمیریں یا دو اسم اشارہ ایک ہی مرجع یا
مشار الیہ کے لیئے اس طرح آئیں کہ پہلی فاعل ہو اور
دوسری مضاف الیہ تب مضاف الیہ کو اپنا اپنے اپنی سے
مضاف کے واحد جمع اور مؤنث کے مطابق بدل دیتے
ہیں *

۳۴ ۱/۲ جب آپ ضمیر کے ساتھ آویگا خود کی

طرح تخصیص یا تاکید کے معنی دیگا کبھی آپ کی
جگہ بچ رہی بولا جاتا ہی *

۳۴ کہی کہی اپنی غریبی دکھانے کے لیئے ضمیر متکلم کی جگہ
فدوی کمترین غلام بندہ خاکسار گنہگار فقیر عاجز عاصی نوار مند داس
سدوک اور بھکشک وغیرہ بولتے ہیں اسی طرح تعظیم اور ادب کے لیئے
ضمیر واحد حاضر و غائب کی جگہ جمع یا آپ مالک مہربان صاحب
حضور جناب جناب عالی حضرت خداوند خداوند نعمت غریب پرور
پیر و مرشد مخدوم قبلہ قبلہ عالم مہاراج سوامی ان داتا گویانندمان وغیرہ
کام میں لاتے ہیں اور اسی طرح لٹاٹ اور شرم کے لیئے ہرے لڑکے کی
جگہ بندزادہ اور بھری یا بی بی کی جگہ گھو کے لوگ وغیرہ کہتے
ہیں *

۳۴ جیسے میں نے اپنا سبق پڑھا اگر کہیں کہ میں نے میرا سبق پڑھا
تھیک نہ ہوتا اسی طرح تو نے اپنے گھوڑے دیکھے اور اُس نے اپنی گالے دھڑی *

۳۴ ۱/۲ جیسے وہ آپ گیا یعنی وہ خود گیا یعنی ضرور و خاص رہی گیا یا
وہرا تم کا کام ہی یعنی میرا اپنا کام ہی *

۳۲ دوسرے ضمیر وہ ہی جو اسم کے بدلے
یعنی اسم کی جگہ آوے اور اُس اسم کی قائم مقام
سمجھی جاوے *

۳۲۱ اُس اسم کو اُس ضمیر کا مرجع کہینگے *

۳۲۲ ضمیر چھہ ہیں دو واحد و جمع متکلم
یعنی میں اور ہم دو واحد و جمع حاضر یعنی تو (تو
کی جگہ تیں اب نہیں بولتے) اور تم اور دو واحد
و جمع غائب یعنی وہ یا وہ اور وہ یا وہ لیکن اب
وہ کی جگہ وہ بولنا اچھا سمجھتے ہیں *

۳۳ تیسرے اسم اشارہ وہ ہی جس سے کسی
کی طرف اشارہ کریں *

۳۳۱ جس کی طرف اشارہ کیا جائے اُس کو
مشارالہ کہتے ہیں *

۳۳۲ اسم اشارہ دو ہیں [قریب یعنی] نزدیک
کے لیئے یہہ اور [بعید یعنی] دور کے لیئے وہ انہیں
کی جمع یے اور وہ ہیں *

۳۲۱ متکلم جو بات کرے یعنی کہنے والا حاضر [یا مخاطب]
جس سے بات کرے یعنی جو موجود ہو اور سُننے اور غائب وہ جس کی
بات کی جائے یعنی جس کی بات متکلم حاضر سے کہے واحد ایک کو
اور جمع ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں *

۳۲ جیسے رام پرشاد آیا اور اُس نے اپنا کی سبق پڑھا اُس نے اور اپنا دونوں
ضمیر ہیں اور رام پرشاد کے بدلے کہ اُنکا مرجع ہی آئی ہیں اگر کہتے کہ رام پرشاد
آیا اور رام پرشاد نے رام پرشاد کا سبق پڑھا جملہ بگڑ جاتا [خلاف مہاردرہ ہوتا] *

۲۷ جامد کی دو قسمیں ہیں نکرہ و معرفہ *

۲۸ نکرہ بے ٹھہرائے ہوئے کو کہتے ہیں جو ایک کی جنس کے ہر ایک کے لیے بولا جائے کسی خاص ٹھہرائے ہوئے کا نام نہ ہو [اسی کو اسم جنس بھی کہتے ہیں] *

۲۹ معرفہ خاص ٹھہرائے ہوئے کو کہتے ہیں بے ٹھہرائے ہوئے کو جو ایک جنس کے ہر ایک کے لیے بولا جائے نہیں کہتے *

۳۰ معرفہ کی چھ قسمیں ہیں علم ضمیر
اسم اشارہ اسم موصول مضاف ان چاروں کا اور
منادى *

۳۱ پہلے علم [یعنی نام] چاہے جامد ہو چاہے مشتق ولا ہی جس سے کسی خاص ٹھہرائے ہوئے آدمی یا جانور یا چیز کو پکاریں *

۳۱ [گنیت حیسے ابو ظفر عرف حیسے بہادر شاہ خطاب حیسے غازی اور تخلص حیسے ظفر یہ بھی داخل قسم معرفہ ہیں] *

۲۸ جیسے گھوڑا کہ یہ گھوڑے کی جنس کے ہر ایک کے لیے بولا جاسکتا ہے *

۳۱ جیسے سکندر اور محمود نام بادشاہوں کا دہل اور براق نام گھوڑوں کا کابل اور مشہد نام شہروں کا *

۲۴۴ اسم آلہ وہ جو ہتھیار کے معنی میں آوے

۴۵ عربی میں اسم ظرف کو بھی [مکان یا زمان کے معنی میں] مشتق مانا ھی *

۲۶ جامد وہ ھی کہ نام ہو کسی کا لیکن نہ آپ کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہو اور نہ اُس سے کوئی دوسرا لفظ نکل سکے یعنی نہ کسی تھرائے ہوئے قاعدے کے ساتھ کسی مصدر سے مشتق ہوا ہو اور نہ وہ آپ مصدر ہو *

یعنی سب لڑکوں سے موتی ملنسار ھی اور اِس کی بہ نسبت وہ ہونہار ھی یعنی اِس سے وہ ہونہار ھی (کچھ) (کسی قدر) اور [سنسکرت میں] (کنچیت) تقلیل کے معنی دیتے ہیں جیسے کچھ ملنسار کسی قدر ملنسار یا کنچیت ملنسار ھی یعنی بہت ملنسار نہیں ھی تھوڑا ملنسار ھی *

۲۴۴ عربی میں اسم آلہ مَفْعَل مَفْعَلہ اور مِفْعَال کے وزن پر آنا ھی جیسے مَشْعَل مَصْقَلہ اور مَقْرَاض *

۲۵ مَفْعَل یا مَفْعَلہ یا مَفْعَل یا اُس صیغہ مَفْعُول کے وزن پر جو آپ مَفْعُول کے وزن پر نہو آتا ھی جیسے مَكْتَب مدرسہ یا مَجْلِس اور مُسْتَقَر اِس دیس کی بولی میں کبھی مصدر بھی ظرف کے معنی دیتا ھی جیسے جھونا اور فارسی میں کبھی صیغہ واحد حاضر امر اِس کے ساتھ ملکر جیسے پا انداز *

۲۴۴ جیسے مضرب اور کترنی *

۲۵ جیسے مجلس اور مدرسہ *

۲۶ جیسے ندی اور گنگا *

سمتجہہ میں تو عربی کا اسم آلہ بھی جو مشتق مانا جاتا ہے ایک قسم کا اسم فاعل ہی ہے *

۲۴ صفت مشبہہ وہ ہے جس میں معنی اسم صفت [یعنی وصفی] ٹھہراو [یعنی استحکام و استقلال] کے ساتھ پائے جائیں *

۲۴½ اسم تفضیل وہ صفت ہی جس کے موصوف کو کسی دوسرے پر خواہ تمام دوسروں پر فضیلت یعنی برتری ہو اور مبالغہ وہ جس میں آپ اپنی صفت میں پورا رہے۔ *

۲۴½ تفضیل شروع میں (سے) اور (سب سے) اور مبالغہ (بڑا) (بہت) اور (نہایت) وغیرہ لائف سے بن جاتا ہے جسے موتی بہادر سے ہونہار ہی اور موتی سب سے ملنسار ہی یا بہادر بڑا یا بہت یا نہایت ملنسار ہی سنسکرت میں تفضیل کے لیئے (تر) اور (تم) اور مبالغہ کے لیئے (مہا) (اُت) اور (اُتینت) وغیرہ اور فارسی میں تفضیل کے لیئے (تر) اور (ترمین) اور مبالغہ کے لیئے (بدرجہ) غایت) وغیرہ آتا ہے اور عربی میں تفضیل اُفعل اور مبالغہ فَعَال و فَعَّالہ وغیرہ کے وزن پر ہوتا ہے جیسے سنسکرت مہتر اور مہتم یا مہا پندت ات پندت اور اتینت پندت فارسی مہتر اور مہترین یا بدرجہ غایت دانا اور عربی اکبر یا بقال و علامہ (میں) بھی کہیں کہیں یعنی صیغہ جمع کے پیچھے تفضیل کا کام دیتا ہے اور (کی بہ نسبت) بھی کام میں آتا ہے جیسے لڑکوں میں موتی ملنسار ہی

۲۴- جیسے فقیر اور جھگڑاو *

۲۴½ جیسے اکبر اور بہتر یا دلال اور بچھڑ *

۲۳ سنسکرت میں سبھی اسم کسی نہ کسی مصدر سے نکلے ہیں جنکا مصدر معلوم نہیں ہوتا رہی کی شان و نادر جامد (۲۶ کا متن دیکھو) کہلاتے ہیں اور دو دو قسم کے دیکھنے میں آتے ہیں ایک تو اسم صفت جو کسی کی کوئی صفت یعنی بُرائی یا بھلائی دکھلاویں اور دوسرے وہ جو صفت نہ ہونے کے سبب خالی موصوف ہوں ہو سکیں اسی لئے سنسکرت میں زیادہ جدا جدا قسم ٹہرانے کا بکھیرا نہیں ہی اسم فاعل اور اسم مفعول کو بھی اُسی اسم صفت میں ڈال دیا ہنی لیکن عربی میں اسم فاعل کی قسم میں صفت مشبہہ کے - وائے کہ اُس کو بھی مشتق مانا ہی دو قسم کے مشتق اور یعنی اسم تفضیل اور اسم بدالہ جدا جدا گنے ہیں اور ہماری

معنی دیدیتا ہی جیسے پوشش اور گیز چن عربی اسم مفعول کے وزن پر ہونا یا اسم فاعل کے [ماقبل آخر کا کسرۃ فتحہ سے بدلکر] بن جائیگا جیسے منظور مُجْمَل مُختَصِر مقرر مُخاطَب مُتَجَاوِز مُستعمل مُتَرْجِم مُتَسلسل وغیرہ سنسکرت مفعول [کے آخر میں] اکثر [فتحہ] ہی رہتا ہی پر وہ [فتحہ] اس دیس کی بولی میں بولا نہیں جاتا ہی جیسے گت [یعنی گیا ہوا] وغیرہ *

۲۳ عربی میں صفت مشبہہ کے بہت وزن ہیں جیسے فَعْل کے وزن پر صَعْب فَعْل کے وزن پر حَسَن فَعِل کے وزن پر وَزیر فَعَال کے وزن پر شَجَاع فَعْل کے وزن پر سِد وغیرہ *

۲۰ فارسی میں اسم فاعل ترکیبی اُسے کہتے ہیں جو اسم کے آخر میں صیغہ واحد حاضر امر لانے سے بنتا ہے *

۲۱ اسم مفعول اُس کو بتلاتا ہے جس میں یا جس پر فعل ہوا ہو [یعنی واقع ہو] *

۲۲ اس دیس کی بولی میں بہت سے اسم مفعول فارسی عربی اور سنسکرت کے بھی کام آتے ہیں *

اکثر (ا) (ک) (وان) وغیرہ آخر میں دہرے رہتے ہیں جیسے دانا پالک اور بدوان وغیرہ *

۲۰ کبھی ہندی اسم کے آخر میں بھی فارسی صیغہ امر لائر بنالیتے ہیں جیسے سوئے بردار اور کورے باز لیکن اس حالت میں اسم کے آخر کا (ا) (ے) کے ساتھ بدل جاتا ہے *

۲۱ اسم مفعول ماضی مطلق کے آخر میں (ہوا) ملا دینے سے بن جاتا ہے جیسے مرا ہوا کبھی نوا ماضی مطلق ہی اسم مفعول کے معنی دیدیتا ہے جیسے کسکا بنایا ہے یعنی بنایا ہوا ہے *

۲۲ فارسی اسم مفعول اکثر ماضی مطلق کے آخر میں (ا) لاکر خراہ اسم کے آخر میں [واضح رہے کہ (ا) یعنی ہاے مشتقی سرائے کہ سے اور ہ کے صرف اظہار تھے کے لیئے آنا ہی پس رہی فتح اصل علت ہی ناگہی حرف میں اظہار فتح آخر کے لیئے ہاے مشتقی کی جگہ الف کام میں آتے ہیں اور کشتہ تر کشتہ لکھتے ہیں] *

مصدر بھی فارسی اور اس دیس کی بولی دونوں میں اسم مفعول کے

۲۰ جیسے دگریز *

۲۱ جیسے مرا ترا *

۲۲ جیسے مرده فارسی معنوم عربی سگہ سنسکرت *

۱۹ اِس ديس کي بواي ميں بہت سے اسم فاعل فارسي عربي اور سنسکرت کے بھي کام آتے ہيں *

(۱) اور کبھي (اک) بڑھا دينے سے بن جاتا ہي جيسے پيدا اور پيدا کبھي (۲) جيسے کماؤ اور چلاؤ کبھي (الو) جيسے جھگڑالو اور کبھي (ديا) (کڑ) (وڑا) (آڑي) اور (يل) جو جس کے ليئے مقرر ہي بڑھا دينے سے بن جاتا ہي جيسے گویا بجھکڑ بھگڑا کھلاڑي اور بجھيل گویا اور بجھکڑ وغيرہ ميں صيغہ امر کے پہلے حرف [کے بعد جو حرف علت تھے حذف] ہو گئے ليکن بجویا ميں دوسرے حرف کے بعد اور کبھي صيغہ مانغي شرطي کو (هوا) کے ساتھ اور کبھي (هوا) بدون بھي کام ميں لاتے ہيں جيسے ہنستا يا ہنستا هوا ليکن اِس طرح کي صفت جب اپنے موصوف کے پہلے نہ آکر فعل کے پہلے آوے يعنہ فعل کي حالت کو دکھلاوے اُس کو صفت نہ کہہ کر حال کہتے ہيں [اور اُسکے موصوف کو ذوالحال] جيسے ہنستا يا ہنستا هوا لڑکا مر گیا اِس طرح پر نہ کہہ کر لڑکا ہنستا يا ہنستا هوا (۳۷۰) کي شرح ديکھو) مر گیا کہيں تو ہنستا يا ہنستا هوا اِس ميں حال ہي يعني لڑکا جس کے حال ميں مرا اُس کو دکھلاتا ہي [اور لڑکا ذوالحال ہي يعني صاحب حال يعني جس کا وہ حال ہي] *

۱۹ فارسي اسم فاعل اکثر واحد حاضر امر کا (ب) دور کر کے اور آخر ميں (ندہ) يا (ا) (ان) بڑھائے بناتے ہيں جيسے پرندہ دانا اور روان بہہ آخري روان حالہ ہي خريدار ميں (ار) واحد غائب ماضي مطلق کے آخر ميں آيا ہي عربي اسم فاعل فاعل کے وزن پر ہوگا يا کے شروع ميں ميں مضموم اور آخر حرف کے پہلے مکسور ہوگا جيسے ظالم يا منصف ممتحن مصور منصرف مقابل متصرف متجاوز مستوجب مترجم اور متسلسل سنسکرت ميں

۱۷۶ فارسی کا بھی حاصل مصدر بہت کام میں آتا ہے *

۱۷۶ اکثر عربی کا بھی *

۱۷۶ اور سنسکرت کا بھی *

۱۸ اسم فاعل اُس کو بتلاتا ہے جس نے اپنے مصدر کا فعل کیا ہو [یعنی جس سے وہ فعل صادر ہوا ہو] یا جس کے ساتھ وہ فعل رہا ہو [یعنی قائم رہا ہو] *

۱۷۶ عربی میں مصدر ہی حاصل مصدر کے معنی دیتا ہے اس لئے حاصل مصدر مشتق نہیں کہلاتا *

۱۸ مصدر کے آخر میں (۱) کو (ی) سے بدل کر (والا) یا (ہارا) خواہ حاصل مصدر کے آخر میں (ہار) یا (سار) بڑھانے سے بنتا ہے لیکن (ہارا) دو تاء میں کم آتا ہے اچھا نہیں ہے جیسے مرنے والا مرنے ہارا ہونہار اور ملنسار کبھی آپا مصدر اُس قسم کے اسم فاعل کے معنی دیتا ہے جو غریبی میں آئے کہلاتا ہے جیسے بدلنا اور تصغیر کے لئے اُسے مؤنث بنا کر اُس کے آخری (۱) کو (ی) سے بدل دیتے ہیں جیسے بدلنی اکثر (۱) اور (ی) دونوں کو دور کر دیتے ہیں جیسے بدلن اور کبھی اُس کے (ن) کو جیسے چھوڑنا یا رتنی لیکن اُس قسم کے اسم فاعل بنانے کو جسے عربی میں صفت مشبہہ اور مبالغہ کہتے ہیں کبھی واحد حاضر امر کے آخر میں

۱۷۶ جیسے خرید فروخت خواہش اندیشہ دانائی رفتار آسودگی اور خراب *

۱۷۶ جیسے مدد اور اٹھار *

۱۷۶ جیسے ہی اور بھجن *

۱۸ جیسے کھانے والا *

۱۴۳ کوئی کوئی مصدر لازم بھی اس طرح
مجہول کی شکل پر آتے ہیں کہ اُن کے فعل کے فاعل
حالت استعانت ہی میں رہتے ہیں *

۱۵ مشتق وہ ہی جو کسی تھہرائے ہوئے [یعنی
معین] قاعدہ کے ساتھ مصدر سے نکلے اور فعل (۴۹ کا متن
دیکھو) نہو اور اُس میں مصدر کی علامت دور کرنے پر
مصدر کے حرف [یعنی حروف مادہ] بجنسہ خواہ کچھ
بدل بدلا کر باقی رہیں اور معنی بھی بالکل نہ چلے جاویں *

۱۶ حاصل مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول
مشتق کی قسمیں ہیں *

۱۷ حاصل مصدر وہ ہی جو مصدر کے معنی کی
کی کیفیت بتلاوے *

۱۷ مصدر کی علامت دور کرنے سے جو صیغہ واحد حاضر امر کا یا اُس
سے ماضی مطلق کا بنتا ہی اکثر حاصل مصدر ہوتا ہی جیسے لرت مار
یا گھیرا چھایا وغیرہ کبھی صیغہ جمع حاضر امر کے آخر میں جہاں
[ہمزہ اور واو ہو ہمزہ کے دور کرنے] سے حاصل مصدر بن جاتا ہی جیسے
چڑھاو دبار وغیرہ کبھی صیغہ واحد حاضر امر کے پہلے حرف کے [بعد
الف زیادہ] کرنے سے بن جاتا ہی
† [ڈھکھ کو اس دینے کی بولی کے قاعدے سے ایک حرف ہانا ہی *]
جیسے چال ڈھال وغیرہ اور
کبھی آخر میں (ت) (ٹی)
(ہت) (وت) (ن) (س) (پ) یا (ای) بڑھا دینے سے بھی
بن جاتا ہی جیسے بچت بڑھتی آہت بناوت چلن پیاس (پلاس کا
مخفف) ملاپ کھلائی وغیرہ *

۱۴۳ جیسے اُس سے اُٹھا گیا مجھ سے نہیں اُٹھا جاتا یا اس سے چلا
جاتا ہی مجھ سے نہیں چلا جاتا *
۱۷ جیسے مار یہا مارنے کی کیفیت یعنی چوت کر بتلاتا ہی *

۱۳ کوئی کوئی مصدر لازم اور متعدی دونوں ہوتے ہیں یعنی کبھی لازم کے معنی دیتے ہیں اور کبھی متعدی کے *

۱۴ مصدر متعدی دو قسم کے ہوتے ہیں معروف اور مجہول *

۱۴½ معروف وہاں جس کے فعل کا فاعل معلوم ہو یعنی وہاں فاعل اپنی حالت میں موجود ہو اور جس میں اُس فاعل کے معلوم ہونے کی احتیاج مقدم پائی جائے *

۱۴½ مجہول وہاں جس کے فعل کا ذوال معلوم نہ ہو یعنی اپنی حالت میں موجود نہ ہو اور جو بھی تو حالت استعانت میں ہو اور جس میں مفعول کے معلوم ہونے کی احتیاج مقدم پائی جائے اور وہی مفعول فاعل کا قائم مقام گنا جائے (۱۴½ کا متن اور اُسکی شرح دیکھو) *

۱۳½ معروف کے صیغہ واحد (۱۳½ کی شرح دیکھو) غائب ماضی مطلق کے آخر میں لفظ جانا بڑھا دینے سے وہ مجہول بنتا ہے جیسے تھایا جانا *

۱۳ جیسے کھیلانا یعنی لڑکی کی ہتھیلی کھیلاتی ہے اس میں لازم ہی اور لڑکی اپنی ہتھیلی کھیلاتی ہے اس میں متعدی *

۱۳ جیسے کھانا معروف اور کھایا حاکا مجہول *

۱۳½ جیسے لڑکا کھاتا ہے *

۱۳½ جیسے میوہ کھایا حاکا ہے یا لڑکے سے روٹی نہیں کھائی جاتی روٹی کی قائم مقام ہے اور لڑکا حالت فاعلیت میں نہ ہو کر حالت استعانت

۱۲۴۔ اسی طرح بنفسہ اور بالواسطہ متعدی
 بیک مفعول سے بالواسطہ متعدی بدو مفعول اور بنفسہ
 اور بالواسطہ متعدی بدو مفعول سے بالواسطہ متعدی
 بسہ مفعول بنایا جاتا ہے *

اور بالواسطہ بیک اور بدو مفعول سے بالواسطہ بدو اور بسہ مفعول
 بنانے کے ایسے (وا) بڑھا دیتے ہیں جیسے بیٹھنا سے بیٹھانا یا بیٹھلانا
 (بیٹھلانا اچھی بولی نہیں ہی) اور بیٹھوانا مصدر [پنچ حرفی بے
 حرف علت میں] مصدر کی علامت سے پہلے (آ) آنے سے اُس کا دوسرا
 حرف جب کی متحرک ہوگی ساکن ہو جاتا ہے جیسے برسنا سے برسنا
 جہاں کوئی [حرف علت یعنی (ا) (و) (ی)] ہو [گر جاتا ہی]
 جیسے گانا سے گوانا رونا سے رلانا اور سیکھنا سے سیکھانا لیکن کھانا سے کھلانا
 بنانے میں (لا) کے پہلے کی خلاف قیاس [زبر کے بدلے زیر] ہو گیا اُڑ
 بھی قاعدوں میں ایسے اُلٹ پلٹ ہو جانے کا کچھ تھکانا نہیں
 ہی سننے ہوئے [یعنی سماعی] متحارروں کے موافق بولا جاتا ہے
 جہاں مصدر کی علامت سے پہلے ساکن ہوتا ہی اکثر اُس ساکن کے
 پہلے [اُس حرکت کے مطابق جو اُس کے حرف ماقبل کو ہی ایک
 حرف علت بڑھا کر] متعدی بالواسطہ بنا لیتے ہیں لیکن (وا) کے ایسے
 اِس کی ضرورت نہیں ہی جیسے دبنا سے دابنا یا دبوانا رکنا سے روکنا یا
 رکوانا اور پسنا سے پیسنا یا پسوانا کبھی [حرف علت بڑھا کر] مصدر
 کی علامت سے پہلے [حرف صحیح کو] کسی دوسرے [حرف صحیح
 سے] بدل دیتے ہیں اور کبھی [بغیر بڑھانے کے] بدل دیتے ہیں جیسے
 بکنا سے بیچنا (بیچوانا غلط بکوانا صحیح) پھٹنا سے پھڑنا چھٹنا سے
 چھوڑنا اور ٹوٹنا سے توڑنا کسی کسی نے آنا کا متعدی لانا اور جانا کا
 متعدی لے جانا لکھا ہی پر ہماری سمجھ میں لانا لیکر - آنا کا اور
 لے جانا لیکر - جانا کا متخف ہی آنا اور جانا کا متعدی ہونا وغیرہ کی
 طرح کبھی نہیں بنتا [یعنی بالکل غیر مستعمل ہی] *

۱۲۵۔ جیسے متعدی بیک مفعول بنفسہ کھانا اور بالواسطہ اُٹھانا سے متعدی
 بدو مفعول بالواسطہ کھلانا اور اُٹھوانا یا متعدی بدو مفعول بنفسہ پتلانا اور بالواسطہ
 کھلاتا سے متعدی بسہ مفعول بالواسطہ پتلانا اور کھارانا *

۱۱ لازم وہی جس کا فعل فاعل (۴۹ اور
 ۴۹ کا کی متن دیکھو) پر پورا ہو جائے اور مفعول
 (۴۹ کا متن دیکھو) کو نہ چاہئے *

۱۱ متعدي وہی جس کا فعل مفعول کو بھی
 چاہئے *

۱۱ مفعول کے حساب سے اس کی تین قسمیں
 ہیں متعدي بیک مفعول متعدي بدو مفعول اور متعدي
 بسہ مفعول *

۱۲ جو بنفسہ متعدي نہیں ہی اور کی حروف
 یا کی حرکات کے گھٹانے بڑھانے یا بدلنے کے سبب لازم سے
 متعدي بنایا جاتا ہی وہ بالواسطہ متعدي کہلاتا ہی *

۱۱ کوئی کوئی کہتے ہیں کہ متعدي دو سے زیادہ مفعول کا نہیں
 ہوتا جسکو تیسرے مفعول کی حالت میں بتاتے ہیں وہ اصل میں
 استعانت کی حالت میں ہی *

۱۲ اس کے بنانے کا قاعدہ اکثر یہہ ہی کہ لازم سے اور بنفسہ
 متعدي ہرک اور بدو مفعول سے بالواسطہ متعدي ہرک اور بدو اور
 بسہ مفعول بنانے کے ایسے مصدر کی علامت سے پہلے (ا) یا (لا)

۱۱ جیسے اُٹھنا لازم ہی یعنی اُٹھنا فعل اُٹھنے والا فاعل مفعول کوئی

نہیں *
 ۱۱ جیسے اُٹھانا متعدي ہی یعنی اُٹھانا فعل اُٹھانے والا فاعل جس کو
 اُٹھاریں وہ مفعول *

۱۱ جیسے کھانا متعدي بدو مفعول ہی یعنی کھانا فعل کھانے والا فاعل
 جس کو کھاریں وہ پہلا مفعول اور جو کچھ کھاریں وہ دوسرا مفعول اسی طرح
 کھانا متعدي بسہ مفعول ہی یعنی کھانا فعل کھانے والا فاعل جس کو کھاریں
 وہ پہلا مفعول جو کچھ کھاریں وہ دوسرا مفعول اور جس سے کھاریں وہ تیسرا
 مفعول لیکن سنسکرت والے پہلے مفعول کو دوسرا اور دوسرے کو پہلا مانتے ہیں *
 ۱۲ کھانا بنفسہ متعدي ہے اور اُٹھانا بالواسطہ *

۸ مصدر وہ ہی جس سے فعل اور مشتق بنائے

جائیں *

۸½ اور اُس کے فی آخر میں پہچان کے لیئے (نا)

اُس کی علامت رہتی ہے *

۸½ کوئی کوئی اُس کو فعل کہتے ہیں مگر لغوی

یعنی فعل لغوی *

۹ مصدر وضعی وہ ہی جو اس دیس کی بولی

میں موجود ہو *

۹½ غیر وضعی وہ جو کسی دوسرے دیس عرب

فارسی کی وغیرہ کے لفظ میں (نا) علامت بڑھا کر بنا لیا

ہو *

۹½ اس دیس کی بولی میں اکثر عربی مصدر

بھی کام آتے ہیں لیکن اُنکی علامت (نا) نہیں ہوتی *

۱۰ مصدر دو قسم کے ہوتے ہیں لازم اور متعدی *

۸½ اُوکھ کے معنی میں گنا مصدر نہیں ہی کیونکہ اُس سے فعل

اور مشتق نہیں بنتے *

۹ جیسے کھانا اور مول لینا *

۹½ جیسے عربی لفظ بدل سے بدلنا اور فارسی لفظ خریدنے سے خریدنا یا قبلا

کرنا اور یاد رکھنا *

۹½ جیسے اقرار اور انکار *

۱۲۱ مرکب اُس کا اُلٹا یعنی دو یا زیادہ لفظوں سے ملا کر بنتا ہی *

۱۲۲ اکثر بہت کام میں آنے [یعنی کثرت استعمال] سے متخفف ہو کر مفرد سا معلوم دیتا ہی اور اُسی کی طرح بولا جاتا ہی *

۵ کامہ تین قسم کا ہوتا ہی اِسْم فعل حرف *

اِسْم

۶ اِسْم نام کو کہتے ہیں یعنی نام کسی چیز کا وہ بنا مدد دوسرے لفظ کے اپنے معنی بتلا دیتا ہی اور کوئی بے زمانہ اُس میں نہیں پایا جاتا ہی سوائے اِس کے کہ وہ آپ کسی زمانہ کا نام ہو *

۷ اِسْم کی تین قسمیں ہیں مصدر مشتق جامد *

۱۲۳ جیسے زمیندار نہیں تو بکڑے جائیگا اِس میں تینوں لفظ مرکب ہیں کیونکہ زمیندار کے دو ٹکڑے کر کے زمین کے معنی دھرتی اور دار کے معنی رہنے والا ہونگے کہ جو زمیندار کے معنی کے ٹکڑے ہیں اور اِسی طرح (نہیں تو) اور (بکڑے جائیگا) کو بھی جانو *

۱۲۴ جیسے دھیتھی کہ دھی کی ہانڈی کا متخفف ہی *

۶ جیسے گھوڑا کہ ایک چوپائے جانور کا نام ہی یا آج کہ زمانہ حال یعنی موجود دن کا نام ہی لیکن آریگا یہ زمانہ اِسْم نہ کہا جائیگا کیونکہ وہ کسی زمانہ کا نام نہیں ہی بلکہ اُس میں ایک زمانہ یعنی زمانہ استقبال پلایا جاتا ہی *

۳ جو موضوع اُسی معنی میں بولا جائے جس کے
لیئے بنا ہی [یعنی واضع نے وضع کیا ہی] حقیقی
کہلاویگا *

۳۱ نہیں تو مجازی *

۳۱ اسی کو کچھ لوگ جو کسی خاص معنی
کے لیئے تھہرا لیں اصطلاحی ہو جاویگا *

۴ موضوع مفرد ہوگا یا مرکب *

۴ مفرد وہ ایک لفظ ہی کہ اُس کے تکررے کریں
تو تکررے سے اُس کے معنی کے کوئی تکررے نہ سمجھے
جاویں [اور اُس کو کلامہ بھی کہتے ہیں] *

۳ جیسے اَلُو پکھیر کے معنی میں اور حلال خور جو حرام خور نہیں اُس کے
معنی میں حقیقی ہیں *

۳۱ لیکن مررکہ [یعنی بیوقوف] اور بھنگی کے معنی میں مجازی *

۳۱ جیسے حقہ حقیقی معنی میں دبا اور اصطلاحی میں وہ چیز جس سے
تماکو پیتے ہیں *

۱ جیسے گھر سے بھاگو اس میں گھر کے دو گھرے کر ڈالو یعنی (گھ) اور
(ر) تو دونوں کے جدا جدا کچھ معنی نہونگے جو گھر کے معنی کے تکررے سے
اسی طرح (سے) اور (بھاگو) کو بھی جانو *

اُردو صرف و نحو

۱ صرف و نحو وہی علم ہے جس سے آدمی کی بولی تھپک بنی رہتی ہے بگرنے نہیں پاتی *

۱ [اُردو صرف و نحو میں اُردو] سے یہاں مطلب ہند یا ہندوستان کی اُس دیسی بولی سے ہے جو اب یہاں کے سرکار دربار اور ہات بازار میں بولی جاتی ہے لشکر کے بازار کو ترکی میں اُردو کہتے ہیں دلی کے بادشاہوں کے لشکر کا بازار اُردوے معلیٰ کہلاتا تھا اُسی سے یہ بولی نکلی اس لئے اُردوے معلیٰ کی بولی کہلائی بولتے بولتے معلیٰ کی بولی اتنا اُڑ گیا نرا اُردو باقی رہا اس کے فعل کے لے صیغے اور اُن کے بنانے کے قاعدے جدا ہیں پر اسم اس میں سنسکرت عربی فارسی ترکی اور انگریزی بہت آمے ہیں کچھ ٹپک بولے جاتے ہیں کچھ بگڑ کر اور بدل کر غلط کہنے میں آتے ہیں اور وہی پہلے معلوم دیتے ہیں جب یہ بولی فارسی حرفوں میں لکھی جاتی ہے خاص کر کے اُردو اور ہندوستانی کہلاتی ہے جس میں ہندی یا بھاکھا کہنے سے دیو ناگري یعنی ناگري حرفوں کا شبہ نہ ہو ہندی خاص کر کے اُسی کو کہتے ہیں جو ناگري میں لکھی جائے اور بھاکھا بروج کی بولی کو اکثر فارسی حرفوں میں عربی فارسی ترکی کے لفظ صحیح اور بہتایت سے اور سنسکرت انگریزی کے غلط اور بہت کم اور اُسی طرح ناگري میں سنسکرت کے صحیح اور بہتایت سے اور باقی اکثر غلط اور کم لکھے جاتے ہیں جو لوگ سنسکرت فارسی انگریزی تینوں جانتے ہیں جہاں تک بن پڑتا ہے سب صحیح لکھتے پڑھتے ہیں ہندوستان بہت بڑا دیس ہے پہلے ریل اور سڑکوں کا ایسا بندوبست نہ تھا ایک ایک صوبہ بلکہ ضلع ایک ایک دیس گنا جانا تھا ایک کا رہنے والا بہت کم دوسروں کے رہنے والوں سے ملتا جلتا تھا پر دلی بہت دن ہندوستان کی دارالسلطنت رہی اس لئے وہاں کی

صکیم	غلط	سطر	تکرار
اگر	لیکن اگر	۱۹	۳۸
پہلے	پہلے	۲۱	=
کہیں	کہیں	=	=
کے بنا	کے بغیر	۲۳	=
خالی	صرف	۱۹	۳۹
نہیں	بہن	۱۱	۵۱
پہلا	پہلے	۱۳	۵۲
حروف عطف	حروف عطف	۳	۶۶
مندوع	مطبوع	۶	۸۰
مکتوم علیہ	مکتوم الیہ	۱۲	۸۱
ہوشیار	عالم	۲۲	=
کی تتمہ	تیمہ	۵	۸۸
جہدز	جنگیز	۱۰	۹۱
فعال قتال	فعال قتال	۳	۹۸
أفعل	أفعل	۱۵	=
أصدق	أصدق	=	=
فعلی	فعلی	۱۷	=
مرضی	مرضی	=	=
فعل	فعلی	۱۸	=
أمر	أمر	=	=
فعلن	فعلنی	۵	۹۹
نصران	نصرانی	=	=
أصدق	أصدق	۲	۱۰۱
مرضی	مرضی	۹	=
لگاویں اور سکن کے پہلے اگر	لگا کر اگر	۱۹	۱۰۳

غلطانامہ

سے پہلے اس کے بموجب سب جگہ صحیح کر لینا چاہئے (

صفحہ	غلط	سطر
...	مہمل	۸
...	آن کی	۱۵
...	اسی	۱۶
...	آن کی	۱۸
...	اعانت	۱۳
...	مصدر	۱۳
...	کھلاتا	۷
...	اعانتیہ	۲۹
...	اُس کی	۱۱
...	مٹھاس	۱۳
...	کس کا بنایا یعنی بنایا ہوا	۲۲
...	فعل	۱۵
...	تقلیل	۲۲
...	تقلیل	۱۱
...	۳۲/۲	۱۵
...	کی اضافت کے ساتھ	۱۷
...	آن کو	۲۰
...	انکو	۲۳
...	انکو	۲۳
...	منونٹ	۲۳
...	حروف اضافت و	۱۵
...	یا (۵)	۱۶
...	اور اے لڑکیو	۲۳
...	حروف معنوی	۲۶
...	بہت	۲۷
...	بغیر (ہی) کے	۲۹
...	بغیر (ہی) کے	۳۸

(ہندی)

(اُردو)

ن

... انسوار

و آک ...

نون غنہ

وغیرہ

(ہندی)

(اُردو)

انسار

آرتھہ

پراجت

سُتھان

پن رکت

...

...

مغلوب و مفتوح

...

...

مطلق

معنی

مکان

مکڑ

(اردو)	(ہندی)	(اردو)	(ہندی)
ش	ش	ش	ش
شان و نادر ...	کدھی کداجت	کدھی کداجت	کدھی کداجت
شاعر ...	کد	کد	کد
شرح ...	ٹیکا	ٹیکا	ٹیکا
شروع ...	آن	آن	آن
شعر ...	چہند	چہند	چہند
شک ...	سندیدہ	سندیدہ	سندیدہ
ص	ص	ص	ص
صیغہ ...	روپ	روپ	روپ
ط	ط	ط	ط
طبیعی قانون	سواہیا وک نیم	سواہیا وک نیم	سواہیا وک نیم
ع	ع	ع	ع
عدد ...	سنگھا	سنگھا	سنگھا
علاقہ ...	سنبندہ	سنبندہ	سنبندہ
علامت ...	چنہ	چنہ	چنہ
علم ...	ودیا	ودیا	ودیا
علماء فضلہ ...	نڈھمان وڈوان	نڈھمان وڈوان	نڈھمان وڈوان
عمل ...	وکار	وکار	وکار
غ	غ	غ	غ
غالب و تنجیاب	وچٹی	وچٹی	وچٹی
ف	ف	ف	ف
فضیلت ...	آدھکتا	آدھکتا	آدھکتا
ق	ق	ق	ق
قطار ...	یاتی	یاتی	یاتی
قیوں ...	نیم	نیم	نیم
ک	ک	ک	ک
کیفیت ...	بھاو	بھاو	بھاو
م	م	م	م
گردان ...	روپا ولی	روپا ولی	روپا ولی
گزشتہ ...	ویتیست	ویتیست	ویتیست
ل	ل	ل	ل
لیاقت ...	یوگیتا	یوگیتا	یوگیتا
م	م	م	م
سادہ ...	مول	مول	مول
متبنی ...	پوشیہ پتر	پوشیہ پتر	پوشیہ پتر
متنحرک ...	سورانت	سورانت	سورانت
متعلق ...	آشوت	آشوت	آشوت
متن ...	مول	مول	مول
مثال ...	آداہرن	آداہرن	آداہرن
مختلف ...	پپریت	پپریت	پپریت
مرادف ...	پریائی	پریائی	پریائی
مستقل ...	واستوک	واستوک	واستوک

وے الفاظ جنی کا ناگڑی حرفوں میں لکھنا مناسب نہیں سمجھا اور اُن کے بدل کچھ دوسرا لکھا

(اردو) (ہندی) (اردو) (ہندی)

ح	...	دشا	حال	...	دشا
حالات و کیفیات	...	اوستھا بیوستھا	...	آرنیہ	ابتدا
حالت	...	اوستھا	...	سنجوج	اتفاق
حرف	...	اکشر	...	انٹ	آخر
حرکت	...	ماترا	...	سمائت	انتم
حقارت	...	ایمان	...	ب	
خ	...	ایشور	...	انہیناے	باب
خدا	...	ایشور	...	شاپ	بددعا
خلاف قیاس	...	انمان سے پریت	...	پوروکت برنگ	بیانیہ
خواص	...	سوبھاو	...	ستری	بی بی
د	...	دارالسلطنت	...	ت	
دعا	...	اشیور باد	...	انیائی	تابع
ز	...	زائد	...	اوشیش	تتمہ
زمانہ	...	کال	...	یتھاگرم	ترتیب وار
س	...	ساکن (سواے)	...	انوے	ترکیب
سابق	...	ہلنت	...	اپما	تشبیہ
سابق	...	یاتھہ	...	اچارن	تلفظ
سابق	...	یاتھہ	...	ج	
سابق	...	یاتھہ	...	جات	جنس

ہندی	اُردو	ہندی	اُردو
سُبنده ہاچک	نسبتی $۳۰\frac{1}{4}$	[موسوم] ۶۵	[شرح] ۲
جات ہاچک	نکرہ ۲۷	نور تھک	مہل
نشیدہ	نہی ۵۱	ن	
و		ناکیہ رچنا	نکو $۱\frac{1}{4}$
ایک وچن	واحد $۳۲\frac{1}{4}$	سُبودھن	ندائیہ $۳۶\frac{1}{4}$

هندي	اردو	هندي	اردو
سَمبندِ هوان	۳۷ مضاف اليه	نِردِشت	۳۲ ۱/۴ مرجع
اَنترِوت	۱۳۱ معترضه	يُوگک	۳ مرکب
بيگت باچک	[شرح] ۲۷ معرفه	واکيه	۱۳۰ ۱/۴ مرکب تام
گرتَرِ پَردهان	۱۴ معروف	[مستثنی] ۱۱۰	[مستثنی] ۱۱۰
سمبندِ سَمبندِي	۶۸ معطوف	بِهوشيت	[مستثنی منه] ۱۱۰
سمبندِ سَمبندِي	۶۸ معطوف عليه	بِهوشيت	۴۹ مستقبل
گرم	۳۶ ۱/۴ مفعول	اسنِ بهوشيت	۸۳ { مستقبل ترييب الوقوع
گرم	۳۶ ۱/۴ مفعوليه	رتھک	
آيوگک	۴ معلوم	اَديشيه	۱۳۱ مسند
اَيُوگي	۱۳۰ ملید	[شرح] ۱۳۱	مسند اليه
سمبندِ هيه	۳۰ منادی	وَدِهِي	[شرح] ۱۳۱
اَسوي کار سوچک	۵۷ منفي	سَنکيتت	۳۳ ۱/۴ مشار اليه
بِهوشيه	۲۳ موصوف	اُپمويه	۱۳۳ ۱/۴ مشبهه
سارتهک	۲ موضوع	[شرح] ۱۱۵	مشبهه به
ستري لنگ	۳۹ مؤنث	اُپمان	[شرح] ۱۱۵
واستوک ستري لنگ	۳۹ ۱/۴ مؤنث حقيقي	دهانچ	۷ مشتق
اَواستوک ستري لنگ	۳۹ ۱/۴ { مؤنث شاعر حقيقي	دهات	۷ مصدر
		اکر ترزم دهات	۹ مصدر وضعي
		سوابه اوک	
		سمبهاونا	۵۰ مضارع
		سمبندِ هوان	۳۰ مضاف

هندی	اردو	هندی	اردو
پورب کالک	ماضی ناقص ۶۸	ق	
آدیشیه	مبتدا ۱۳۲ $\frac{1}{4}$	[قویب] ۲۳ $\frac{1}{4}$	
آسپشت	میهما ۳۵ $\frac{1}{4}$	قیاسی ۳۰	
سکرمک	متعدی ۱۰	انتبت	
	متعدی بیک	ک	
ایک گرمک	مفعول ۱۱ $\frac{1}{4}$	۱۳۰ $\frac{1}{4}$	کلام
	متعدی بدو	۳۱ $\frac{1}{4}$	[کلمه]
دو گرمک	مفعول ۱۱ $\frac{1}{4}$	۳۱	کنیت
	متعدی بسه	[شرح]	
تو گرمک	مفعول ۱۱ $\frac{1}{4}$	ل	
	متعلقات	اکرمک	لازم ۱۰
آسپشتاشرت	میهما ۳۶	شد	لفظ ۲
اتم پرش	متکلم ۳۲ $\frac{1}{4}$		
سویکار سوچ	مثبت ۵۷	م	
آنمیکرتھک	مجازی ۸۳	ماضی ۳۹	ماضی
لکشک	مجازی ۳ $\frac{1}{4}$	آنکرت بهوت	ماضی بعید ۶۳
گرم پردھان	مجهول ۱۳	اچھا نیائی بهوت	ماضی تمنائی ۶۶
سنگشیت	مخفف ۲۳ $\frac{1}{4}$	ہیت ہیت	ماضی شرطیہ ۶۶
ست	مدح ۱۳۰ $\frac{3}{4}$	مدیہوت	[شرح]
بلنگ	مذکر ۳۹ [شرح]	آسن بہوت	ماضی قریب ۶۳
واستوک پلہ	مذکر حقیقی ۳۹ $\frac{1}{4}$	سند گدھ بہوت	ماضی
آدا-توک پلنگ	مذکر غیر حقیقی ۳۹ $\frac{1}{4}$	سامتیہ بہوت	مشوک ۶۵
		آپورن بہوت	ماضی مطلق ۶۲
			ماضی ناتمام ۶۷

هندی	اردو	اردو	هندی
سمچایی بہر	عطفی مستقیلہ ۶۸	شرط	ش
نام	علم ۳۰	۲۵ ۱/۳ اُپادہہ	۲۵ ۱/۳ اُپادہہ
غ	غائب	ص	ص
۳۰ ۱/۳	غائب	۷۶	مصحیح
انیہ پرش	غیر امتزاجی ۱۲۰ ۳/۴	اُوکاری	۱ ۱/۳
امشرت و اُس مسہ	غیر سالم ۷۷-۲۵	شیدر چنا	مرف
وکاری	غیر صحیح ۷۷	بیاکرن	مرف و ندو ۱
وکاری	غیر مفید ۱۲۰	گن باچک تائیہ	مفت مشبہ ۲۳
آپیوگی	[غیر واقع] ۶۶	ایکشا پورک	ملہ ۳۵
کرتوم	[شرح] ۹ ۱/۳	ض	ضمیر
ف	غیر وضعی ۹ ۱/۳	۳۰ سرود نام	ظ
فاعل	۲۶ ۱/۴	ظرف	۲۵
فاعلیہ	۲۶ ۱/۴	سکھان یا سَمی	۲۶ ۱/۴
فعل	۵	باچک	ظرفیہ
فعل مرکب ۸۲ ۱/۴	۸۲ ۱/۴	آدھکرن	۲۶ ۱/۴
فعل معطوف علیہ ۶۸	۶۸	ع	۱۲۰ ۳/۴
فعل مفرد ۸۲ ۱/۴	۸۲ ۱/۴	دیوگ	۳۱
فعل لغوی ۸ ۱/۴	۸ ۱/۴	آپنام	[شرح]
فعالیہ ۱۲۰-۱۲۲	۱۲۰-۱۲۲	دوند	۱۲۰ ۳/۴
[شرح]	[شرح]	سمچایی سیامانیہ	۶۸ ماضی
		بہوت	[شرح]

اردو	ہندی	اردو	ہندی
تجاوزیہ	۳۶ ۱/۴	آپاٹان	سند گدھ، درتھان
تخلص	۳۱ [شرح]	آپنام	آپسروگ و پرتی
تذکیر	۳۹	پلنگ	سنیوچک آپسروگ
تشبیہ	۳۴ ۱/۴ [شرح]	آپما باچک	سمچاپی
تشبیہی	۱۲۰ ۳/۴	وہ وریہ	سمبودھک
تصغر	۱۸ [شرح]	لکھتو	آپینی بہاو
تقلیل	۳۶	نیوتنا	وہاچک
تفکیر	۳۶	انسچی باچک	دورن ملا کے اکشر
توصیفی	۱۳۰ ۳/۴	گرم دھاری	آپسروگ
ج			بہکت باچک
جامد	۷	روزہ	آپسروگ
جزا	۳۵ ۱/۴	آپادھ پورک	باچک
جمن	۳۲ ۱/۴	وہ بچن	خبر
جملہ	۳۳	داکیہ	خبریہ
ح			خطاب
حاصل مصدر	۱۵	بہاو باچک	۳۱ [شرح]
حاضر	۳۲ ۱/۴	مدعیم پرش	۱۲۱ [شرح]
	۱۶	کیا دیونک	۱۲۰ ۳/۴ [شرح]
		تعلی	نم
			۳۵
			سالم
			سببہ
			۳۶ ۱/۴
			کرن
			شوت
			۳۰
			سماعی

اصطلاح

هندي	اردو	هندي	اردو
سنگيا پردهانگ	اسميه ۱۳۱ - ۱۳۲ [شرح]	آرمبهار تهک	۸۳ ابتدائي
سانکيتک	۳۱/۴ اصطلاحی	آرمبهار تهک	۳۶ ۱/۴ ابتدائيہ
تت پرش	۱۳۰ ۳/۴ اضافي	سماپنار تهک	۸۳ اختتامی
سمبندھ	۲۶ ۱/۴ اضافیہ	شکيار تهک	۸۳ اختیاری
گون	۲۶ ۱/۴ اعانتیہ	پرپرشن باچک	۳۶ استفہامیہ
گھنڈت دھات	۱۳۳ افعال ناقص	نتيار تهک	۸۳ استمراری
	[شرح]	سنگيا	۵ اسم
مشرت و سمسٹ	۱۳۰ ۳/۴ امتزاجی	گرن باچک	۲۳ اسم آلہ
ودھ	۵۱ امر	سنکيت باچک	۳۰ اسم اشاره
سمپردان	۲۶ ۱/۴ انتفاعیہ	پرمان باچک	۲۳ ۱/۴ اسماء مقدار
سمايک	۲۶ ۱/۴ انتہائیہ	آدھکيہ باچک	[شرح] ۲۳ اسم تفضيل
اچھا ديوتک	۱۳۱ انشائیہ	گن باچک و بیشيش	[اسم جنس] ۲۸
	[شرح]	گرتو باچک	۲۳ اسم صفت
ب		سنکيت گرتو	۱۵ اسم فاعل
سہيتک سکرمک	۱۲ بالواسطہ	باچک	۲۰ اسم فاعل { ترکیبی
	۳۳ ۱/۴ [بعید]	آتيکت باچک	۲۳ اسم مبالغہ
سوتہ سکرمک	۱۲ بنفسہ	گرم باچک	۱۵ اسم مفعول
اشکيار تهک	۸۳ بے اختیاری	سايکشک	۳۰ اسم موصول
ت			
نشچيار تهک	۸۳ تاکیدی		
ستری رنگ	۳۹ تانیث		

[دفعہ]	[مضمون]	[دفعہ]	[مضمون]
۱۳۷	حروف اصوات	۱۳۳	وان * مان * وئی *
۱۳۸	ابجد	۱۳۴	ل
۱۳۹	حروف فارسی و عربی	۱۳۵	وان
۱۴۰	نحو و اقسام مرکب	۱۳۶	خانہ * دان * گاہ *
۱۴۰ + ۱/۴	مرکب مفید		ستان * زار * سار
۱۴۰ + ۱/۴	م—رکب غیر مفید		* شن * لاخ *
۱۴۰ + ۳/۴	اقسام غیر مفید یعنی		ستان * شالا *
	امتزاجی غیر امتزاجی		سال * آلے * آل *
	إضافی توصیفی عطفی		واری * واری
	عددی حرفی اور تشبیہی		ک * چہ * یا * وازی
۱۴۱-۱۴۹	جملہ بنانے کا قاعدہ		پس * ات * ایو * آغاز
۱۵۰	ترکیب لگانے کا نمونہ		* آنہ

[صفحہ]	[مضمون]	[صفحہ]	[مضمون]
۸۸	تتمہ	۱۰۵	باب دوم سنسکرت
۹۶	باب اول عربی	۱۰۹	تعلیل
۹۷	عربی مصدر کے وزن اور مثال	۱۱۵	تدہت یعنی اسم سے اسم کا بنانا
۹۸	عربی جمع کے وزن اور مثال	۱۱۸	کردنت یعنی مصدر سے مشتق بنانے کی ترکیب
۹۹	اوزان مصادر [منظوم]	۱۲۰	اُپسُرگ یعنی حروف
۱۰۱	اوزان جمع [منظوم]		
۱۰۲	تعلیل		

[دفعہ]	[مضمون]	[دفعہ]	[مضمون]
۱۱۰-۱۱۱	لیکن * مگر * سوا *	۱۲۵	اورے * آئے * رہے *
	إلا * بجز * بغیر *		ہو * ہوت * ا *
	کنت * پرنت		ہی
۱۱۱	اگر * ید		ہائے * ہائے * رہے *
۱۱۲	اگرچہ * یدیپ		آہ * آہ * آہ * آہ *
۱۱۳	کہ		واہ * واہ * رہے
۱۱۴	یعنی * اتنی *	۱۲۶	اھا * ارھو * واہ وا
	ارتھات	۱۲۷	نا * ے * بدیون * غور
۱۱۵	سا * سی * سے *		* لا * ن * ا * ان
	آنہ * گویا		* نر * بن * بنا
۱۱۶	اچانک * بکایک *	۱۲۸-۱۲۸	ا * ب * دن * نہ
	ناگاہ * دیوات *	۱۲۹-۱۲۹	یائے معروف
	اکسمات	۱۳۰	ین * ینہ * ے *
۱۱۷	آیا * این		انہ
۱۱۷	کاش	۱۳۱	یائے مشدد اور ت
۱۱۸	ساتھ * سموت *		ن * س * ت
	سمہ * ہم		یا * پن * ہمت *
۱۱۹	ہل * جی * اچھا *		تا * تو
	ہوں	۱۳۲	والا * ی * یا *
۱۲۰	البتہ		یت * یل * یلا *
۱۲۱	ہرگز		یلا * چپ * آر *
۱۲۲	ہی		پرا * گر * کار * کار *
۱۲۳	ہیں		* مند * مندہ * ور *
۱۲۳	چھی		وار * یار * ناک *
۱۲۴	اے * آئے * او * یا		گین * بان * سار *
	* اچی * ارے *		کار * کر * رنت *

[دفعہ]	[مضمون]	[دفعہ]	[مضمون]
۶۸	ماضی ناقص، یا فعل	۸۹-۸۹ $\frac{۱}{۲}$	ابتدائی
۶۹	مغطوف علیہ	۹۰-۹۰ $\frac{۱}{۲}$	بے اختیاری
۶۹ $\frac{۱}{۲}$	حال	۹۱-۹۱ $\frac{۱}{۲}$	مجازی
۷۰	حال مشکوک	۹۲-۹۲	فعل مکرر
۷۱	مضارع	۹۵-۹۶	اقسام حروف
۷۲	مستقبل	۹۷	نے
۷۳	امر	۹۸-۹۸ $\frac{۳}{۴}$	کو * کے * تئیں *
۷۳ $\frac{۱}{۲}$ -۷۳	نہی	۹۹-۹۹ $\frac{۳}{۴}$	یائے مجہول سے
۷۵	بالکل صیغہ	۱۰۰	مارے
۷۶	اقسام فعل	۱۰۱	لیئے * واسطے
۷۷	صحیح	۱۰۲ $\frac{۳}{۴}$ -۱۰۲	کا * کی * کے
۷۸-۸۰ $\frac{۱}{۲}$	غیر صحیح	۱۰۳ $\frac{۳}{۴}$ -۱۰۳	میں
۸۱	فعل کا تابع رہنا	۱۰۴ $\frac{۳}{۴}$ -۱۰۴	پر
۸۲-۸۲ $\frac{۱}{۲}$	فعل حقیقی مجازی	۱۰۵	تک
۸۳	فعل مفرد و مرکب	۱۰۶ $\frac{۱}{۲}$ -۱۰۶	او * اور
۸۳ $\frac{۱}{۲}$ -۸۳	اقسام مرکب	۱۰۷	بھی
۸۵-۸۵ $\frac{۱}{۲}$	تاکیدی	۱۰۸	بلکہ * ہوک * ہوں
۸۶-۸۶ $\frac{۱}{۲}$	اختیاری	۱۰۹	یا * نہیں تو * ورنہ
۸۷-۸۷ $\frac{۱}{۲}$	اختتامی		* و إلا * خواہ *
۸۸-۸۸ $\frac{۱}{۲}$	استمراری		چاہے * وا
	مستقبل قریب الوقوع		

[مضمون]	[دفعہ]	[مضمون]	[دفعہ]
[شرح] [رفع] نصب جر		ایفا اپنے اپنی آپ	۳۳-۳۳½
غیر سالم	۳۷	اسم موصول	۳۵-۳۵½
حروفِ اضافت و تشبیہ	۳۷½	مبہمات	۳۵½
و صعات عددی		کلماتِ استعہامہ و	۳۶
تبدیلی و ماثرو مبہمات	۳۸-۳۸½	تفکیر و معنی متعلقات	
و متعلقات مبہمات		مبہمات	
اقسام فعل اور اُن کے	۳۹-۵۳	مضارع اُن اُدپر لکھ	۳۷
صیغے		ہوئے چاروں کے ساتھ	
تذکیر و تانیث و وحدت	۵۵	مفادی	۳۸-۳۸½
و جمعیت فعل		صفت با تعین	۳۸½-۳۸¾
فعل معروف و معہول	۵۶	تذکر و تانیث	۳۹
مثبت و منفی	۵۷-۵۹	مذکر و مؤنث	۳۹½-۳۹¾
ماضی	۶۰-۶۱	حقیقی و غیر	
ماضی مطلق	۶۲	حقیقی	
ماضی قریب	۶۳	سمائی و قیاسی	۴۰-۴۰½
ماضی بعید	۶۳	مشترک و مشکوک	۴۱-۴۳
ماضی مشکوک	۶۵	وحدت و جمعیت	۴۳-۴۳½
ماضی شرطی یا	۶۶	اقسام اسماء	۴۵
تعماتی		سالم	۴۶
ماضی استمراری یا	۶۷	حروف معنوی	۴۶½
فاتمام		سات حالات	۴۶½-۴۶¾

فہرست اُردو صرف و نحو

[دفعہ]	[مضمون]	[دفعہ]	[مضمون]
۱-۱ $\frac{1}{4}$	صرف و نحو	۱۳-۱۳ $\frac{3}{4}$	مغروف و معہول
۲-۲ $\frac{1}{4}$	لفظ موضوع و مہمل	۱۵	مشتق
۳-۳ $\frac{1}{4}$	حقیقی و مجازی و	۱۶	اقسام مشتق
	اصطلاحی	۱۷-۱۷ $\frac{3}{4}$	حاصل مصدر
۴-۴ $\frac{1}{4}$	مفرد و مرکب	۱۸-۱۹	اسم فاعل
۴ $\frac{3}{4}$	متخفف	۲۰	فاعل ترکیبی
۵	اقسام کلمہ	۲۱-۲۲	اسم مفعول
۶	اسم	۲۳-۲۴	صفت غیر صفت صفت
۷	اقسام اسما		مشبہہ تفضیل مخالفہ
۸-۸ $\frac{1}{4}$	مصدر		و آلہ
۹-۹ $\frac{1}{4}$	مصدر وضعی و غیر	۲۵-۲۵ $\frac{1}{4}$	ظرف
	وضعی	۲۶	جامد
۹ $\frac{1}{4}$	مصدر عربی	۲۷	اقسام جامد
۱۰	اقسام مصادر	۲۸	ذکرہ
۱۱	لازم و متعدی	۲۹	معرفہ
۱۱ $\frac{1}{4}$ -۱۲ $\frac{1}{4}$	متعدی بیک مفعول	۳۰	اقسام معرفہ
	یدو مفعول ہسہ	۳۱	علم
	مفعول بنفسہ و	۳۲-۳۲ $\frac{1}{4}$	ضمیر و مرجع
	بالواسطہ	۳۳-۳۳ $\frac{1}{4}$	اسم اشارہ قریب و بعید
۱۳	مشترک مصدر		و مشارالہ

اطلاع

اس میں اوپر متن اور نیچے شرح ہی اور پھر اُس کے نیچے مثالیں لڑکوں کو چاہئے کہ مثالیں سمجھنے کے اور اپنے من سے آؤر بھی بہتیری بنا کے متن زبانی یاد کر لیں اور تب شرح پڑھنے کے اچھی طرح مہارت حاصل کریں اور جہاں تک بن پڑے اس کا تتمہ بھی ضرور دیکھ ڈالیں

یہی [ناگري] حروف میں [ہندی بیاکرن] کے نام سے چھڑی ہی سوائے اصطلاحوں کے کہ اُن پر پہلے ہی پہل ایک ایک بار لکیر کھینچ دی ہی ایسے لفظ جن کا [ناگري] حروف میں لکھنا مناسب نہیں سمجھا جہاں وہ پہلی بار آئے ہیں ایسا ہی نشان دیکر دونوں کو الگ الگ صفحوں پر جو کچھ اُن کے بدل [ناگري] میں لکھا ہی اُس کے ساتھ لکھ دیا ہی لیکن جو بات اُس میں لکھی ہی نہیں گئی یا دوسری طرح سے لکھی اُس کے لیئے ایسا [نشان

PREFACE.

TO

THE FIRST EDITION.

It is strange enough that our vernacular should be constantly expressed in two such diverse characters as the Persian and Nágari, one written from right to left and the other from left to right; but it is quite unique in having two grammars. The absurdity began with the Maulvís and Pandits of Dr. Gilchrist's time, who being commissioned to make a grammar of the common speech of Upper India made two grammars, the one exclusively Persian and Arabic, the other exclusively Sanskrit and Prákrit. The Maulvís knew nothing of Sanskrit and ignored the Áryan basis of the vernacular. The Pandits were equally intolerant in refusing to recognise the Semitic aftergrowth. Hence arose the Persian-Urdú of the public offices, which is unintelligible to the mass of the population, and the almost equally unintelligible pure Hindí of the *Prem Ságar*. The one is not national enough to be acceptable to all, and the other childishly ignores the circumstances under which Urdú became a language. The evil consequence is that instead of having a school grammar of the vernacular as such, or in other words one grammar capable of being conveyed indifferently in Persian and Nágari characters, we have two diverse and discrepant class books, one for Muhammadan and Káyasth boys and the other for Bráhmans and Baniás. It would perhaps have been better to have adopted a Hindustáni Grammar

based on the English system, which at any rate has this merit that it preserves the Áryan element without discarding the Semitic adjuncts.

My experience in the management of vernacular schools in the N.-W. Provinces has added force to the conviction that no useful purpose can be served by teaching two such grammars. Under the present system I often find boys, in the same class of a school, living among the same surroundings and using the same speech in the affairs of life, yet learning two schemes of accidence, so entirely diverse in form as well as in character that it is impossible to put a question which all will understand. The boy who uses the Bháshá Bháskar knows absolutely nothing of what his class fellow learns in the Kavá'id-i-Urdú and *vice versá*, though they are supposed to be studying one and the same language. It is time that this anomaly was corrected or partially removed. The treatment of vernacular grammar, which I now venture to introduce, is a contribution towards the solution of the difficulty. We have hitherto attempted to make usage follow grammar. In one form of the vernacular the accidence has been forced in to accord with the grammar of Sanskrit, in another with the grammar of Arabic, whereas in the natural order of things the grammar should follow the usage. The accidence of our spoken tongue should embrace the whole of its word-system and formations, apart from archæological considerations as to their birth and origin. I have, therefore, endeavoured, while using different characters, to convey the same principles of accidence in each, and thus avoid the inconsistencies

and incongruities I have referred to. I have, however, used a double set of technicalities, but so ranged that each corresponds to each so as to be interchangeable, instead of being as before the landmarks of two different languages. It might, indeed, be urged that the base of the vernacular being Sanskrit, through Prákrit, and the Persian and Arabic element being added rather than incorporated, the technicalities of the grammar should be Áryan rather than Semitic; but, on the other hand, it is admitted that the educated classes, who have the chief voice, are familiar with Persian rather than Sanskrit. Consequently, just as in English the Latin terms "noun," "verb," "particle," &c., were chosen by the early writers of English Grammar, so the Arabic terms *ism*, *fi'l*, *harf*, &c., of the Persian Grammars may be appropriately used for the grammar of Urdú in preference to the Sanskrit.

Nothing new will be discovered in this grammar beyond what is inseparable from the mode of treatment adopted.

My plan is to treat each point in detail in the way of—

- (1) Aphorisms, for the memory,—
- (2) Commentary, or explanation,—
- (3) Example and illustration,—

and the type and numbering of the sections are arranged accordingly.

Two chapters in an appendix are added on the formation of Sanskrit words in the vernacular, known to Pandits as *Sandhi* and *Kridant* or the root formation and measures.

based on the English system, which at any rate has this merit that it preserves the Aryan element without discarding the Semitic adjuncts.

My experience in the management of vernacular schools in the N.-W. Provinces has added force to the conviction that no useful purpose can be served by teaching two such grammars. Under the present system I often find boys, in the same class of a school, living among the same surroundings and using the same speech in the affairs of life, yet learning two schemes of accidence, so entirely diverse in form as well as in character that it is impossible to put a question which all will understand. The boy who uses the Bháshá Bháskar knows absolutely nothing of what his class fellow learns in the Kavá'id-i-Urdú and *vice versá*, though they are supposed to be studying one and the same language. It is time that this anomaly was corrected or partially removed. The treatment of vernacular grammar, which I now venture to introduce, is a contribution towards the solution of the difficulty. We have hitherto attempted to make usage follow grammar. In one form of the vernacular the accidence has been forced in to accord with the grammar of Sanskrit, in another with the grammar of Arabic, whereas in the natural order of things the grammar should follow the usage. The accidence of our spoken tongue should embrace the whole of its word-system and formations, apart from archæological considerations as to their birth and origin. I have, therefore, endeavoured, while using different characters, to convey the same principles of accidence in each, and thus avoid the inconsistencies

and incongruities I have referred to. I have, however, used a double set of technicalities, but so ranged that each corresponds to each so as to be interchangeable, instead of being as before the landmarks of two different languages. It might, indeed, be urged that the base of the vernacular being Sanskrit, through Prákrit, and the Persian and Arabic element being added rather than incorporated, the technicalities of the grammar should be Áryan rather than Semitic ; but, on the other hand, it is admitted that the educated classes, who have the chief voice, are familiar with Persian rather than Sanskrit. Consequently, just as in English the Latin terms "noun," "verb," "particle," &c., were chosen by the early writers of English Grammar, so the Arabic terms *ism*, *fi'l*, *harf*, &c., of the Persian Grammars may be appropriately used for the grammar of Urdú in preference to the Sanskrit.

Nothing new will be discovered in this grammar beyond what is inseparable from the mode of treatment adopted.

My plan is to treat each point in detail in the way of—

(1) Aphorisms, for the memory,—

(2) Commentary, or explanation,—

(3) Example and illustration,—

and the type and numbering of the sections are arranged accordingly.

Two chapters in an appendix are added on the formation of Sanskrit words in the vernacular, known to Pandits as *Sandhi* and *Kridant* or *Taddhit*, and on the root formation and measures of Arabic words com-

prehended under the name *i'lál* and *auzán-i-masádir va jam'*. One object of this is to create a better understanding between the Pandits and Maulvis by giving each an insight into the grammatical prejudices of the other, and thus to lead them, if possible, to combine forces for the improvement of their common vernacular.

Prosody is omitted, because it is beyond my present aim to suggest the means of reducing the Sanskrit and Arabic rules to a common system applicable to vernacular metrical composition in both forms alike.

I am aware that I shall be attacked by native scholars, who pin their faith to purity and pedantry, and by others, less worthy of the name of scholars, who look with disfavour on the development of vernacular education in the hands of Government. But I hope that the foregoing remarks will not be without effect in conciliating that favour which is due to all honest efforts to combine conflicting interests especially when such efforts are made in the groove of advancing science. I invite criticism and look for suggestions, and hope soon to publish an English version by way of widening the field of review, and of gaining, and it may be serving the interest of English officers who desire to attain excellence in the use of the common speech of the Hindú and Musalmán of Upper India.

BANÁRAS :

SIVA PRÁSAD.

The 1st January, 1875.

PREFACE

TO

THE SECOND EDITION.

WHEN I wrote the first preface I apprehended opposition not only from without but also from within. It was truly want of courage in me, or, I may say, the want of encouragement, which prevented me, at the time, from acting on "the sound principles" which my grammar "enunciates" as far as "its diction" was concerned. But the defect has now been removed, the language of both books, Hindí Vyākaraṇ and Urdú Sarf-o-Nahv, has been made one and common, except the technical terms which have been underlined in the former and overlined in the latter ; and a few other words, not exceeding a hundred in all, which I have marked with § when they appear for the first time ; and for which, alphabetically arranged, I have added a page in both the books, showing their alternatives. I need not give here my reasons for keeping even so many words separate ; but they are strong and plausible. The phrases which pertain to only one of the books have been bracketed.

The letter of the Government, North-Western Provinces, No. 175A, dated 13th June, 1876, to the Director of Public Instruction, will be held as a Magna Charta by the Department. The battle which I have been fighting since I delivered my lecture (" *kuchh bayán apní zubán ká*") in 1868 is now won—the language is fixed. The G. O. cited above runs thus :—

“ I am directed to reply to your letter No. G.-77, dated the 5th May, on the subject of the simplification of the language taught in the Government schools and used in the law Courts.

2. “ The Lieutenant-Governor is glad to learn that you apprehend ‘no great difficulty in making the pupils in our vernacular schools, Hindús and Musalmáns, read and understand one common language;’ and that a beginning has already been made towards this end. It appears, however, that the production of new text books is hardly more important than the reform of some of those which are at present in use. You have adduced some instances of the pedantic use of Sanskrit words in books printed in the Hindí character; and a number of others, selected at random from a few

Bahudhá, vidyáarthí, káran, varnan, abhyás, samápt, padáarth, prashn, upakár, svayamprakáśván, ajnáni ájná—Bálbodh; samay, srishti, áscharya, vijnatá, paramáyush, prakriti, drishti, ushnatá, shítaltá, agni,—Vidyáñkur: adhik, yadyapi, athavá, avashya, úrdhabhág, prakat—Chhóta Bhúgolhastámalak: sambhávít, akhandít, shrin. anubhav, unnati,

elementary text-books, are quoted in the margin. Some of these are only

rendered objectionable by their exclusive use, but others are not proper to be used at all in books which are meant to teach one common language to Hindú and Musalmán school boys. The natural affection of either character, for words derived from the cognate classical language may properly be taken as a guide in determining the choice of synonyms, but not to such an extent as to encourage the notion that a distinct vocabulary is necessarily attached to each. An illustration is afforded by Rájá Siva Prasád’s new Úrdú and Hindí Grammar, in a passage (pp. 119-120 of the Úrdú version) which

perhaps scarcely exemplifies in its diction the sound principles which it enunciates on this very subject; for among the Hindî equivalents of Urdú words there occur the following, which cannot without great difficulty be either written in the Persian letter, or understood by one who has studied the common language in that character only :—Uchcháran, pratyaksh, shuddh, ashuddh, apabhransh, swabhávik, none of which are technical terms. Indeed, if this passage may be accepted as a fair specimen of the style of school books, it would seem that difficult Persian and Sanskrit words are employed much at random; for the equivalent of apabhransh in the Urdú version is kuchh na kuchh, of Hindî derivation, while for the Persian tabaddul aur taghayyur the Hindî version uses the popular adaptation of one of the same Arabic roots, badal sadal. These particulars however, are not cited with any intention of criticising the work, but merely to illustrate the Lieutenant-Governor's opinion.

3. "There are two other points which should not be lost sight of in dealing with this question. You quote your own experience that in reading aloud in class, an Urdú book or newspaper is more readily understood by the Sanskrit section than a Hindî book by the Persian section. The probable reason is that the difficult words are taken from a living language in the one case, and from a dead language in the other, the Persian terms may occasionally be heard in conversation, while the Sanskrit are never heard at all, except perhaps in the society of a few Pandits. Some weight might be allowed to this consideration in the more familiar portions of the technical and scientific

terminology in either character. . The second point relates to the use as text-books of selections from works which have an historical or literary interest, but present practical defects of style, such as the Prem Ságar, with a vocabulary exclusively Sanskrit, or the Rám-áyan, with an irregular and antiquated grammatical structure, and a dialect unintelligible to a Musalmán. Without wishing to dispute the opinion of so high an authority as Mr. Growse as to the beneficial influence of the latter work, the Lieutenant-Governor thinks that the use of such text-books as these should not be allowed to supersede instruction in the common language which you consider proper for vernacular schools.

4. " With these remarks, His Honour leaves it to you to undertake that careful revision of the Hindí text-books, of which in your opinion they stand in need. The general simplification of the style of all text-books, whether Urdú or Hindí, may at the same time receive some share of attention. As the work progresses, it can be reviewed from time to time in the annual departmental reports."

AGRA :

The 1st September, 1876.

SIVA PRASAD.

